

సమావేశము - XVI

వాల్తూము - I

నెం. 8



వెల : రూ. 80-00

16 సెప్టెంబర్, 2020

బుధవారం,

(శక సం. 1942,

భాద్రపద బ. - 14)

తెలంగాణ శాసన పరిషత్తు కార్యకలాపాలు

అధికార నివేదిక

విషయ సూచిక

పేజీ. నెం.

I.	ప్రశ్నోత్తరాలు	...	1
II.	సభా కార్యక్రమం :	...	18
	1. ప్రత్యేక ప్రస్తావనలు		
	2. పిటిషన్స్		
	3. వాయిదా తీర్మానాలు		
III.	తెలంగాణ రాష్ట్రంలో విద్యుత్ విజయాలు, కేంద్ర ప్రభుత్వం ప్రతిపాదించిన నూతన విద్యుత్ సవరణ బిల్లు మరియు శ్రీశైలం జల విద్యుత్ కేంద్రలో సంభవించిన అగ్ని ప్రమాదంపై లఘు చర్చ	...	22
IV.	పదహారవ సమావేశపు గణాంక వివరముల పట్టిక	...	52

తెలంగాణ శాసన పరిషత్తు

ప్రధాన అధికారులు

చైర్మన్	:	శ్రీ గుత్తా సుఖేందర్ రెడ్డి
డెప్యూటీ చైర్మన్	:	శ్రీ నేతి విద్యాసాగర్
కార్యదర్శి	:	డా. వి. నరసింహాచార్యులు
ఉప కార్యదర్శులు	:	శ్రీ ఎస్. దుర్గాప్రసాద్ శ్రీ సి.హెచ్. ఉపేందర్ రెడ్డి శ్రీమతి వి.ఎన్. ప్రసన్నకుమారి
సహాయ కార్యదర్శులు	:	శ్రీ ఇ.నంజీవ రావు శ్రీమతి బి.ప్రమీల శ్రీమతి యస్. నాగమణి శ్రీ డి.శ్రీనివాసులు శ్రీ ఎమ్. రఘుమా రెడ్డి శ్రీ ఎ. సుధాకర్ శ్రీ పి. శ్రీనివాస్
చీఫ్ రిపోర్టర్	:	శ్రీ బేటి వీరా రెడ్డి

తెలంగాణ శాసన పరిషత్తు కార్యకలాపాలు

అధికార నివేదిక

(పదహారవ సమావేశము - ఎనిమిదవ రోజు)

బుధవారము, సెప్టెంబర్ 16, 2020

(సభ ఉ.గం. 10.00 లకు ప్రారంభమైనది)

(గౌరవ చైర్మన్ అధ్యక్ష స్థానములో ఉన్నారు)

BUDGET ALLOCATION FOR G.H.M.C., HMWS&SB etc

L.C.Q. No. 3486 (31)

Sarvasri Syed Aminul Hasan Jafri Mirza Riyaz Ul Hassan Effendi MLCs :- Will the Minister for Municipal Administration & Urban Development be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the GHMC, HMWS&SB, HMDA and QQSUDA are facing financial crunch in taking-up developmental works in their respective organizations;

(b) whether it is also a fact that the allocated Budget funds are not being released sufficiently to those civic bodies;

(c) if so, the reasons therefor; and

(d) the details of Budget allocated, sanctioned, released and spent by these organizations from 2014-15 to 2020-21 upto August, 2020 ?

HON'BLE MINISTER FOR MUNICIPAL ADMINISTRATION & URBAN DEVELOPMENT (SRI K. TARAKA RAMA RAO):- (a) No, Sir.

(b) No, Sir.

(c) Does not arise.

(d) Statement showing the details of Budget allocated, sanctioned, released and spent by HMDA, HMWS&SB, QQSUDA & GHMC are placed on the Table of the House.

جناب سید امین الحسن جعفری (JANAB SYED

AMINUL HASAN JAFRI) (LOCAL
AUTHORITIES CONSTITUENCY -

(HYDERABAD) : چیرمین صاحب! شروع میں منسٹر صاحب

نے کہا کہ 'No, Sir. No, Sir. Does not arise.'

مگر اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

پچھلے 6½ سال کے جی ایچ ایم سی بجٹ کا جائزہ لیا

جائے '2014-15ء سے 2020-21 کے دوران کے بجٹ

کے تعلق سے دو تین چیزیں بتانا چاہتا ہوں، ریاستی حکومت کی

جانب سے جی ایچ ایم سی کو امداد دی جاتی ہے، معاوضہ اور ٹیکسس

میں بھی حصہ رہتا ہے۔

جس طرح پیشہ وارانہ ٹیکس کا 95 فیصد حصہ لوکل باڈی

کو دینا ہے، جی ایچ ایم سی ہو کہ کوئی میونسپلٹی کیوں نہ ہو۔ جی ایچ ایم

سی کو 200 کروڑ روپے کی آمدنی ہو رہی ہے، مگر صرف 10 کروڑ

روپے ہی دئے جا رہے ہیں۔

ریاستی حکومت پر اپرٹی ٹیکس اور ریاست کے عوامی زیر

انتظام اداروں کے پر اپرٹی ٹیکس 100 کروڑ روپے ادا کرنا ہے،

مگر صرف 10 کروڑ روپے ہی دئے جا رہے ہیں۔

چیزوں سے ٹیکس حاصل ہو رہا ہے۔

جی ایس ٹی متعارف ہونے کے بعد تفریحی ٹیکس کو برخواست کر دیا گیا، جی ایس ٹی میں تفریحی ٹیکس کو ضم کر دیا گیا۔ سابق میں 90 فیصد حصہ تفریحی ٹیکس کا لوکل باڈی کو دیا جاتا تھا، مگر اب جی ایچ ایم سی اس سے محروم ہے اور موٹر گاڑی، دوسرے ٹیکس میں حصہ نہیں دیا جاتا۔

جی ایچ ایم سی کے ٹیکس سے اسٹاف کی تنخواہ اور دیکھ بھال کے کاموں میں کافی ہو رہی ہے، علاوہ ازیں جو بھی کپٹل خرچ کرنا ہے، اگر مرکزی اور ریاستی حکومت سے فنڈس کے نہ ملنے کی صورت میں جی ایچ ایم سی کوئی بھی کام انجام نہیں دے سکتا۔

چند دن قبل چیف منسٹر صاحب نے اعلان کیا تھا کہ جی ایچ ایم سی کو سنٹرل فنانس کمیشن سے جتنے فنڈس حاصل ہوں گے، اس کا جائزہ لے کر ریاستی حکومت کی جانب سے بھی مساوی فنڈس دئے جائیں گے۔

چیرمین صاحب! پچھلے 6 ماہ سے جی ایچ ایم سی کو مالی بحران جیسی صورتحال کا سامنا ہے، شہر کی منصوبہ بند آمدنی میں بھی کافی گراوٹ آئی ہے۔ لاک ڈاؤن اور کووڈ-19 کی وجہ سے عوام پر اپنی ٹیکس ادائیگیوں کو روکا ہے۔

ریاستی فنانس کمیشن کی تشکیل پا کر 3 سال کا عرصہ بیت گیا، مگر آج تک اس کی رپورٹ ٹیبل نہیں کی گئی، اگر اس کی رپورٹ ٹیبل کی جائے گی تو معلوم ہوگا کہ ان کی جانب سے کیا سفارشات کئے گئے۔ ریاستی ٹیکس میں جی ایچ ایم سی کو مزید ڈیولوشن ہونا ہے، اگر رپورٹ ٹیبل ہوگی تو تفصیلی معلومات حاصل ہوں گے۔

مرکزی اور ریاستی حکومت نے رقم کا جو وعدہ کیا تھا، اگر جی ایچ ایم سی کو ادا کر دی جاتی ہے تو بہتر ہوتا۔

پیشہ وارانہ ٹیکس کا 90 تا 95 فیصد حصہ جی ایچ ایم سی کو ادا کرنا ہے، آپ اس کی منظوری دیجئے اور سرکاری جائیدادوں کا ٹیکس اگر ادا کر دیا جائے تو کم از کم 300 کروڑ روپے کی آمدنی ہوگی۔

چیرمین صاحب! پچھلے 4 تا 5 سال کے دوران جی ایچ ایم سی کا جو بجٹ مختص کیا گیا تھا اس کی تمام تفصیل کا مطالعہ کر کے بتا سکتا ہوں کہ ریاستی حکومت کی جانب سے کتنی رقم مختص کی گئی اور حقیقت میں کتنی رقم ریلیز ہوئی۔

فی الوقت جی ایچ ایم سی کے پاس دیکھ بھال اور تنخواہوں کیلئے بھی رقم نہیں ہے۔ ان حالات میں حکومت جی ایچ ایم سی کے ساتھ انصاف کرے اور پارلیمنٹ میں اس مسئلہ کو اٹھایا گیا تو کہا جاتا ہے کہ آپ ریاستی حکومت سے رجوع ہوں۔

جی ایچ ایم سی کو پراپرٹی ٹیکس سے زیادہ مالیہ حاصل ہو رہا ہے، ہمہ منزلہ عمارتوں کے تعمیر کی اجازت اور اس منسلک

میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ جو بھی بقایا جات واجب الادا ہیں، جی ایچ ایم سی کو جلد ریلیز کیجئے۔ شکریہ

میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ جعفری صاحب تلگو پنجابی سمجھتے ہیں، اگر جعفری صاحب مجھ سے تلگو میں مخاطب ہوں گے تو مجھ کو بھی اردو میں بات کرنے میں خوشی ہوگی۔

فاروق صاحب! تلگو پہلی سرکاری زبان ہے اور اردو دوسری سرکاری زبان ہے، مجھے اردو کافی بہتر آتی ہے، مگر جعفری صاحب کو بھی مجھ سے ایک مرتبہ تلگو میں بات کرنا چاہئے۔

تلنگانہ وحیدر آباد گنگا جمنی تہذیب کا گہوارہ ہے، تمام ارکان کو تلگو اور اردو میں بات کرنا چاہئے۔

میری آپ سے گزارش ہے کہ آج تک ہم نے بہت کچھ کام کیا، نل بلز کو گھٹاتے ہوئے، نل کنکشن اسکیم سے عوام کو ایک روپے میں نل دیا گیا، نہ صرف حیدر آباد بلکہ تلنگانہ کے تمام میونسپلٹیز میں ایک ہی روپے میں نل کنکشن دیا جا رہا ہے۔

پیشہ وارانہ ٹیکس اسٹامپ ڈیوٹی، سرچارج اور تفریحی ٹیکس کے تعلق سے آپ نے حقیقت بیانی کی کہ ریاستی حکومت کی جانب سے جی ایچ ایم سی کو جو حصہ دینا تھا، حکومت نے وہ نہیں دیا، بالکل ٹھیک کہا، حکومت نے اس لئے ادا نہیں کیا کیونکہ مالی بحران جیسی صورتحال کا سامنا تھا، مگر اب فینانس کمیشن کی گرانٹ

But, I understand 'ہے' ساتھ ریلیز ہو رہی ہے،
they are mutually exclusive, I completely
take your point Sir. Certainly, I will look into
the matter. Another thing I want to point

out that a detailed list was given to the
Hon'ble Member. 2014ء سے اب تک کی آپ کو
فہرست دی گئی ہے، بجٹ 7,700 کروڑ روپے سے زیادہ ریلیز
کیا گیا اور 7,200 کروڑ روپے سے زیادہ خرچ بھی ہوا، یہ خرچ
صرف مختص کردہ بجٹ کا ہے، بجٹ سے ہٹ کر بھی ہم نے جی ایچ ایم
سی کو امدادی جیسے آپ کو معلوم ہوگا کہ ایس آر ڈی پی پروگرام کو
میونسپل باؤنڈ کے تحت کیا جا رہا ہے، علاوہ ازیں حکومت سی آر ایم پی
اور ایچ آر ڈی سی ایل میں بھی روپیہ ٹرن اور کے حساب سے
ضمانت دے رہی ہے، آج 1,800 کروڑ روپے گورنمنٹ بجٹ
سے ہٹ کر حکومت خرچ کر رہی ہے۔ ایسا تو نہیں ہے کہ جو بجٹ
مختص کیا گیا بس صرف اسی کو خرچ کیا جا رہا ہے، علاوہ ازیں حیدر آباد
میں بہت زیادہ خرچ کیا جا رہا ہے۔

جعفری صاحب آج اسمبلی میں بحث ہوئی، میں اس کی
تفصیلات آپ کو دینا چاہتا ہوں کہ تلنگانہ کی تشکیل کے بعد پچھلے
6 سال میں ---

తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన నాటి నుండి హైదరాబాద్
మహానగరం మీద తెలంగాణ ప్రభుత్వం రూ.67 వేల కోట్లు
ఖర్చు పెట్టిన విషయాన్ని గౌరవ సభ్యులు జాప్రీ గారు గుర్తు
పెట్టుకోవాలని కోరుతున్నాను. ఇందులో జి.హెచ్.ఎం.సి.,
హెచ్.ఎం.డి.ఎ. ఖర్చులున్నాయి. ఎస్.పి.డి.సి.ఎల్. పెట్టిన
ఖర్చు కూడా ఉంది. ప్రభుత్వం రకారకాలుగా హైదరాబాద్
మహానగరాన్ని విశ్వనగరంగా చేయడానికి రూ.67 వేల కోట్లు
క్యాపిటల్ ఎక్స్‌పెండిచర్ మరియు రెవెన్యూ ఎక్స్‌పెండిచర్
కలుపుకుంటే లక్ష కోట్లు దాటిపోతుంది. కానీ, నేను క్యాపిటల్
ఎక్స్‌పెండిచర్ గురించే మాట్లాడుతున్నాను.

جعفری صاحب بہت سارے پروگرامس کے تحت ریاست کو ترقی دی جا رہی ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ نے جو بھی صلاح و مشورہ دیا اس پر ضرور غور کیا جائے گا، حکومت کی جانب سے جو بھی کام کیا جا رہا ہے اس پر آپ بہتر ہے ایک مرتبہ معلومات حاصل کریں۔

ریاض الحسن آفندی صاحب نے کہا کہ اہلی بن بس اسٹیشن کے پاس جو پارک بنایا گیا ہے، فضلہ کی بدبو سے عوام کو مسائل پیش آرہے ہیں، میں اجلاس کے بعد ہمارے کمشنر صاحب جو موجود ہیں اس سلسلہ میں ضروریات کروں گا اور مزید آپ نے کہا کہ دیرپورہ فلائی اور کا کام بہت سست انداز میں چل رہا ہے، میں اس پر ضرور غور کروں گا، اس علاوہ آپ نے کہا کہ سالار جنگ میوزیم کے پاس گارج ٹرانسفر اسٹیشن ہے اس سے عوام کو تکالیف کا سامنا ہے اس تعلق سے بھی میں آپ سے بات کروں گا، قلی قطب شاہ ابن ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے تعلق سے آپ نے کہا اتھارٹی کو سالانہ تقریباً 50 کروڑ روپے دئے گئے، میں آپ کی بات سے بالکل متفق ہوں کہ مستقل انٹرنیٹ کے نہ ہونے سے شائد کام میں تاخیر ہو رہی ہوگی، میں ضرور اس پر توجہ مبذول کروں گا، ایک مستقل عہدیدار کا تقرر کیا جائے گا اس ادارے کو مضبوط بنانے کی کوشش کی جائے گی علاوہ ازیں میں جعفری صاحب سے کہنا چاہتا ہوں کہ آج اجلاس درخواست ہو جائے گا اس لئے میں نے کل آپ سے کہا تھا کہ کل حیدرآباد کے تعلق سے مکمل بات ہوگی۔

میں ایک بات یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جتنا کام پچھلے 6 سال اور لاک ڈاؤن میں ہوا چاہے پانی روڈس یا کوئی

اور عوام کی بنیادی سہولت کے کام ہی کیوں نہ ہوں، شائد ہی حیدرآباد کی تاریخ میں اس قدر ہوا ہوگا۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ کی پارٹی حکومت کی رہنمائی کرے گی، مشورے اور تجاویز دیتی رہے گی اور ہمارے یہ دوستانہ تعلقات آئندہ بھی برقرار رہیں گے، جس کا مجھے یقین ہے۔

دیشంలోని 34 నగరాల్లో తెలంగాణ రాష్ట్రం మొదటి స్థానంలో ఉంది. ఈ విధంగా చెప్పకుండుపోతే, ఇటువంటి కితాబులు చాలా ఉన్నాయి. But, we are doing our level best. Mr.Jafri Sahab I request you to kindly understand the situation and within the limitations of NOVEL COVID-19 pandemic, we are operating our best to improve the infrastructure in Hyderabad.

శ్రీ డి. రాజేశ్వర్ రావు (నామినేటెడ్):- అధ్యక్షా, మున్సిపల్ మినిస్టర్ గారు గ్రేటర్ హైదరాబాద్ లో ఎన్నో అభివృద్ధి కార్యక్రమాలు చేస్తున్నారు. హైదరాబాద్ నగరం సుందర నగరంగా తీర్చి బడుతుందని మంత్రి గారు చెప్పారు. ఔటర్ రింగు రోడ్డులో రెస్టారెంట్లు లేక చాలా ఇబ్బంది పడుతున్నారు. నగరం రోజురోజుకి పెరుగుతున్న దృష్ట్యా ఔటర్ రింగు రోడ్డులో రెస్టారెంట్లు పెట్టి ఆలోచన ఏమైనా ఉందా అని నేను పర్సనల్ గా తమరి ద్వారా మంత్రి గారిని రిక్వెస్ట్ చేస్తున్నాను.

మిస్టర్ చైర్మన్:- మంత్రిగారు, రెస్టారెంట్లు కంటే రెస్టు రూమ్ల అవసరం ఉంది.

శ్రీ కె. తారక రామారావు:- అధ్యక్షా, భారతదేశంలోనే ఏ రాష్ట్రంలో చేయని విధంగా తెలంగాణ రాష్ట్రంలో అన్ని పట్టణాలు కలిపి దాదాపు 11 వేల పబ్లిక్ టాయిలెట్లు నిర్మాణ పనులు అక్టోబర్, 2 నాటికి పూర్తి చేస్తున్నాము.

(బ్రెజర్ బెంచీల వారు బల్లలు చరిచారు.)

గౌరవనీయులు రాజేశ్వర్ రావు గారు చెప్పిన మాట వాస్తవం. ఔటర్ రింగు రోడ్డు మొత్తం 160 కిలోమీటర్లకు 19 ఇంటర్ ఛేంజీలున్నాయి. ప్రతి ఇంటర్ ఛేంజీలో కూడా వే సైడ్ అమినిటీస్ అనే కాన్సెప్ట్ తీసుకొస్తున్నాము. ఎదిగిన అమెరికా దేశాల్లో, రెస్ట్ ఏరియా, ఫుడ్ కోర్టులు ఏ విధంగా ఉంటాయో, వాటిని కూడా మన రాష్ట్రంలో ఏర్పాటు చేయబోతున్నాము. త్వరలోనే ఆ కార్యక్రమాన్ని తీసుకుంటామని తమరి ద్వారా తెలియజేస్తున్నాను.

మిస్టర్ చైర్మన్: ప్రశ్న నెం.3473 సభ్యుల విజ్ఞప్తి మేరకు పోస్ట్ పోస్ట్ చేయబడింది.

హైదరాబాదులో అన్నీస్-ఉల్-గుర్ఖా (అనాథ శరణాలయం) నిర్మాణం

ప్రశ్న నెం.3386 (33)

శ్రీ ఫారూఖ్ హుస్సేన్, ఎం.ఎల్.సి.:— గౌరవనీయులైన పెడవ్యాలి కులాల అభివృద్ధి, మైనారిటీల సంక్షేమం, వికలాంగుల సంక్షేమం మరియు వయోవృద్ధుల సంక్షేమ శాఖల మంత్రిగారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా:

(అ) హైదరాబాదు వద్ద అన్నీస్-ఉల్-గుర్ఖా (అనాథాశ్రమం) ఏర్పాటు కోసం అధిక మొత్తాలను వెచ్చిస్తూ అనేక అంతస్తుల భవనం నిర్మిస్తున్న విషయం వాస్తవమేనా;

(ఆ) అయితే, ఎప్పటిలోగా నిర్మాణం పూర్తి అవుతుంది;

(ఇ) దానిపై ఖర్చు చేసిన, ఖర్చు చేయబోయే నిధుల పరిమాణం ఎంత?

గౌరవనీయులైన పెడవ్యాలి కులాల అభివృద్ధి, మైనారిటీల సంక్షేమం, వికలాంగుల సంక్షేమం మరియు వయోవృద్ధుల సంక్షేమ శాఖల మంత్రి (శ్రీ కొప్పుల ఈశ్వర్):— (అ) అవునండీ.

(ఆ) 2021, మార్చి.

(ఇ) ప్రభుత్వం రూ.20.00 కోట్ల మొత్తాన్ని మంజూరు చేసింది. ఇప్పటివరకు రూ.11.41 కోట్ల మొత్తాన్ని ఖర్చు చేయడమయింది.

శ్రీ ఫారూక్ హుస్సేన్ (నామినేటెడ్):— అధ్యక్షా, నాంపల్లి దగ్గర తల్లిదండ్రులు లేని వందలాదిమంది అనాథ పిల్లల కోసం అన్నీస్-ఉల్-గుర్ఖా అనే అనాథాశ్రమం ఉంది. ఇక్కడ అనాథ

పిల్లల కొరకు ఎంతో మంది దాతలు సహాయం చేస్తుంటారు. 2004-2007లో మైనారిటీ ఫైనాన్స్ కార్పొరేషన్ చైర్మన్ గా నేను ఉన్నప్పుడు ఆ ఆశ్రమాన్ని ఎన్నోసార్లు సందర్శించాను. ఆ భవనం శిథిలావస్థకు చేరుకుందని అప్పుడు పాలనలో ఉన్న ప్రభుత్వానికి ఎన్నిసార్లు విన్నవించినా కూడా పట్టించుకోలేదు. కానీ, మన తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన తరువాత ముఖ్యమంత్రి కేసీఆర్ గారు, అక్కడి ఎమ్మెల్యే గారు మరియు ఎంపీ గారు అన్నీస్-ఉల్-గుర్ఖా అనే అనాథాశ్రమాన్ని సందర్శించి, దాదాపు రూ.20 కోట్లు కేటాయించడం జరిగింది. ఆ భవన నిర్మాణాన్ని 2021, మార్చిలోగా పూర్తి చేస్తామని అంటున్నందుకు చాలా సంతోషిస్తున్నాను. ఆర్ అండ్ బి వారు రోడ్డు వైడెనింగ్ లో బిల్డింగ్ పోతుందని చెప్పి, అఫీషియల్స్ వారు రిపోర్టు ఇస్తే, దీని వెనక ఉన్న బిల్డింగ్ భూమిని గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు దీనికి అలాచీ చేసినందుకు థి... "హిందూ ముస్లిం సిఖ్ ఈసాయి ఆవన్ మే హై భాయి భాయి " అనే భావనలో గౌరవ ముఖ్యమంత్రి కేసీఆర్ గారు ఉంటారు.

10.20 | అందుకోసం హోమ్ మినిస్టర్ శ్రీ మహమ్మద్ ఉ. వెంహమ్మద్ అలీ గారి ఆధ్వర్యంలో ఒక రెప్రజెంటేషన్ ను తీసుకొని గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారిని సెక్రటేరియట్ లో కలిస్తే అక్కడ మజీద్, మందిర్ మరియు చర్చ్ కడతామని అన్నారు. చర్చ్ కావాలని క్రైస్తవులు అడగలేదు. అయినా అందరూ నాకు సమానమనే ఉద్దేశంతో అక్కడ మూడు ప్రార్థనా స్థలాలను కడతానని వారు అలా చెప్పారు. అనాథ పిల్లలను కాపాడటానికి ప్రభుత్వం ప్రయత్నం చేస్తోంది. కాబట్టి, దానిని త్వరగా పూర్తి చేయాలని గౌరవ మంత్రి గారిని మరియు అధికారులను కోరుతున్నాను. రెండవది, మక్కా మజీద్ విషయంలో కూడా మీటింగ్ కు పిలిచి అది కూడా చేస్తే కేసీఆర్ గారు ఏ ఉద్దేశంతో దీనిని చేస్తున్నారో అది మంచి ఫలితాలను ఇస్తుందని మనవి చేస్తున్నాను.

శ్రీ కొప్పుల ఈశ్వర్:— అధ్యక్షా, నాంపల్లి పరిసర ప్రాంతాల్లో అనాథ పిల్లల కోసం ఉన్న “అన్నీస్-ఉల్-గుర్ఖా” బిల్డింగ్ చాలా సంవత్సరాల నుంచి శిథిలావస్థలో ఉంది. తెలంగాణ రాష్ట్రం వచ్చిన తరువాత అన్ని మతాల వారి సమస్యలను తీర్చాలనే ఉద్దేశంతో, దాదాపు 600 మంది

పిల్లలున్న ఆ బిల్డింగ్‌లో భవన సముదాయాలు నిర్మిస్తానని వారికి గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు మాట ఇవ్వడం జరిగింది. దాని ప్రకారం, అనాధ పిల్లల కోసమే కాకుండా వారికి ఆర్థిక వనరులు కూడా ఉండే విధంగా ఒక సముదాయాన్ని షాపింగ్ కాంప్లెక్స్‌ను నిర్మాణం చేయాలనే ఉద్దేశంతో 2017వ సంవత్సరంలో ప్రభుత్వం 20 కోట్ల రూపాయలను మంజూరు చేయడం జరిగింది.

ఆర్ అండ్ బి శాఖకు సంబంధించిన చీఫ్ ఇంజనీర్ గారు ప్లానింగ్, డిజైనింగ్ మరియు డ్రాయింగ్‌ను సిద్ధం చేయడం జరిగింది. సిఈఓ, వక్స్ బోర్డు అంచనాల ప్రకారం నిధులను కూడా విడుదల చేయడం జరిగింది. ఈ బిల్డింగ్‌ను 2021వ సంవత్సరం వరకు పూర్తి చేయాలనే లక్ష్యంతో ప్రభుత్వం ఉంది. దీనికి సంబంధించిన ఫైనాన్స్, అడ్మినిస్ట్రేటివ్, నిర్మాణ శాఖల బిల్లుల ఆమోదం కొరకు ప్రభుత్వం మేనేజ్‌మెంట్ కమిటీని ఏర్పాటు చేయడం జరిగింది. ఇప్పటి వరకు దాదాపుగా ఆర్‌సిసి ఫ్రీమ్ వర్క్, సెల్లార్, గ్రౌండ్ ఫ్లోర్, ఫస్ట్, సెకెండ్ మరియు థర్డ్ ఫ్లోర్ పూర్తయ్యాయి. మిగిలిన పనులు పురోగతిలో ఉన్నాయి. నాలుగు, ఐదు, ఆరోవ అంతస్తుల్లో కూడా భవనాన్ని నిర్మిస్తే బాగుంటుందని వచ్చిన రికెస్ట్ పరిశీలనలో ఉంది. ఇప్పటి వరకు రూ. 20 కోట్లలో, 11 కోట్ల 41 లక్షల రూపాయలను ఖర్చు చేయడం జరిగింది. దాదాపుగా ఈ పనిని మనం అనుకున్న సమయానికి పూర్తి చేస్తాం. అనాధ పిల్లల కోసం ఈ భవన నిర్మాణం పూర్తి చేయడం వల్ల వారికి ఆర్థిక వనరు కూడా ఉంటుంది. ఇందుకోసమే గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు ఆలోచన చేసి మంచి నిర్ణయాన్ని తీసుకోవడం జరిగింది. త్వరలోనే దీనిని పూర్తి చేస్తామని గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను.

వార్డు అధికారుల నియామకం

(ప్రశ్న నెం. 3416(34))

శ్రీ బోడకుంటి వెంకటేశ్వర్లు, ఎం.ఎల్.సి.:— గౌరవనీయులైన మున్సిపల్ మరియు పట్టణాభివృద్ధి శాఖ మంత్రిగారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా:

(అ) రాష్ట్రంలోని అన్ని మునిసిపల్ కార్పొరేషన్లు, మునిసిపాలిటీలలో వార్డు అధికారులను నియమించాలని నిర్ణయించిన విషయం వాస్తవమేనా;

(ఆ) అయితే, ఆ వివరాలు ఏమిటి;

(ఇ) ఆ వార్డు అధికారులు అందించే సేవల స్వభావమేమిటి;

(ఈ) వారిని ఎప్పటిలోగా నియమించడమవుతుంది?

గౌరవనీయులైన మున్సిపల్ మరియు పట్టణాభివృద్ధి శాఖ మంత్రి (శ్రీ కె. తారక రామారావు):— (అ మరియు ఆ) అవునండీ. ప్రతి వార్డులో వార్డు అధికారిని నియమించాలని సూత్రప్రాయంగా నిర్ణయించడమైంది. విధి విధానాలను ఖరారు చేయడమవుతున్నది.

(సి) వార్డు స్థాయిలో పౌరుల సేవలన్నింటికి వార్డు అధికారి బాధ్యులుగా ఉంటారు.

(డి) ఇంకా ఖరారు చేయవలసి ఉంది.

శ్రీ బోడకుంటి వెంకటేశ్వర్లు (శాసనసభ నియోజక వర్గం):— అధ్యక్షా, “ఈనాడు” పత్రికలో ప్రధాన శీర్షిక చూడడం జరిగింది. 34 పట్టణాలను సర్వే చేస్తే నెం.1గా హైదరాబాద్ వచ్చినందుకు గౌరవ మున్సిపల్ శాఖా మంత్రిగారికి సభా పూర్వకంగా శుభాకాంక్షలు తెలియజేస్తున్నాను.

ప్రధానంగా వార్డు అధికారులను నియమిస్తామని గౌరవ మంత్రివర్యులు సమావేశాన్ని ఏర్పాటు చేసి తెలిపిన సమాచారాన్ని నేను పత్రికల్లో చదవడం జరిగింది. దానిని పత్రికల్లో చదివిన తరువాత వచ్చే అసెంబ్లీ సమావేశాల్లో ఈ సబ్జెక్ట్‌పైన ప్రశ్నలను వేయాలని అనుకున్నాను. ఈ రోజు ఆ అవకాశం వచ్చింది. వార్డ్ అధికారి కాన్సెప్ట్ చాలా బ్రహ్మాండమైన కాన్సెప్ట్. వీరు ఎలాంటి అరమరికలు లేకుండా ఏ విషయానైనా కూడా ఇటు పౌరులకు, అటు పురపాలనకు అనుసంధానంగా ఉంటారనే విషయాన్ని నేను చదవడం జరిగింది. అంత గొప్పగా వారికి బాధ్యతలను అప్పగిస్తూ, మనం హైదరాబాదును కూడా విశ్వ నగరంగా అభివృద్ధి చేసుకోవడం జరుగుతోంది. గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారి నాయకత్వంలో 6

సంవత్సరాల కాలంలో హైదరాబాదు రూపురేఖలే మారిపోయాయి. గచ్చిబౌలి పరిసర ప్రాంతల వైపు వెళ్ళినట్లైతే అమెరికాలో ఉన్నామా అనే రీతిలో అభివృద్ధి కార్యక్రమాలు జరుగుతున్నాయి. ఎక్కడ రెసిడెన్స్ వచ్చినప్పటికీ హైదరాబాదులో రెసిడెన్స్ లేకుండా పనులు జరుగుతున్నాయి. అదే విధంగా, కోవిడ్ కారణంగా మార్చి 16వ తేదిన అసెంబ్లీ సమావేశాలను ముగించుకోవడం జరిగింది. ఆ రకంగా అప్పటి నుండి ఇప్పటి వరకు కోనా పరిస్థితులు ఉన్నప్పటికీ, మన హైదరాబాద్ నగరంలో బ్రహ్మాండంగా అభివృద్ధి కార్యక్రమాలు జరుగుతున్నాయి. బంజారాహిల్స్ లో స్టీల్ బ్రిడ్జ్ ను 45రోజుల్లో పూర్తి చేసుకోవడం జరిగింది. ఇలాంటి గొప్ప కార్యక్రమాలు చేస్తూ హైదరాబాద్ నగరాన్ని విశ్వ నగరంగా తీర్చిదిద్దుకుంటున్నాము. ఇటు ప్రజలకు అటు పరిపాలనకు వార్డ్ ఆఫీసర్లు అనుసంధాన కర్తలుగా వ్యవహరిస్తారు కాబట్టి, వారి మీద కూడా బాధ్యతలున్నాయి. నిన్నటి చర్చలో మన గౌరవ మంత్రిగారు, గౌరవ సభ్యులు వీరి గురించి మాట్లాడడం జరిగింది. ఇంత మంచి అధికారాలు వీరికి ఇస్తున్నప్పుడు వారు ఆ అధికారాన్ని దుర్వినియోగం చేయకుండా టాస్క్ ఫోర్స్, స్క్వాడ్ లాంటి దానిని ఏర్పాటు చేసే అవకాశం ఉందా అని తమరి ద్వారా గౌరవ మంత్రిగారిని తెలుపాలని కోరుతున్నాను. మనం నూతన పురపాలక సంఘం చట్టాన్ని తీసుకురావడం జరిగింది. అనేక అభివృద్ధి కార్యక్రమాలను చేసుకుంటూ వెళ్తున్నాము కాబట్టి, ఒక టాస్క్ ఫోర్స్ ను ఏర్పాటు చేయాలి. ఇంతకు ముందు వీఆర్వో వ్యవస్థ ఉండేది. ఒకరి భూమి మరొకరికి మార్చే అధికారం గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారికి కూడా లేదు కానీ, వారికి ఉండేది. స్వయంగా పట్టాగారికి చెందిన భూమినే వారు మార్చారు. అంత అధికారం వీఆర్వోలకు ఉండేది. ఇప్పుడు దానిని సరిదిద్దుకోవాలంటే సంవత్సరాలు పడుతుంది. అలాగే వీరికి కూడా అన్ని అధికారాలు ఇచ్చినట్లైతే ఎలాంటి దుర్వినియోగానికి పాల్పడకుండా వీరిపై ఒక టాస్క్ ఫోర్స్ ను వేయడం జరుగుతుందా అని తమరి ద్వారా తెలుపాలని కోరుతూ, సెలవు తీసుకుంటున్నాను.

శ్రీ కె.తారక రామారావు:- అధ్యక్షా, ప్రభుత్వం మంచి ఆలోచనతో ఒక కొత్త పురపాలక చట్టాన్ని సమర్థవంతంగా

అమలు చేయాలనే ఉద్దేశంతో, గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారి నేతృత్వంలో పాస్ అయిన కొత్త పంచాయితీ రాజ్ చట్టం ప్రకారం 12,751 గ్రామ పంచాయితీలుంటే ప్రతి పంచాయితీకి ఒక పంచాయితీ సెక్రటరీని నియమించడం జరిగింది. అదే పద్ధతిలో, పురపాలనలో కొత్త పుంతలు త్రొక్కించాలని, పరిపాలన సంస్కరణలు తీసుకురావాలని కొత్త పురపాలక చట్టాన్ని తీసుకురావడం జరిగింది. దానికి అనుగుణంగా వ్యవహారం జరగాలనే ఉద్దేశంతో రాష్ట్రంలో ఉన్న 3,456 వార్డుల్లో, వార్డుకు ఒకరు చొప్పున వార్డు అధికారిని నియమించాలని నిర్ణయం తీసుకోవడం జరిగింది. ఏ రకంగానైతే పంచాయితీ సెక్రటరీగారు ఆ గ్రామంలో జరిగే అన్ని కార్యక్రమాలకు బాధ్యులు అవుతారో, అలాగే ఈ వార్డు అధికారి కూడా అదే రకమైన బాధ్యతలు నిర్వహించాలనే ఆలోచన చేస్తున్నాము. ఇది ప్లానింగ్ దశలోనే ఉంది. వారిని నియమించాల్సి ఉంది. అది సాధ్యమైనంత వేగంగా చేస్తాము.

గౌరవనీయులు చీఫ్ విప్ గారు మాట్లాడుతూ, వీరి పైన కూడా నిఘా, పర్యవేక్షణ ఉండాలన్నారు. తప్పకుండా అది మంచి సూచన. వారు విధులు నిర్వహించడంతోపాటు, బాధ్యతలు విస్మరిస్తే ఏం జరుగుతుందనేది కూడా ప్రాథమికంగా విధుల్లోనే పేర్కొంటే బాగుంటుందనే మంచి సూచనను వారిచ్చారు. దానితోపాటు పంచాయితీ సెక్రటరీలను మూడు సంవత్సరాల పాటు ప్రాబేషన్ పీరియడ్ పెట్టి తీసుకోవడం జరిగింది. ఆ ప్రాబేషన్ కాలంలో వారి పనితీరు చూసిన తరువాత రెగ్యులరైజ్ చేసే ఆలోచనను ప్రభుత్వం చేస్తుంది. అదే ఆలోచనను మున్సిపల్ శాఖలో కూడా చేస్తున్నాము. మూడు, నాలుగు సంవత్సరాల పాటు కొత్త చట్టం అమలై, ప్రజలకు ఆ ఫలాలు అందుబాటులోకి వచ్చి ఆస్వాదించడం మొదలుపెడితే సహజంగా పట్టణాల్లో వాటంతట వాటిగానే ఒక కల్చర్ వస్తుంది.

10.30 | ఆ కల్చర్ ని డెవలప్ చేయాలనే ఉద్దేశ్యంతో మొదటి ఉ. | మూడు సంవత్సరాలు ప్రాబేషన్ పీరియడ్ పెడదామని అనుకుంటున్నాము. వారు చేసిన విలువైన సూచనలను తప్పకుండా పరిగణనలోకి తీసుకుంటాము. వార్డ్ ఆఫీసర్లతోపాటు, వార్డ్ ఆఫీసులను కూడా పెట్టి, అక్కడే కాన్సిలర్స్, కార్పొరేటర్లు కలసి పనిచేసేలా చూస్తాము. ఇందాక

నేను చెప్పినట్లు ప్రాబేషన్ పీరియడ్ను పెడతాము. వాటితోపాటు ఎక్కడైనా మిస్ అప్రోప్రియేషన్ జరిగితే, అందుకు కారణమైన వారిని సర్వీసు నుండి తొలగిస్తాము. దీనితోపాటు జిల్లా లెవల్లో ఫ్లయింగ్ స్వాక్టర్స్ని పెట్టాలని అనుకుంటున్నాము. దాని గురించి టీఎస్బీపాస్ యాక్ట్లో నిన్నే చెప్పాము. అవసరమైతే దానికి కూడా దీన్ని అనుసంధానం చేసి ఆలోచన చేస్తాము.

శ్రీ అలుగుబెల్లి నర్సిరెడ్డి (ఉపాధ్యాయుల నియోజకవర్గం - వరంగల్, ఖమ్మం మరియు నల్గొండ):- అధ్యక్షా, నాకు అవకాశం ఇచ్చినందుకు మీకు ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను. హైదరాబాద్ నగరం పశ్చిమ భాగం అభివృద్ధి చెందుతుంది. దక్షిణ భాగం, ఉత్తర భాగం కూడా బాగానే అభివృద్ధి చెందుతోంది. తూర్పు భాగం బాగా వెనుకబడి ఉందని మంత్రి గారి మాటల ద్వారా, ముఖ్యమంత్రి గారి మాటల ద్వారా నేను విన్నాను. ఉప్పల్ నుండి ఎల్.బి.నగర్ మధ్యలో ఉన్న మూసినది మీద బ్రిడ్జ్ ఉంది. మళ్ళీ అవుట్ రింగ్ రోడ్డు వద్ద ఉంది. మధ్యలో ఇంకెక్కడా లేదు. బోడుప్పల్ నుండి బండ్లగూడ వరకూ ఒక రోడ్డు వేసి బ్రిడ్జ్ ఏర్పాటు చేస్తే ఆ ప్రాంతాల అభివృద్ధికి అవకాశం ఏర్పడుతుంది, ఒక రింగ్ ఏర్పాటుకు అవకాశం ఉంటుంది. అటువంటి ప్రతిపాదనలు ఏమైనా ఉన్నాయా అని మీ ద్వారా మంత్రి గారిని అడుగుతున్నాను.

మిస్టర్ చైర్మన్:- మాట్లాడదలచుకున్న సభ్యులు, మంత్రి గారు ఆసర్ ఇచ్చిన తరువాత కాకుండా దయచేసి ముందే చెయ్యి లేపితే నాకు జ్ఞాపకం ఉంటుంది.

శ్రీ బలసాని లక్ష్మీనారాయణ (స్థానిక సంస్థలు - ఖమ్మం):- అధ్యక్షా, నాకు అవకాశం ఇచ్చినందుకు ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను. ఖమ్మం మున్సిపల్ కార్పొరేషన్కు మున్సిపల్ మంత్రిగారు పెద్దఎత్తున నిధులు కేటాయించారు. వారికి ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను. హైదరాబాదు తరువాత ఖమ్మం బాగా అభివృద్ధి చెందుతోంది. మిగతా మున్సిపాలిటీలకు కూడా వారు చాలా నిధులిచ్చారు. వాటి రూపురేఖలే మారినటువంటి పరిస్థితులున్నాయి. దుర్గం చెరువుకి కేబుల్ బ్రిడ్జ్ ఇచ్చారు. ఖమ్మంలోని మున్నేరు వాగుకు

కూడా కేబుల్ బ్రిడ్జిని ఏర్పాటు చెయ్యాలి. కరకట్ట లేక పోవడం వల్ల ట్రాన్సికి ఇబ్బంది అవుతుంది. ఈ రెండు విషయాలలో మంత్రి గారు సహకరించినట్లయితే, హైదరాబాద్ తరువాత ఖమ్మం కార్పొరేషన్ అభివృద్ధి చెందుతుందని మనవి చేస్తున్నాను.

మిస్టర్ చైర్మన్:- ప్రశ్న, వార్డు అధికారులకు సంబంధించినది. మీరు దేశం మొత్తం గురించి అడిగితే ఎట్లా?

శ్రీ కె. తారక రామారావు:- అధ్యక్షా, మీరన్నట్లు ప్రశ్న వార్డు ఆఫీసర్లకు సంబంధించినది. ఒకరేమో బ్రిడ్జ్ గురించి అడిగారు, ఇంకొకరు కొత్త రోడ్లు మరియు ఆ ఏరియా డెవలప్మెంట్ గురించి అడిగారు. తప్పకుండా వారితో ఆఫీసర్లలో మాట్లాడతాను. వారి చేసిన సూచనలను పరిగణనలోకి తీసుకుంటాను.

వేయి స్థంభాల దేవాలయపు అభివృద్ధి పనులు

ప్రశ్న నెం.3465 (35)

శ్రీ పోచంపల్లి శ్రీనివాస్ రెడ్డి ఎంఎల్ఏ:- గౌరవనీయులైన మధ్య నిషేధ, ఆబ్జర్వ్ మరియు పురావస్తు శాఖల మంత్రి గారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా:

(అ) వరంగల్లోని పురాతన వేయి స్థంభాల గుడిలో పురావస్తు శాఖ పునర్నిర్మాణ పనులను చేపట్టిన విషయం వాస్తవమేనా;

(ఆ) అయితే, ఆ వివరాలు ఏమిటి;

(ఇ) సదరు పనులను సత్వరమే చేపట్టి, పూర్తి చేయడానికి ప్రభుత్వం చేపడుతున్న చర్యలు ఏమిటి;

(ఈ) ఎప్పటిలోగా పనులను పూర్తి చేయడమవుతుంది?

గౌరవనీయులైన మధ్య నిషేధ, ఆబ్జర్వ్ మరియు పురావస్తు శాఖల మంత్రి:- (శ్రీ వి. శ్రీనివాస్ గౌడ్):- (అ) లేదండీ. వేయి స్థంభాల గుడి భారత పురావస్తు సర్వే (ఎఎస్ఐ) రక్షిత స్మారక చిహ్నంగా ఉంది.

(ఆ) ఈ ప్రశ్న ఉత్పన్నం కాదు.

(ఇ) ఈ ప్రశ్న ఉత్పన్నం కాదు.

(ఈ) ఈ ప్రశ్న ఉత్పన్నం కాదు.

అధ్యక్షా, వరంగల్ జిల్లాలో, వరంగల్ కోట, రామప్ప టెంపుల్, అదే విధంగా సభ్యులడిగిన వేయిస్థంభాల గుడి, ఈ మూడు ఏఎస్ఐ ఆధ్వర్యంలో ఉన్నాయి. కాబట్టి, రాష్ట్ర ప్రభుత్వం నుండి మనం పనులు చేపట్టడానికి అవకాశం లేదు. మనం అక్కడ ఎంటర్ అవ్వడానికి అవకాశం లేదు. వేయి స్థంభాల గుడి డెవలప్ మెంట్ గురించి, గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారి ఆదేశాల మేరకు, ఆ జిల్లాలో ఉన్నటువంటి నాయకులు, పార్లమెంట్ సభ్యులు, కేంద్రప్రభుత్వం పై ఒత్తిడి తీసుకోచి దాదాపు ఆరు కోట్ల నిధులను శాంక్షన్ చేయించడం జరిగింది. రీసెంట్ గా, శాంక్షనింగ్ లెటర్ రావడం జరిగింది. దానికి సంబంధించిన ప్రపోజల్స్ సంబంధిత అధికారులు తయారు చేస్తున్నారు. ఏఎస్ఐ ఆధ్వర్యంలో పనులు చేపట్టడానికి అవకాశం ఉంటుంది. ప్రెజెంట్ కోవిడ్ కారణంగా, ఆ వర్క్స్ కి సంబంధించి టెండర్స్ కాల్ ఫర్ చేయలేదు. ఏ విధమైన వర్క్స్ చెయ్యాలో, అందుకు సంబంధించి టెండర్స్ కాల్ ఫర్ చెయ్యడం జరుగుతుంది. ఈ మూడు వర్క్స్ మనం చెయ్యడానికి అవకాశం లేదని తమరి ద్వారా సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను.

శ్రీ పోచంపల్లి శ్రీనివాస్ రెడ్డి (స్థానిక సంస్థలు - వరంగల్):- అధ్యక్షా, వరంగల్ అనగానే, కాకతీయులు గుర్తుకొస్తారు. కాకతీయుల కాలం నాటి అపురూప కట్టడాలు మనకు గుర్తుకొస్తాయి. కాకతీయుల శిల్పకళలకు అద్దంపట్టే వెయ్యి స్థంభాల గుడి, రామప్ప టెంపుల్ అన్నీ గుర్తుకొస్తాయి. వీటి పునర్నిర్మాణాల భాగంలో కేంద్ర పురావస్తు శాఖ 2005లో అక్కడున్న కళ్యాణ మండపాన్ని కూల్చి వేసి కొత్తగా నిర్మించాలని అనుకున్నారు. అప్పటి నుండి ఇప్పటి వరకూ 15 సంవత్సరాలవుతోంది. ఈ మధ్య కాలంలో మన గవర్నమెంట్ వచ్చిన తరువాత వేయి స్థంభాల గుడి ముందు చిన్న రోడ్డు ఉంటే, వాటిని డెవలప్ చెయ్యడం కోసం కూడా కొన్ని నిధులు వెచ్చించి చాలా అద్భుతంగా చుట్టుపక్కల తయారు చేశారు. ఈ వేయి స్థంభాల గుడి వరంగల్ పట్టణానికి చాలా ముఖ్యమైన గుడి. మనం ఎన్నిసార్లు రిప్రెజెంటేషన్ ఇచ్చినా కేంద్ర పురావస్తు శాఖ వారు దాన్ని పట్టించుకోవడం లేదు. నిర్లక్ష్యం చేస్తున్నారు. బీజేపీ వారు అక్కడికి వచ్చి మాట్లాడి వెళ్లిపోతారు. కొట్లాటలు పెట్టి తప్పు,

ఇటువంటి విషయాలు మాత్రం వారికి గుర్తు రావు. మేము టెంపుల్స్ కి సూపర్ అథారిటీ అన్నట్లు ఫీల్ అవుతారు. రామప్ప టెంపుల్ కి సంబంధించి పది సంవత్సరాల నుండి ఈ కథ నడుస్తుంది. నేనే స్వయంగా కాంట్రాక్టర్ తో మాట్లాడాను, ఆఫీసర్ తో కూడా మాట్లాడాను. వాళ్ల నుండి ఏ విధమైన రెస్పాన్స్ లేదు. ఎప్పుడొచ్చినా ఈ రాళ్లు లేవు, ఆ రాళ్లు లేవని చెబుతారు. ఆ స్టోన్స్ గురించి ఆంధ్రప్రదేశ్ లో ఎక్కడ దొరుకుతాయో వాటి గురించి కూడా మాట్లాడాను. వారు చాలా నిర్లక్ష్యం చేస్తున్నారు. వేయి స్థంభాల గుడి గురించి, రామప్ప టెంపుల్ కి సంబంధించి ఒక సమీక్ష చేయించి, ఢిల్లీలోని కేంద్ర పురావస్తు శాఖ వారికి మంత్రి గారు స్వయంగా రిప్రెజెంటేషన్ ఇచ్చి, టైం పీరియడ్ పెట్టి తొందరగా కంప్లీట్ చేయించే విధంగా చర్య తీసుకోవాలని మీ ద్వారా మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను.

మిస్టర్ చైర్మన్:- మంత్రి గారి జవాబు చాలా స్పష్టంగా ఉంది.

డా. పల్లా రాజేశ్వర్ రెడ్డి (పట్టభద్రుల నియోజకవర్గం - వరంగల్, ఖమ్మం మరియు నల్గొండ):- అధ్యక్షా, వరంగల్ అనగానే మొట్టమొదట వేయి స్థంభాల గుడి గురించి చెప్పుకుంటాము. నేను 1979-81 ఇంటర్మీడియేట్ చదువుకునే రోజుల నుండి ప్రతి సంవత్సరం అక్కడికి వెళ్తాను. ఆనాటి నుండి ఈనాటి వరకూ ప్రతి సంవత్సరం ఆ గుడి ఎంతో కొంత క్షీణిస్తోంది తప్ప అభివృద్ధి అనేది జరగడం లేదు. వాళ్లు, ఈ రాయి కాదంటారు, ఆ రాయి కాదంటారు, ఏది పెట్టనివ్వరు. మొత్తం మీద కేంద్ర ప్రభుత్వ పురావస్తు శాఖ అనేది నత్తలకే సిగ్గుపడే విధంగా ఉంది. మనం ఈరోజు కోట్ల రూపాయలను వెచ్చించి యాదాద్రిని అత్యద్భుతంగా తీర్చిదిద్దుకుంటున్నాము. దానికిచ్చిన నిధులు కూడా చాలా తక్కువ. కావలసిన నిధులు కూడా చాలా తక్కువ. మొత్తం అన్నీ మా ప్రజాప్రతినిధులు ఇద్దామని ముందుకు వచ్చిన సందర్భాలు చాలా ఉన్నాయి. ఘన చరిత్ర కలిగిన వేయి స్థంభాల గుడికి సంబంధించిన పనులు చేద్దామని అనుకొని మూడు దశాబ్దాల నుండి ఏమీ చేయలేకపోతున్నాము. ఖచ్చితంగా చేయాలి. కేంద్రప్రభుత్వం మేము చేయలేమని చెప్పినట్లయితే, వాళ్లను ఒప్పించి మనం టేక్ చేసి విధంగా

చర్య తీసుకోవాలి. దేవుళ్ల గురించి, మిగతా విషయాల గురించి వాళ్లు పేరు కోసం చేస్తున్నారు తప్ప నిజంగా చెయ్యడానికి ఎప్పుడూ బిజెపి ప్రభుత్వం ప్రయత్నించ లేదు. కాబట్టి మనం టేక్ చేసుకునే విధంగా చర్యలుండాలని మంత్రి గారికి విజ్ఞప్తి చేస్తున్నాను.

శ్రీ వి. శ్రీనివాస్ గాడ్:- అధ్యక్షా, సభ్యులు చెప్పిన దాంట్లో వంద శాతం వాస్తవాలున్నాయి. వరంగల్ జిల్లాలోనే కాకుండా, తెలంగాణ రాష్ట్రం మొత్తంలో అనేక చారిత్రాత్మకమైన కట్టడాలున్నాయి. వరంగల్ జిల్లాలో ఉన్నటువంటి వేయి స్థంభాల గుడి, రామప్ప టెంపుల్ వంటివి వారసత్వ కట్టడాల జాబితాలో ఉన్నాయి. వంద శాతం ఉండాలి. రామప్ప టెంపుల్ గురించి ఆ జిల్లా నాయకులే కాకుండా, అందరూ కూడా, ప్రపంచ వారసత్వ కట్టడాల జాబితాలో ఉండాలని అభిప్రాయపడ్డారు. యునెస్కో బృందం వరంగల్ కి వచ్చి చూశారు. వాళ్లు ఆశ్చర్యపోయారు. ఇంత అద్భుతమైనటువంటి చరిత్ర కలిగిన ఈ వరంగల్ జిల్లాకు సంబంధించిన టెంపుల్స్ కి సంబంధించి ప్రతిపాదనలు ఎందుకు ఇంతవరకూ పంపలేదు, మీరు ఆ దిశగా ఎందుకు ప్రయత్నం చేయలేదు, ఇన్ని ప్రభుత్వాలు వచ్చాయి కదా, ఎందుకు డెవలప్ చెయ్యలేదని అన్నారు. మేము చిన్న మీటింగ్ పెట్టినప్పుడు మా దగ్గర వాళ్ల ప్యూస్ షేర్ చేసుకున్నారు.

10.40 | వరంగల్ జిల్లాకు చెందిన వేయి స్థంభాల గుడి, ఉ. రామప్ప టెంపుల్ వంటి వారసత్వ కట్టడాలను ఆర్కియలాజికల్ సర్వే ఆఫ్ ఇండియా వాళ్ల జాబితాలో పెట్టుకున్నారు కానీ, నిధులివ్వరు. లేదా, మనం చేద్దామనుకుంటే మనకు పర్మిషన్ ఇవ్వరు. అందువల్ల ఈ పనులు నామ మాత్రంగానే జరుగుతున్నాయి.

ప్రపంచస్థాయి వారసత్వ కట్టడాల జాబితాలో మన కట్టడాలుంటే, ఇతర దేశస్థులు మన దేశానికి వచ్చేటప్పుడు ఆ జాబితా ప్రకారం ఆ రూట్ మ్యాప్ ని నిర్దేశించుకుంటారు. దానివల్ల ఎక్కువగా పర్యాటకులు మన రాష్ట్రానికి వచ్చేందుకు అవకాశముంటుంది. మన రాష్ట్ర చరిత్ర ప్రపంచానికి తెలుస్తుంది. బొద్దుల కాలనాటి నుండి ప్రసిద్ధి చెందిన అనేక చారిత్రాత్మక కట్టడాలు మన రాష్ట్రంలో ఉన్నాయి. మానవ

జన్మ ప్రారంభమైనప్పటి నుండి మన తెలంగాణ ప్రాంతానికి ప్రాముఖ్యత ఉండేదని తెలపడానికి, మన తెలంగాణ ప్రాంతంలోని 'మనోపాడ్' అనే గ్రామం నిదర్శనంగా నిలుస్తుంది. ఒకటవ శతాబ్దం నుండి ఉపయోగించిన అనేక వస్తువులను మన పురావస్తు శాఖ ఆధ్వర్యంలో సేకరించి భద్రపరచడం జరిగింది. కానీ, చారిత్రాత్మకమైన కట్టడాలను మనం వెలికితీయగానే ఆర్కియలాజికల్ సర్వే ఆఫ్ ఇండియా వాళ్ల జాబితాలో పెట్టుకోవడం, క్రమేపి అవి మరుగున పడిపోవడం జరుగుతోంది. ఒక దేవాలయం పనులు ప్రారంభిస్తే ఏళ్ళ తరబడి నడుస్తూనే ఉంటాయి. కేంద్రం నుండి నిధులు రావడంలేదు. ఇటీవల రూ.6 కోట్లు వచ్చాయి. కేంద్రంలో అధికారంలో ఉన్నటువంటి బిజెపి పార్టీ సభ్యులు మన దగ్గరున్నారు. వారు కూడా ఈ విషయమై దృష్టిపెట్టి, అవసరమైన నిధులను తెప్పించాలని కోరుతున్నాను.

వేములవాడ రాజన్న దేవాలయం, యాదాద్రి వంటి ప్రసిద్ధి చెందిన దేవాలయాలు మన రాష్ట్రంలో ఉన్నాయి. తెలంగాణాలో రూ.1400 కోట్ల రూపాయల వ్యయంతో యాదాద్రి దేవాలయాన్ని మనం అభివృద్ధి చేసుకుంటున్నాం. మనకు కేంద్ర ప్రభుత్వం నుండి ఇరిగేషన్ ప్రాజెక్టుల విషయంలో గానీ, వారసత్వ కట్టడాల విషయంలో గానీ, టూరిజమ్ విషయంలో గానీ సహకారం ఉండడం లేదు. అలా కాకుండా, మేము నిధులివ్వలేము, మా దగ్గర డబ్బులు లేవు, మీరే చేసుకోండి మనకు పర్మిషన్ ఇచ్చినా, ఆ పనులను చేసుకునే అవకాశం మనకు కలుగుతుంది. అప్పుడు కూడా కేంద్రం ప్రీస్ట్రైబ్ చేసిన నార్మ్స్ ప్రకారమే మనం పనులు చేసుకుంటాం. కాబట్టి, కేంద్ర ప్రభుత్వం నుండి నిధులు తీసుకురావడంతోపాటు, ఇంకా ఏమేమి చేయగలరో అవన్నీ చేసి మాట్లాడితే బాగుంటుందని మన రాష్ట్ర బిజెపి సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను. మా పార్లమెంటు సభ్యులు కూడా ఢిల్లీలో ఉన్నారు. కాబట్టి, ఈ రెండు, మూడు అంశాలతోబాటు, ఇటువంటి ఇతర అంశాలను కూడా పర్సన్స్ చేయమని వారికి కూడా సూచిస్తాం. అవసరమనుకుంటే వరంగల్ జిల్లా నాయకులతోపాటు నేను కూడా మరొక్కసారి ఢిల్లీకి వెళ్లి ప్రయత్నం చేస్తానని తమరి ద్వారా గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను.

శ్రీ కడియం శ్రీహరి (శాసనసభ నియోజకవర్గం):-

అధ్యక్షా, గౌరవ మంత్రి గారికి నాదొకసూచన. వరంగల్ జిల్లాలో అనేక చారిత్రక కట్టడాలున్నాయి. వేయిస్థంభాల గుడి, వరంగల్ కోట, రామప్ప దేవాలయం, ఘన్ పూర్ లో ఉన్న గుళ్ళు, అయినవోలు మల్లిఖార్జునస్వామి వారి గుడి వంటి కాకతీయుల కాలనాటి కట్టడాలున్నాయి. రామప్ప దేవాలయం, వరంగల్ కోట వంటి పురాతన కట్టడాలు శిథిలావస్థకు చేరుకున్నాయి. నేను ఎం.పి.గా ఉన్నప్పుడూ, మంత్రిగా ఉన్నప్పుడు కూడా చాలా సార్లు దిల్లీకి వెళ్ళి ప్రయత్నం చేస్తే, అయినవోలు మల్లిఖార్జునస్వామి వారి గుడిని మాత్రం రిస్టోర్ చేసుకోగలిగాం. కానీ, వేయి స్థంభాల గుడిని గానీ, రామప్ప దేవాలయాన్ని గానీ రిస్టోర్ చేసుకోలేకపోయాం. గౌరవ మంత్రి గారు చెప్పింది నూటికి నూరు శాతం వాస్తవం. ఆర్కియలాజికల్ సర్వే ఆఫ్ ఇండియా వారు చేయరు, మనం చేసుకుంటామంటే మనకు అనుమతినివ్వరు. కాబట్టి, హైదరాబాదులో ఉన్నటువంటి ఆర్కియాలజికల్ సర్వే ఆఫ్ ఇండియా అధికారులతో గౌరవ మంత్రి గారు ఒకసారి సమీక్షా సమావేశాన్ని ఏర్పాటు చేసి, ఆ సమావేశానికి మమ్మల్ని కూడా పిలిస్తే, ఆ సమీక్షలో మనమందరం కలిసి కూర్చోని చర్చించి, కొన్ని ఖచ్చితమైన ప్రతిపాదనలను సిద్ధం చేసుకుందాం. గౌరవ మంత్రిగారితోపాటు, మన రాష్ట్ర ఎం.పి.లు మరియు మేము కూడా ఢిల్లీకి వచ్చి, అక్కడి ఆర్కియలాజికల్ సర్వే ఆఫ్ ఇండియా అధికారులతో మాట్లాడి, వేగవంతంగా పనులు పూర్తిచేయాలని కోరదాం. ఒకవేళ వాళ్ళు త్వరితగతిన చేయలేని పక్షంలో ఆయా పనులను మాకు బదిలీ చేస్తే మేమే చేసుకుంటామని వారితో చెప్తే ప్రయోజనముంటుందని తమరి ద్వారా గౌరవ మంత్రి గారికి తెలియజేస్తున్నాను.

శ్రీ ఫారూక్ హుస్సేన్ (నామినేటెడ్):- అధ్యక్షా, ప్రభుత్వం గానీ, గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు గానీ బాగా కష్టపడి పనిచేస్తున్నారు. గౌరవ మంత్రి గారు కేంద్ర ప్రభుత్వంతో పరస్పర చేయాలని చెప్తున్న అంశాలను నోట్ చేసుకోవలసిందిగా గౌరవ బిజెపి సభ్యులు రామచంద్ర రావు గారిని కోరుతున్నాను.

(తాను నోట్ చేసుకుంటున్నానని బిజెపి సభ్యులు రామచంద్ర రావు గారు సభకు తెలిపారు)

అధ్యక్షా, నిన్ననే హెరిటేజ్ బిల్డింగ్ అయిన మన జూబిలీ హాల్ లో సభ్యులందరూ లంచ్ చేశాం. ఆ హెరిటేజ్ బిల్డింగ్ కారుతోంది, ఒక మూలన కూలుతోంది. మేము చిన్నప్పుడు బిర్లా మందిర్ ను పర్యాటక ప్రదేశంగా వచ్చి చూశాం. అదే విధంగా ప్రపంచం నలుమూలల నుండి హైదరాబాదుకు పర్యాటకానికి వచ్చే వారు జూబిలీ హాల్, చార్మినార్, మక్తామసీద్ వంటి ఎన్నో చారిత్రాత్మక కట్టడాలను చూసేందుకు ఇష్టపడతారు. కాబట్టి, అటువంటి హెరిటేజ్ బిల్డింగులను పరిరక్షించాలని తమరి ద్వారా గౌరవ మంత్రిగారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీ ఎన్. రామచంద్ర రావు (పట్టభద్రుల నియోజకవర్గం - మహబూబ్ నగర్, రంగారెడ్డి మరియు హైదరాబాద్):-

అధ్యక్షా, వారసత్వంగా వస్తున్న పురాతన, చారిత్రాత్మక కట్టడాలను ప్రిజర్వ్ చేయాల్సిన అవసరమెంతో ఉంది. ఈమధ్య వరంగల్ వెళ్ళినప్పుడు ఆర్కియాలజికల్ సర్వే ఆఫ్ ఇండియా వారి బోర్డు చూశాను. వారి ఆధ్వర్యంలో అక్కడ పనులు జరుగుతున్నాయి. నాకు టూరిజమ్ అంటే చాలా ఇష్టం. కాబట్టి, మన రామప్ప గుడి, లక్ష్మవరం వంటివన్నీ తిరిగి చూశాను. చాలా అందమైన ప్రదేశాలవి. గౌరవ మంత్రిగారు కోరినట్లుగా నేను కూడా మా పార్టీ తరపునుండి పూర్తిగా సహకరిస్తాను. గతంలో కేంద్ర పర్యాటక శాఖామంత్రిలకు కూడా చెప్పడం జరిగింది. వరంగల్ తోపాటు అన్ని చారిత్రాత్మక కట్టడాలను అభివృద్ధి పరచేందుకు నేను మా పార్టీ తరపున ప్రభుత్వానికి సహకరించేందుకు పూర్తి సన్నద్ధంగా ఉన్నాను.

శ్రీ వి.శ్రీనివాస్ గౌడ్:- అధ్యక్షా, తమరి ద్వారా గౌరవ సభ్యులు రామచంద్ర రావు గారికి ఒక్క విషయం తెలియజేస్తున్నాను. మీరు కేంద్ర ప్రభుత్వం నుండి ఎంత మేరకు నిధులు తీసుకురాగలుగుతారో అంత వరకు నిధులు ఇప్పించండి. ఎంత తెస్తారు? రెండు వందల కోట్లా, మూడు వందల కోట్లా, ఆరు వందల కోట్లా? భారత దేశపు బడ్జెట్ ఎంత? ఈ రంగానికి ఎంత కేటాయించారు? గడచిన ఆరు సంవత్సరాలుగా మన రాష్ట్రానికి ఎంత అమౌంట్ వచ్చింది? అవన్నీ లెక్కిసుకుని, ఆ బడ్జెట్ మనకి వచ్చేటట్లు చేయండి. ఆటోమ్యాటిక్ గా మేము పనులు చేయించుకుంటాం.

తెలంగాణకు 500 కోట్ల రూపాయల నిధులు తెచ్చి, ఫలానా పనులు చేయించామని చెప్పకోవడానికి మీకు కూడా గొప్ప అవకాశముంటుంది. తప్పకుండా రేపు సాయంత్రంలోగా మా ప్రతిపాదనలను మీకు అందజేస్తాం.

గౌరవ పెద్దలు కడియం శ్రీహరి గారు మరియు ఫారూక్ హుస్సేన్ గారు అడిగిన విషయాల గురించి మాట్లాడుతున్నాను. మన రాష్ట్రంలోని వరంగల్ జిల్లాలో ఆర్కియలాజికల్ సర్వే ఆఫ్ ఇండియా వారికి సంబంధించినవి మూడే మూడు కట్టడాలన్నాయి. ఒకటి, రామప్ప గుడి, వరంగల్ ఫోర్ట్ మరియు వేయి స్థంభాల గుడి. ఈ మూడు విషయాల్లో మాత్రమే వారితో సమావేశం ఏర్పరచుకోవడానికి అవకాశముంది. గౌరవ సభ్యులు కోరినట్లుగా తప్పకుండా ఆర్కియలాజికల్ సర్వే ఆఫ్ ఇండియా వారితో సమావేశాన్ని ఏర్పాటు చేయడం జరుగుతుంది. ఇతర చారిత్రాత్మక కట్టడాలైన ఖిలాషాపూర్లో ఉన్నటువంటి సర్దార్ సర్వాయి పాపన్న కోట, జాఫర్ ఘడ్, మల్లిఖార్జునస్వామి గుడి, త్రికూట శివాలయం వంటి ప్రదేశాలేవీ ఆర్కియలాజికల్ సర్వే ఆఫ్ ఇండియా పరిధిలోకి రావు. రూ. 40,00,000ల వ్యయంతో కాకతీయ కీర్తి తోరణాన్ని నిర్మించడం జరిగింది. కొండపర్తి దగ్గర కోటి రూపాయలతో త్రికూట శివాలయం పునర్నిర్మాణ పనులు జరుగుతున్నాయి. 80 % పనులు పూర్తయ్యాయి. మరలా 20% పనులు పూర్తికావలసి ఉంది.

10.50 | కొండపర్తి దగ్గర కోటి రూపాయలతో త్రికూట
ఉ. | శివాలయం పునర్నిర్మాణ పనులు జరుగుతున్నాయి. 80 శాతం పనులు పూర్తయ్యాయి. ఇంకా 20 శాతం పనులు పూర్తి కావలసి ఉంది. జాకారం వద్ద కోటి రూపాయలతో త్రికూట శివాలయం పునర్నిర్మాణ పనులు 90 శాతం పూర్తయ్యాయి. సర్వాయ్ పాపన్న పరిపాలించిన ప్రాంతంలోని ఖిలాషాపూర్ కి కోటి రూపాయల నిధులు మంజూరయ్యాయి.

శ్రీ కడియం శ్రీహరి:- అక్కడ పనులు కొనసాగడం లేదు.

శ్రీ వి.శ్రీనివాస్ గాడ్:- వారు చెప్పినది వాస్తవమే. తొందరలోనే పనులు పూర్తి చేస్తాము. ఈమధ్యనే రివ్యూ

చేసి కలెక్టరు గారికి కూడా పనులు త్వరగా చేయమని చెప్పడం జరిగింది. జాఫర్ ఘడ్ దగ్గర కూడా అదే పరిస్థితుంది. రామానుజపురం వద్ద పనులు జరుగుతున్నాయి. వరంగల్ కోట వద్ద కూడా దాదాపు నాలుగు కోట్ల రూపాయలతో కొన్ని పనులు చేపట్టడం జరిగింది. ఇవికాక, అనేక రకాల చారిత్రాత్మక కట్టడాలున్నాయి. వాటి పరిరక్షణకై మా ముఖ్యమంత్రిగారు, మా ప్రభుత్వం కట్టుబడి ఉంది. ముప్పై సంవత్సరాలుగా జాఫర్ ఘడ్ దగ్గరున్న ప్రాంతంలో దాదాపు మూడు, నాలుగువేల ఎకరాల సర్దార్ సర్వాయ్ పాపన్న పరిపాలించిన భూమి ఉండగా గత ప్రభుత్వ హయాంలో ఆ భూమి, రాళ్లు మొత్తం లీజుకివ్వడం జరిగింది. ఆ విషయం మా దృష్టికి రాగానే, ముఖ్యమంత్రిగారి ఆదేశం మేరకు అవన్నీ క్యాన్సల్ చేయించి, వాటన్నింటినీ పురావస్తుశాఖ పరిధిలోకి తెచ్చేందుకు మేము లేఖ రాయడం జరిగింది. మా పరిధిలో ఉన్న చారిత్రాత్మకమైన కట్టడాలను అంచెలంచెలుగా అభివృద్ధి చేయడానికి మేము ప్రణాళిక సిద్ధం చేస్తున్నాము. ఏ.ఎన్.ఐ. ఆధ్వర్యంలో ఉన్నందువలన కొంత ఆలస్యం జరుగుతోంది. నల్గొండ జిల్లాలో కూడా బౌద్ధకాలనాటి కట్టడాలు అనేకమున్నాయి, వాటన్నింటినీ పునర్నిర్మాణం చేస్తా ఉన్నాము. బుద్ధవనం ప్రాజెక్టు తుది దశకు రావడం జరిగింది. మహబూబ్ నగర్ జిల్లాలోని అనేక చారిత్రాత్మక కట్టడాలను పునర్నిర్మిస్తున్నాము.

మిస్టర్ చైర్మన్:- దేవరకొండ ఖిల్లాకు కూడా దాదాపు కోటి రూపాయలిచ్చారు.

శ్రీ వి. శ్రీనివాస్ గాడ్:- ఇచ్చాము అధ్యక్షా. కొల్లాపూర్ ప్రాంతంలో, శ్రీశైలంలో మునిగిన ప్రాంతాలలో కూడా దేవాలయాలను పిష్ట చేయడం జరిగింది. అక్కడ కూడా అనేక రకాలుగా మన నిధులతో అభివృద్ధి చేయడం జరుగుతూ ఉంది. మహబూబ్ నగర్ లోని పిల్లలమర్రి ప్రాంతంలో ఒక మ్యూజియం ఏర్పాటు చేశాము. అందులో క్రీస్తు పూర్వం వాడిన వస్తువులను సేకరించి, భద్రపరిచాము. భవిష్యత్తులో ఖచ్చితంగా తెలంగాణ పురావస్తు శాఖ ఒక మంచి ప్రదర్శన శాలను కూడా ఏర్పాటు చేయాలని ముఖ్యమంత్రిగారు ఆదేశించడం జరిగింది. ఆ పనులన్నీ కూడా మేము చేస్తున్నాము. సభ్యులందరూ అనేక అంశాలపై

మాట్లాడుతున్నారు. ప్రతి అంశం నిధులతో ముడిపడి ఉన్నది. ప్రతి అంశంలో ఏ శాఖకు ఎన్ని నిధులొచ్చాయి, ఎన్ని నిధులు రావలసి ఉంది అని సభ్యులు అడుగుతున్నారు. ఒకనాడు తెలంగాణకు అన్యాయం జరిగిందని చెప్పిన వారు, ఈరోజు పెద్ద పెద్ద హోదాలో ఉన్నారు. డెబ్బై సంవత్సరాలు తెలంగాణ రాష్ట్రం నిర్లక్ష్యానికి గురైందని చెప్పిన వారు, అభివృద్ధికి నోచుకోలేదని చెప్పిన వారు, ఆనాడు తెలంగాణలో అనేక కరువుపీడిత ప్రాంతాలున్నాయని చెప్పిన వారు, నేడు ప్రత్యేక తెలంగాణ రాష్ట్రం వచ్చిన తరువాత కేంద్రం తరపున ఎంత సహాయం చేశారో ఒకసారి ఆలోచన చేసుకోవలసిందిగా రామచంద్ర రావుగారిని కోరుతున్నాను. మనం పనులు చేస్తే ప్రజలు తప్పకుండా ఆదరిస్తారు, కానీ, కేవలం నాయకులను విమర్శించడం మంచి పద్ధతి కాదు. వచ్చే సమావేశం నాటికి నిధులెన్ని తెచ్చాము, ఏం ప్రయత్నం చేయాలనే దిశగా రూట్ మ్యాప్ వేసుకొని సభ్యులు శ్రీ రామచంద్ర రావుగారు కూడా ప్రయత్నించవలసిందిగా మీ ద్వారా వారిని కోరుతున్నాను.

అల్ప సంఖ్యాక వర్గాల విద్యార్థుల కోసం జూనియర్ మరియు డిగ్రీ ఆశ్రమ కళాశాలలు

Q.No.3405 (36)

శ్రీ మహ్మద్ ఫరీదుద్దీన్, ఎం.ఎల్.సి.:- గౌరవనీయులైన పెడ్యూల్లు కులాల అభివృద్ధి మరియు మైనారిటీల సంక్షేమ శాఖల మంత్రిగారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా:

(అ) రాష్ట్రంలో ఇప్పటివరకు మంజూరై, నిర్వహిస్తున్న ఎస్సీ/ఎస్టీ/బీసీ/మైనారిటీల నైవాసిక పాఠశాలల సంఖ్య ఎంత;

(ఆ) మైనారిటీ విద్యార్థుల కోసం జూనియర్, డిగ్రీ నైవాసిక కళాశాలలను ప్రారంభించాలనే ప్రతిపాదన ఏదైనా వున్నదా;

(ఇ) అయితే, ఆ వివరాలేమిటి ?

గౌరవ పెడ్యూల్లు కులాల అభివృద్ధి మరియు మైనారిటీల సంక్షేమ శాఖ మంత్రి (శ్రీ కొమ్మల ఈశ్వర్)

(అ) రాష్ట్రంలో ఇప్పటివరకు మంజూరై, నిర్వహిస్తున్న నైవాసిక పాఠశాలల సంఖ్య ఈ క్రింది విధంగా ఉంది.

ఎస్సీడిడి 238

టిడబ్ల్యుడి 137

బీసిడబ్ల్యుడి 261

ఎండబ్ల్యుడి 204

మొత్తం : 840

(ఆ) 2020-2021 విద్యా సంవత్సరంలో, 71 మైనారిటీ నైవాసిక పాఠశాలలను జూనియర్ కళాశాలలుగా ఆప్ గ్రేడ్ చేయడమవుతున్నది. మైనారిటీ విద్యార్థుల కోసం డిగ్రీ కళాశాలలను ప్రారంభించే ప్రతిపాదన ఏదీ లేదు.

(ఇ) I, II వ వివరాలను సభా సవక్షంలో ఉంచడమయింది.

శ్రీ మహ్మద్ ఫరీదుద్దీన్ (శాసనసభ నియోజకవర్గం):-

సమైక్య రాష్ట్రంలో నేను మంత్రిగా ఉన్నప్పుడు మైనారిటీలకు సంబంధించి రెసిడెన్షియల్ స్కూల్స్ ను స్థాపించాలని గత ప్రభుత్వాలను కోరుకుంటే మొత్తం రెండు రెసిడెన్షియల్ స్కూల్స్ ను ఇవ్వడం జరిగింది. ఒకటి సంగారెడ్డి హెడ్ క్వార్టర్స్, మెదక్ జిల్లాలో, మరొకటి జహీరాబాద్ లో ఇవ్వడం జరిగింది. కానీ, ఈ ప్రభుత్వం ఏర్పడిన తరువాత 204 మైనారిటీ రెసిడెన్షియల్ స్కూల్స్ ఒకేసారి ప్రారంభించడం చాలా హర్షించదగ్గ విషయం. ఈరోజు మైనారిటీలు వెనకబడి ఉండడానికి అనేక కారణాలున్నాయి. మైనారిటీలు విద్యలో వెనకబడి ఉండడమే దీనికి ప్రధాన కారణం. విద్యా పరంగా మార్పు తీసుకువస్తేనే మైనారిటీలు అభివృద్ధి చెందుతారనే ఆలోచనతో గౌరవ ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కే.సీ.ఆర్.గారు 204 మైనారిటీ స్కూళ్లను స్థాపించారు. అందులో విద్యను అభ్యసిస్తున్నవారి సంఖ్య ఎంత అనేది మంత్రిగారు తెలియజేయవలసిందిగా కోరుతున్నాను. గ్రామీణ ప్రాంతాలలో అప్పర్ సైమర్ లెవల్ వరకే పాఠశాలలు పరిమితమవ్వడంతో పిల్లలు పట్టణాలకు వెళ్లి చదువుకోలేక, డ్రాపౌట్స్ చాలా పెద్దయెత్తున ఉండేవి. దానిని దృష్టిలో పెట్టుకొనే ఈ 204 రెసిడెన్షియల్ స్కూళ్లను స్థాపించారు. అప్పటినుండి పిల్లల డ్రాపౌట్స్ చాలావరకు తగ్గింది.

దీనితోబాటు పిల్లలకు జూనియర్ కళాశాలలు, డిగ్రీ కళాశాలలు కూడా ప్రారంభిస్తే బాగుంటుందని మంత్రిగారి దృష్టికి తీసుకువస్తున్నాను. 71 మైనారిటీ రెసిడెన్షియల్ జూనియర్ కళాశాలలు ఆప్ గ్రేడ్ చేయడమవుతున్నదని మంత్రిగారు చెప్పారు. అవి కాకుండా, మైనారిటీలకు డిగ్రీ కళాశాలలు ప్రారంభిస్తే బాగుంటుందని నేను తెలియజేస్తున్నాను. మైనారిటీలకు పెద్దయెత్తున స్కాలర్ షిప్స్ అందించడంతోబాటు, ప్రభుత్వం చేపట్టే కార్యక్రమాలలో మైనారిటీలను దృష్టిలో పెట్టుకొనవలసిందిగా కోరుతున్నాను. IAS, IPS కోచింగ్ సెంటర్లు కేవలం హైదరాబాదులోనే కాకుండా జిల్లాలలో కూడా ఏర్పాటు చేయవలసిందిగా కోరుతున్నాను.

శ్రీ టి.జీవన్ రెడ్డి (పట్టభద్రుల నియోజకవర్గం - మెదక్, నిజామాబాద్, ఆదిలాబాద్, మరియు కరీంనగర్):-

తెలంగాణ ప్రభుత్వం రెసిడెన్షియల్ స్కూళ్లకు ప్రాధాన్యతనివ్వడం జరుగుతోందనేది వాస్తవం. ఇందులో చేరదలచుకున్న విద్యార్థులు ప్రవేశ పరీక్ష రాస్తారు. ఈ అడ్మిషన్ ప్రక్రియలో ఎటువంటి రిజర్వేషన్లు లేకపోవడంతో ప్రైవేటు స్కూళ్లలో చదివిన విద్యార్థులు, ప్రభుత్వ పాఠశాలలో చదువుకున్నవారు ఒకే కాంపిటీషన్లో రాతపరీక్షకు పాల్గొనే పరిస్థితి ఏర్పడుతోంది. ప్రైవేటు పాఠశాలలోని విద్యార్థులు కొంత మెరుగైన వారు కావడంచేత రెసిడెన్షియల్ స్కూళ్లలో 75 శాతం విద్యార్థులు ప్రైవేటు స్కూళ్లలో చదివినవారికే అడ్మిషన్ వస్తోంది. ప్రభుత్వ పాఠశాలలో చదువుకున్న విద్యార్థులు 25 శాతానికి మించి రావడం లేదు. ఉదాహరణకు బాసరలోని IIIT ప్రత్యేకంగా రూరల్ సెక్టర్ మరియు ప్రభుత్వ పాఠశాలల వారికే ఏర్పాటుచేయడం జరిగింది. రెసిడెన్షియల్ స్కూళ్లలో విద్యార్థుల అడ్మిషన్స్ కూడా ప్రభుత్వ పాఠశాలల నుండి వచ్చే విద్యార్థులకు 75 శాతం రిజర్వేషన్ ఇచ్చి, 25 శాతం ఇతర విద్యార్థులకు ఓపెన్లో పెట్టడంని గౌరవ మంత్రిగారిని కోరుతున్నాను. అలా చేయడం వలన నిరుపేదవర్గాలు, బలహీనవర్గాల వారికి ప్రయోజనముంటుంది. 2017వ సంవత్సరంలో 304 ప్రిన్సిపల్ పోస్టులకు సంబంధించి నోటిఫికేషన్ జారీచేయడం జరిగింది. 2018వ సంవత్సరంలో రాత పరీక్ష నిర్వహించగా,

2019వ సంవత్సరంలో ఇంటర్వ్యూ జరిగింది. వారికి వెంటనే నియామక పత్రాలు జారీచేయాలని కోర్టు కూడా డైరెక్షన్ ఇచ్చింది. మీరు నిర్వహిస్తున్న 804 రెసిడెన్షియల్ స్కూళ్లలో మూడు వందలపైచిలుకు స్కూళ్లలో ప్రిన్సిపల్స్ లేకుండా అదనపు ఛార్జీలతో స్కూళ్స్ నిర్వహిస్తున్నారు. ఎంపిక ప్రక్రియ పూర్తైపోయినట్లయితే ఆ సెలెక్షన్ క్యాండెిడ్స్ను ఈ స్కూళ్లలో నియమిస్తే, రాబోయే విద్యాసంవత్సరం ఆరంభంతో పాఠశాలలో మెరుగైన అడ్మినిస్ట్రేషన్ కొనసాగించే అవకాశముంటుంది.

11.00 ఉ. ఈ 804 రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలలో చాలా వరకు పాఠశాలలు అద్దె భవనాల్లో కొనసాగుతున్నాయి. ఈ రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలు శాశ్వత ప్రాతిపదికన కొనసాగాల్సి ఉన్నందున ఎక్కడైతే ప్రభుత్వ భూములు అందుబాటులో ఉన్నాయో అక్కడ దశల వారీగా శాశ్వత భవనాలను నిర్మించినట్లైతే బాగుంటుంది. ప్రస్తుత బడ్జెట్ ముగిసిపోతున్నందున రాబోయే మూడు సంవత్సరాల బడ్జెట్లలో ప్రతి సంవత్సరం 1/3 వంతు చొప్పున ఎస్సీ, ఎస్టీ, బీసీ, మైనారిటీ, అన్ని రకాల రెసిడెన్షియల్ భవనాలకు శాశ్వత భవనాలను నెలకొల్పబడే విధంగా చర్యలు తీసుకుంటే విద్యార్థులకు మెరుగైన విద్యను అందించగలుగతామనే భావనను తెలియజేస్తున్నాను.

శ్రీ ఫారూక్ హుస్సేన్:- అధ్యక్షా, గౌరవసభ్యులు జీవన్ రెడ్డి గారు రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలల గురించి చాలా మంచిగా తెలియజేశారు. ఎస్సీ, ఎస్టీ, బీసీ, మైనారిటీ పేద విద్యార్థులకు రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలల ద్వారా మంచి ఆహారం, దుస్తులు, పుస్తకాలు మరియు పడుకునేందుకు మంచి పరుపులు మొదలైన సౌకర్యాలు కల్పిస్తూ నాణ్యమైన విద్యను ప్రభుత్వం ఉచితంగా అందిస్తున్నందుకు గౌరవ మంత్రి వర్కులకు మరియు వుఖ్యమంత్రి వర్కులకు మరొకవారు ధన్యవాదములు తెలియజేస్తున్నాను.

నేడు రాష్ట్రంలో 204 మైనారిటీ రెసిడెన్షియల్ విద్యా సంస్థలు ఏర్పాటు చేయడం చాలా గొప్ప విషయమని తెలియజేస్తున్నాను. గౌరవ సభ్యులు ఫరీదుద్దీన్ గారు ఆనాడు మంత్రిగా, నేను మైనారిటీ సెల్ అధ్యక్షుడిగా ఉన్నప్పుడు కేవలం రెండు మైనారిటీ రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలను మాత్రమే

ప్రారంభించుకోవడం జరిగింది. కానీ, నేడు గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారి ఆలోచన మేరకు 204 మైనారిటీ రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలను ఏర్పాటు చేసుకోవడమనేది చాలా గొప్ప విషయమని తెలియజేస్తున్నాను. నాసాకు వెళ్లేందుకు అవకాశం వచ్చిన 10 మంది విద్యార్థుల్లో మన మైనారిటీ రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలో చదువుకున్న విద్యార్థినికీ కూడా అలాంటి అరుదైన అవకాశం లభించడమనేది చాలా గర్వించదగిన అంశం. ఆ విద్యార్థిని తండ్రి గజ్వేల్ నందు పండ్ల విక్రయం చేస్తూ జీవనం కొనసాగించడం జరుగుతోంది. ఇలాంటి పేదరికంలో ఉన్న విద్యార్థులకు మైనారిటీ రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలల ద్వారా మేలైన విద్యను అందిస్తూ ఆ విధమైన గొప్ప అవకాశాలు అందిస్తున్నామనేలా గొప్పగా తీర్చిదిద్దడం జరుగుతోంది. ఆ విద్యార్థిని తల్లిదండ్రులు తమ కూతురిని అమెరికాలోని నాసాకు పంపించేందుకు ఇష్టపడలేదు. నాసాకు వెళ్లడమనేది అత్యంత అరుదైన గొప్ప అవకాశమని ఐఏఎస్ అధికారి పఫీ యుల్లా గారు వారి తల్లిదండ్రులతో మాట్లాడి వారిని ఒప్పించి, ఆ విద్యార్థినిని నాసాకు పంపించిన గొప్ప విషయం కేసీఆర్ గారు మరియు టీఆర్ఎస్ ప్రభుత్వం తీసుకువచ్చిన మైనారిటీ రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలల ద్వారానే సాధ్యమైందని తెలియజేస్తున్నాను.

గౌరవ సభ్యులు ఫరీదుద్దీన్ గారు తెలియజేసిన విధంగా రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలల్లో మొదటగా 5, 6, 7 తరగతులను ప్రారంభించుకుని, ఆ తరువాత 8, 9, 10 మరియు ఇంటర్మీడియట్ లకు అప్ గ్రేడ్ చేసుకోవడం జరిగింది. ఇంటర్మీడియట్ తరువాత విద్యార్థులు వేరే కళాశాలకు వెళ్లాలంటే కష్టంగా ఉంటుంది కాబట్టి అక్కడే డిగ్రీ కళాశాలలు కూడా ఏర్పాటుచేసినట్లైతే విద్యార్థులకు చాలా మేలుగా ఉంటుంది. గతంలో నాటి నామొక్కల పండ్లను మనం నేడు అనుభవిస్తున్నాము. అదేవిధంగా మనం నేడు మొక్కలు నాటితే వాటి ఫలాలను రేపటి తరాలు అనుభవిస్తాయని మనవి చేస్తున్నాను.

శ్రీ అలుగుబెల్లి నర్సిరెడ్డి:- అధ్యక్షా, సోషల్ వెల్ఫేర్ రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలలో సిఆర్పిలు (క్లస్టర్ రిసోర్స్ పర్సన్స్) గత 12 సంవత్సరాలుగా పనిచేస్తున్నారు. అంతన్నా ముందు ఉన్న సిఆర్పిలను రెగ్యులరైజ్ చేశారు. కానీ, ఈ బ్యాచ్ వారిని

రెగ్యులరైజ్ చేయలేదు. గతంలో కూడా వీరిని రెగ్యులరైజ్ చేస్తామని హామీ ఇవ్వడం జరిగింది. కావున, వీరిని ఎప్పుడూ రెగ్యులరైజ్ చేస్తారనే విషయాన్ని తెలియజేయాలని మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీ కాటేపల్లి జనార్ధన్ రెడ్డి (ఉపాధ్యాయుల నియోజకవర్గం - మహబూబ్ నగర్, రంగారెడ్డి మరియు హైదరాబాద్):- అధ్యక్షా, గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు ఉర్దూని తెలంగాణలో రెండవ అధికార భాషగా ప్రకటించారు. ఈరోజు మాత్రం భాష ఉర్దూగా విద్యనభ్యసించే పాఠశాలలు, ఉర్దూను సెకండ్ లాంగ్వేజీగా విద్యనభ్యసించే పాఠశాలలు కూడా మన దగ్గర ఉన్నాయి. ఈ విద్యార్థులు సంక్షేమాన్ని దృష్టిలో ఉంచుకుని ఉర్దూ భాషా ఉపాధ్యాయులను, ఉర్దూ ఉపాధ్యాయులను నియమించే సమయంలో రూల్ ఆఫ్ రిజర్వేషన్ ప్రకారం ఎస్సీ, ఎస్టీ, బీసీ అభ్యర్థులు అందుబాటులో ఉండడం లేదు. కాబట్టి, ఉర్దూ పాఠశాలల్లో, ఉర్దూని సెకండ్ లాంగ్వేజీగా అందించే పాఠశాలల్లో అనేక ఉపాధ్యాయ ఖాళీలు ఉన్నందున విద్యార్థుల విద్యా ప్రమాణాలపై ప్రభావం పడుతోంది. వరుసగా మూడు సార్లు నియామకాలు చేపడుతూ, ఆ వర్గాలకు చెందిన వారు ఆ మూడు సార్లు అందుబాటులో లేనప్పుడే ఆ ఖాళీలు జనరల్ పూల్ లోకి మార్చే అవకాశం ఉంటుంది. కాబట్టి, ఈవిధంగా ఉర్దూలో విద్యనభ్యసించే మైనారిటీ విద్యార్థులకు మేలు జరిగేలా చర్యలు తీసుకోవాలని ఎస్సీ, ఎస్టీ, బీసీ వెల్ఫేర్ శాఖా మంత్రిలను మీ ద్వారా కోరుతున్నాను.

శ్రీ కొప్పుల ఈశ్వర్:- అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు చాలా అంశాలను ప్రస్తావించారు. అస్తవ్యస్తంగా ఉన్నటువంటి విద్యా వ్యవస్థను తెలంగాణ రాష్ట్రం సాధించుకున్న తరువాత బ్రహ్మాండంగా తీర్చిదిద్దాలనే ఉద్దేశంతో దేశంలో ఎక్కడా లేని విధంగా రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలను గౌరవ ముఖ్యమంత్రి కేసీఆర్ గారు మన రాష్ట్రంలో మొట్టమొదటగా ఏర్పాటు చేశారు. ఆ పాఠశాలలో చేపడుతున్న విద్యా ప్రమాణాలు, ఆ పాఠశాలకు వచ్చే ఫలితాల ద్వారా ఈ పాఠశాలల నిర్వహణ చాలా బ్రహ్మాండంగా జరుగుతోందని గౌరవ సభ్యులు అనేక సందర్భాల్లో తెలియజేయడం చాలా సంతోషకరం. మైనారిటీలతోబాటుగా సమాజంలో అట్టడుగున

ఉన్నటువంటి వర్గాలకు రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలల ద్వారా నాణ్యమైన ఉచిత విద్యా మరియు వసతులను కల్పించడం జరిగింది. మైనారిటీలకు గతంలో విద్యావకాశాలు ఎలా ఉన్నాయనే విషయం తెలుసుకోవాలంటే మనం ఒక్కసారి ఆరు సంవత్సరాల క్రిందటి పరిస్థితులను మనం పరిశీలించాల్సి ఉంది. గతంలో ఉర్దూ పాఠశాలలను స్వతహాగా వారే నడుపుకుంటూ తమ పిల్లలకు విద్యను అందించే ప్రయత్నం చేసినప్పటికీ, విద్యార్థులందరికీ ఉర్దూ విద్యను అందించలేని ఇబ్బందికర పరిస్థితులు ఉండేవి.

తెలంగాణ రాష్ట్ర సాధన తరువాత చాలా పెద్ద సంఖ్యలో దేశమే నివ్వెర పోయేలా మైనారిటీ విద్యా వ్యవస్థను తీర్చిదిద్దిన ఘనత గౌరవ ముఖ్యమంత్రి కేసీఆర్ గారికే దక్కుతుందని మనవి చేస్తున్నాను. సమాజంలో వెనకబడిన ఎస్సీ, ఎస్టీ, బీసీ, మైనారిటీలందరి కోసం నేటివరకు 970 రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలను ఏర్పాటు చేస్తూ వాటి ద్వారా 4,29,668 విద్యార్థులకు విద్యనందించడం జరుగుతోంది.

ఈ రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలల నిర్వహణ చాలా సంతృప్తికరంగా సాగుతోంది. ఒక్కసారి విద్యార్థి 5వ తరగతిలో ప్రవేశం పొందితే ఎటువంటి సమస్య లేకుండా విద్యార్థుల తల్లిదండ్రులపై ఎటువంటి భారం లేకుండా ప్రభుత్వమే పూర్తి బాధ్యతను తీసుకుని ఇంటర్మీడియట్ వరకు నాణ్యమైన ఉచిత విద్యా, వసతులు అందించడం జరుగుతోంది. మన రాష్ట్రజనాభలో 14 శాతంగా ఉన్నటువంటి మైనారిటీల కోసం గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు ప్రత్యేక ఆలోచనతో రెసిడెన్షియల్ ఎడ్యుకేషనల్ ఇన్ స్టిట్యూషన్స్ కు సంబంధించిన సాస్టేటిని ఏర్పాటుచేసి ఒకేసారి 204 మైనారిటీ రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలను ఏర్పాటు చేశారు. ఇంటర్మీడియట్ కు సంబంధించి గతంలో ఉన్న 12 పాఠశాలలతోబాటుగా ఈ సంవత్సరం మరో 71 రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలను జూనియర్ కళాశాలలుగా అప్ గ్రేడ్ చేయడం వల్ల బాలికల కోసం 35 మరియు బాలుర కోసం 48 కళాశాలలు మొత్తంగా 83 మైనారిటీ జూనియర్ కళాశాలలను ఈ సంవత్సరం ప్రారంభించుకోవడం జరిగింది.

11.10 | అదే విధంగా, వీటిలో 7,660 మంది విద్యార్థులు
ఉ. చదువుతున్నారు. 664 మంది జూనియర్

అధ్యాపకులు పనిచేస్తున్నారు. ఇందులో నియామకాలకు సంబంధించిన ప్రశ్నలను సభ్యులు అడగడం జరిగింది. దాదాపు 568 మందికి సంబంధించిన నియామక ప్రక్రియ పూర్తికావొస్తుంది. వీరిని త్వరలోనే నియమించడం జరుగుతుంది. అదే విధంగా ఆక్టోబర్ 1, 2020 నుండి ఆన్ లైన్ తరగతులను ప్రారంభించడం జరుగుతుంది. ఈ సంవత్సరం 12 మైనార్టీ రెసిడెన్షియల్ స్కూల్స్ కు చెందిన విద్యార్థులు జే.ఇ.ఇ., మెయిన్స్ పరీక్షకు 32 మంది విద్యార్థులు పరీక్షలు రాయగా 16 మంది క్వాలిఫై అయ్యారు. ఇది చాలా గొప్ప విషయం. దీనిని బట్టి మైనార్టీ వెల్ ఫేర్ రెసిడెన్షియల్ స్కూల్స్, సోవల్ వెల్ ఫేర్ స్కూల్స్, బి.సి., ఎస్సీ, ఎస్టీ మొదలగు కళాశాలల్లో విద్యను ఏ విధంగా అందిస్తున్నారో అర్థం అవుతుంది. దీని యొక్క ఉద్దేశం ఒక్కటే తెలంగాణ రాష్ట్రంలో ఉన్న పేద వర్గాల పిల్లలకు నైపుణ్యం కలిగిన విద్యను అందించి వారి యొక్క స్థితి, గతులను మార్చాలనే ప్రధాన లక్ష్యంగా ముందుకు పోతుంది ఈ రాష్ట్ర ప్రభుత్వం.

మైనార్టీల కోసం డిగ్రీ కళాశాలను ఏర్పాటు చేసే అవకాశం ఉందా అని సభ్యులు కొందరు అడిగారు. దానికి సమాధానంగా ఆ విషయం పరిశీలనలో ఉంది. ఇప్పటికే ఎస్సీ వర్గాలకు చెందిన 30 డిగ్రీ కళాశాలలను మహిళల కోసం ఏర్పాటు చేయడం జరిగింది. అదే క్రమంలో దీని పైన కూడా ఆలోచన చేస్తామని గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను. ఇంకా కొన్ని విషయాలను సభ్యులు పూర్తి స్థాయిలో అడిగారు. 204 పాఠశాలల్లో 91,690 మంది విద్యార్థులు చదువును కొనసాగిస్తున్నారు.

అదే విధంగా సభ్యులు జీవన్ రెడ్డిగారు అడిగిన ప్రశ్నకు సమాధానంగా ప్రైవేటు పాఠశాలల్లో, ప్రభుత్వ పాఠశాలల్లో చదివేవారు గానీ, ఉమ్మడిగానే పరీక్షలను రాస్తున్నారు. మీరు అడిగిన ప్రశ్నను కూడా తప్పకుండా పరిశీలించే అవకాశం ఉంది. ప్రభుత్వ పాఠశాలల్లో చదివే విద్యార్థులకు తప్పకుండా ప్రాధాన్యం ఇవ్వాలని ఈ సందర్భంగా మనవి చేస్తున్నాను. వారు ప్రిన్సిపల్స్ నియామకం గురించి కూడా ప్రస్తావించారు. తప్పకుండా దీనిని కూడా పరిశీలిస్తామని తెలియజేస్తున్నాను. అదే విధంగా ప్రైవేటు ఇన్ స్టిట్యూషన్స్ ను పక్కా భవనాల్లో నడిపించినట్లైతే బాగుంటుందని సభ్యులు అడిగారు. దానికి

సమాధానంగా అది వాస్తవమే. కానీ, ఒక్కసారి ప్రభుత్వం వైపు నుండి కూడా ఆలోచించాలి. ఇంత పెద్ద మొత్తంలో రెసిడెన్షియల్ స్కూల్స్ను ప్రారంభించిన తరువాత పక్కా భవనాలను క్రమేపి కట్టుకోవడం జరుగుతుంది. వారు చూడవలసినది ఏమిటంటే ప్రైవేటు విద్యా సంస్థల్లో సౌకర్యాలు ఉన్నాయా లేదా అని చూడాలి. గ్రామీణ ప్రాంతాల్లో భవనాలు దొరకక టాయిలెట్స్, డ్రైనింగ్, డార్మిటరీ వంటి సౌకర్యాలలో ఇబ్బందులు ఏర్పడితే మా సెక్రటరీలు ఫలానా దగ్గర పిల్లలు ఇబ్బందులు పడుతున్నారంటే వాటిని తక్షణమే మార్చడం జరుగుతుంది. MLAలు కొంతమంది వారి నియోజకవర్గంలో ఆ ఇనిస్టిట్యూషన్స్ను పట్టణాల్లో ఏర్పాటు చేసుకోవడానికి కూడా ఒప్పుకుంటున్నారు. మీరు చెప్పినట్లు పక్కా భవనాలు తప్పకుండా అవసరం. కానీ మన ఆర్థిక పరిస్థితిని కూడా చూడాలి. ఒక్క భవనానికి దాదాపు రూ. 20 కోట్ల వరకు ఖర్చు అవుతుంది. దీని నిర్వహణ కూడా చాలా వ్యయంతో కూడినది కాబట్టి, ప్రతి సంవత్సరం కొన్ని భవనాలను పూర్తి చేసి ప్రయత్నం చేస్తాము. అన్ని సదుపాయాలతో కూడిన భవనాలు, మంచి ఆహ్లాదకరమైన వాతావరణం ఉండేటట్లు చూడాలి. ఎక్కడైతే నిర్మాణం పూర్తి అయినవో అక్కడ పక్కా భవనాలు చాలా బాగున్నాయి.

అదే విధంగా సిఆర్పిలకు సంబంధించిన సమస్యను సభ్యులు నర్సి రెడ్డిగారు ప్రస్తావించారు. తప్పకుండా పరిశీలిస్తామని తెలియజేస్తున్నాను. సభ్యులు అడిగిన అన్ని ప్రశ్నలను పరిగణనలోకి తీసుకోవడం జరిగింది. తెలంగాణ రాష్ట్రంలో రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలల నిర్వహణ ఈ విధంగా జరుగుతుంది. రానున్న కాలంలో వీటి స్థాయి, సంఖ్యను పెంచుకుంటూ వెళ్లి తెలంగాణ రాష్ట్రంలో కే.జీ. నుండి పీ.జీ. విద్యను అమలు చేయాలనే గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారి సంకల్పాన్ని పూర్తి చేసి దిశగా ప్రయాణం చేస్తామని తెలియజేస్తున్నాను.

ప్రత్యేక ప్రస్తావనలు

శ్రీ ఎన్. రామచంద్ర రావు:- అధ్యక్షా, కరోనా సమయంలో ప్రైవేటు క్యాబ్ డ్రైవర్స్ యొక్క వ్యాపారం పూర్తిగా దెబ్బతినడంతో, వాయిదా పద్ధతిలో క్యాబ్స్ను కొనుగోలు చేయడం వల్ల వాయిదాలు కట్టలేకపోతున్నారు.

అంతేకాకుండా, తీవ్రమైన ఆర్థిక సంక్షోభాన్ని ఎదుర్కొంటున్న వీరికి పన్నులు వేస్తున్నారు. అదే విధంగా, క్యాబ్లు ఉన్నాయని వారికి ఇన్ కమ్ సర్టిఫికేట్, తెల్లరేషన్ కార్డును ఇవ్వడం లేదు. వీరికి ట్యాక్సుల మినహాయింపు మరియు బిపియల్ వారికి అందించే అన్ని సంక్షేమ పథకాలు కూడా అందేలా చూడాలని తమరి ద్వారా ప్రభుత్వాన్ని కోరుతున్నాను.

శ్రీ పువ్వాడ అజయ్ కుమార్ (రూణా శాఖ):- అధ్యక్షా, శ్రీ ఎన్. రామచంద్ర రావుగారు చెప్పిన విషయాన్ని తప్పకుండా పరిశీలన చేసి తగు చర్యలు తీసుకుంటాము.

శ్రీ కాటేపల్లి జనార్ధన్ రెడ్డి:- అధ్యక్షా, ప్రభుత్వ మరియు పంచాయితీ రాజ్ వ్యవస్థలో పనిచేసే ఉపాధ్యాయులకు దాదాపు 5 సంవత్సరాల నుండి ప్రమోషన్స్ను ఇవ్వడం లేదు. హైకోర్టు సూచన మేరకు ఏర్పడ్డ ఇబ్బంది కారణంగా ప్రమోషన్స్ లేకుండానే చాలా మంది ఉపాధ్యాయులు రిటైర్ అవుతున్నారు. దీని వల్ల ఉపాధ్యాయులకే కాకుండా, పాఠశాలల్లో వేకెన్సీలు ఉండడం వల్ల విద్యార్థులకు నష్టం కలుగుతోంది. విద్యార్థుల భవిష్యత్తును దృష్టిలో పెట్టుకొని, హైకోర్టును సంప్రదించి, ఉత్తర్వులు తీసుకొని, వెంటనే ప్రమోషన్స్ మరియు బదిలీలు చేపట్టే విధంగా చర్యలు తీసుకోవాలని తమరి ద్వారా ప్రభుత్వాన్ని కోరుతున్నాను.

శ్రీ వి. శ్రీనివాస్ గౌడ్:- అధ్యక్షా, సభ్యులు కాటేపల్లి జనార్ధన్ రెడ్డి గారు చెప్పిన విషయాన్ని నోట్ చేసుకున్నాను. సంబంధిత మంత్రిగారికి పంపించడం జరుగుతుంది.

శ్రీ అలుగుబెల్లి నర్సి రెడ్డి:- అధ్యక్షా, ఈ ప్రత్యేక ప్రస్తావనను నిన్ననే ప్రస్తావించదలచుకొన్నాను. కోవిడ్ కారణంగా మార్చి, ఏప్రిల్, మే నెలల్లో ప్రభుత్వ ఉద్యోగులకు రెండు నెలలు సగం జీతం, ఒక నెల 25 శాతం జీతం చెల్లించారు. కావున, వీటికి సంబంధించిన నోటిఫికేషన్ జారీచేసి మిగతా జీతాన్ని వారికి చెల్లించవలసిన అవసరం ఉంది. పి.ఆర్.సి., మరియు రెండు డి.ఎ.లు ఇవ్వకపోవడం వల్ల, అలాగే జీతాల్లో కొద్దిగా తగ్గుదల ఉండడం వలన వారు ఇబ్బందులు పడుతున్నారు. వీటిని పి.యఫ్. లేదా వేరే పద్ధతిలో చెల్లిస్తే వారి చేతికి డబ్బు వచ్చే అవకాశం ఉండదు కాబట్టి, ఆ మొత్తాలను నగదు రూపంలో చెల్లించే విధంగా వెంటనే నోటిఫికేషన్ జారీ చేయాలని, సిపియస్ రద్దు కొరకు

ప్రక్రియ ప్రారంభించాలని తమరి ద్వారా ముఖ్యమంత్రిగారికి విజ్ఞప్తి చేస్తున్నాను.

శ్రీ వి. శ్రీనివాస్ గౌడ్:- అధ్యక్షా, సభ్యులు అలుగుబెల్లి నర్సి రెడ్డి గారు చెప్పిన విషయాన్ని నోట్ చేసుకున్నాను. ముఖ్యమంత్రిగారి దృష్టికి తీసుకెళ్లడం జరుగుతుంది.

11.20 శ్రీమతి ఆకుల లలిత (శాసనసభ నియోజక క్షే. వర్గం):- అధ్యక్షా, నిజామాబాద్ పట్టణంలో సర్వే నెంబరు 226 యందు, పూర్తి విస్తీర్ణం: 0-32 గుంటల భూమి, 1954-55 నుండి 2017 సంవత్సరం వరకు రికార్డ్ యందు పట్టాగా నమోదై ఉన్నది మరియు 2018 నుండి ధరణి భూ ప్రక్షాళన యందు రికార్డులో వక్స్ భూమిగా నమోదు అయినది మరియు రెవెన్యూ శాఖ వారు అట్టి సర్వే నెంబరు 226, విస్తీర్ణం: 0-32 గుంటలు భూమిని ప్రభుత్వ నిషేధిత భూముల జాబితా యందు నమోదు చేసినారు. కాని, 1985వ సంవత్సరంలో అట్టి సర్వే నెంబరు 226లో గల భూమిని ఆబాది క్రింద ప్లాట్లుగా మార్చడమైనది. అట్టి ప్లాట్లను గత రికార్డుల ప్రకారము సరిచూసుకుని, పట్టా భూమి కావున చాలా మంది అట్టి ప్లాట్లను కొనుగోలు చేశారు. మరియు వారి వద్ద రిజిస్టర్ దస్తావేజులు కూడా కలవు. ఆ విధంగా కొనుగోలు చేసిన వారిలో చాలావరకు దిగువ, మధ్య తరగతి ప్రజలే కలరు. ప్రస్తుతం వారి పరిస్థితి చాలా అగమ్యగోచరంగా ఉంది. ఇలాంటి సమస్య ఒక నిజామాబాద్ పట్టణములోనే కాకుండా రాష్ట్రవ్యాప్తంగా కూడా కలవు. ఇలాంటి వారికి నష్టము జరగకుండా ప్రభుత్వం ద్వారా వారికి తగు న్యాయం జరిగేలా చర్యలు చేపట్టాలని తమరి ద్వారా సంబంధిత మంత్రి గారిని మనవి చేస్తున్నాను.

శ్రీ పువ్వాడ అజయ్ కుమార్:- అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యురాలు ఆకుల లలిత గారు లేవనెత్తిన అంశాన్ని నోట్ చేసుకోవడం జరిగింది. సంబంధిత అధికారులకు తెలియజేస్తాము.

శ్రీ నారదాసు లక్ష్మణ్ రావు (స్థానిక సంస్థలు - కరీంనగర్):- అధ్యక్షా, తెలంగాణ టూరిజం డెవలప్ మెంట్ కార్పొరేషన్ లో రాష్ట్రవ్యాప్తంగా దాదాపు ఇరవై సంవత్సరాల నుండి వివిధ క్యాటగిరీల్లో 600 మంది పని చేస్తున్నారు. వీరిలో 200 మంది కాంట్రాక్ట్ బేసిస్ లో, 350 మంది

ఔట్ సోర్సింగ్ లో మరియు 50 మంది రోజు వారి కూలీల క్రింద పని చేస్తున్నారు. గతంలో వీరికి సమాన పనికి సమాన వేతనం మరియు ఐ.ఆర్. చెల్లించడం జరిగింది. ప్రస్తుతం వీరికి అవి చెల్లించడం లేదు. అంతేగాకుండా, వీరికి ఐదు నెలల నుండి నగం జీతం మాత్రమే ఇస్తున్నారు. వీరు దాదాపు ఇరవై సంవత్సరాల నుండి పని చేస్తున్నారు కాబట్టి, వీరిని రెగ్యులరైజ్ చేయాలని, సమాన పనికి సమాన వేతనం మరియు ఐ.ఆర్. ఇప్పించాలని, అలాగే వీరికి ఇప్పటి నుండి మొత్తం జీతం ఇవ్వాలని తమరి ద్వారా మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీ వి. శ్రీనివాస్ గౌడ్:- అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు నారదాసు లక్ష్మణరావు గారు లేవనెత్తిన అంశాన్ని నోట్ చేసుకోవడం జరిగింది. తగు చర్య నిమిత్తం పరిశీలిస్తాము.

శ్రీ సెరి సుభాష్ రెడ్డి (శాసనసభ నియోజకవర్గం):- అధ్యక్షా, మెదక్ జిల్లా కేంద్రంలో రవాణా శాఖా కార్యాలయ సిబ్బంది చాలా తక్కువగా ఉండడం వల్ల డ్రైవింగ్ లైసెన్స్ లకు గాని, రిజిస్ట్రేషన్ స్లాట్ బుకింగ్ చాలా రోజుల వరకు కూడా రావడం లేదు. ఉన్న ఖాళీలను భర్తీ చేయాలని, ఉన్న సిబ్బంది కూడా ఇన్ ఛార్జ్ ల మీదే పనిచేస్తున్నారు. ఒక్కోక్కరు మూడు చోట్ల ఇన్ ఛార్జ్ లుగా ఉండడం వల్ల కూడా ఇబ్బందులు కలుగుతున్నాయి. దయచేసి ఈ సమస్యను పరిష్కరించాలని తమరి ద్వారా మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీ పువ్వాడ అజయ్ కుమార్:- అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు సెరి సుభాష్ రెడ్డి గారు లేవనెత్తిన అంశం పరిశీలనలో ఉంది. త్వరలోనే ఉద్యోగులకు ప్రమోషన్స్ ఇచ్చి ఖాళీలను భర్తీ చేస్తామని తమరి ద్వారా తెలుపుతున్నాను.

శ్రీ పట్నం మహేందర్ రెడ్డి (స్థానిక సంస్థలు - రంగారెడ్డి):- అధ్యక్షా, ఏ మండల సమావేశంలోనైనా యం.పి.టి.సి.లు తమ వాదనను తెలియజేస్తున్నారు. గ్రామాల్లోని యం.పి.టి.సి.లకు నిధులు రావడం లేదని ఇబ్బందులు వడుతున్నారు. సర్పంచ్ లకు మాత్రం పెద్ద ఎత్తున నిధులు వస్తున్నాయి. అదేవిధంగా యం.పి.టి.సి.లకు కూడా నిధులివ్వాలని గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారి ఆలోచన. ఈ అంశాన్ని తమరి ద్వారా ప్రభుత్వానికి తెలియజేస్తున్నాను.

శ్రీ పువ్వాడ అజయ్ కుమార్:- అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు మహేందర్ రెడ్డి గారు లేవనెత్తిన అంశాన్ని నోట్ చేసుకున్నాము. ప్రభుత్వం దృష్టి తీసుకెళ్తామని తమరి ద్వారా తెలుపుతున్నాను.

శ్రీ టి. జీవన్ రెడ్డి:- అధ్యక్షా, నేను లేవనెత్తే అంశంపై గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు నిర్ణయం తీసుకోవాల్సి ఉంది. కరీంనగర్ పట్టణానికి సరిహద్దులో ఉన్న బొమ్మకల్, సీతారాంపూర్, రేకుర్తి గ్రామాలు దాదాపుగా పట్టణంలో కలిసిపోయాయి మరియు ఈ గ్రామాల్లోని ప్రభుత్వ భూముల విలువలు పెరిగిపోయాయి. కరీంనగర్ పట్టణానికి చెందిన స్మశాన వాటికకు గల దాదాపు పది ఎకరాల స్థలం బొమ్మకల్ రెవెన్యూ శివారులో ఉంటుంది. సర్వే నెం.722, 724 లో గల ఈ భూమి ల్యాండ్ సీలింగ్లో సర్ప్లస్ ల్యాండ్గా గుర్తించబడి ప్రభుత్వానికి దక్కుచున్నది. దాదాపు గత 40 సంవత్సరాల క్రితమే ఆ భూమి స్మశాన వాటికకు అని స్పష్టంగా రెవెన్యూ రికార్డులో పేర్కొనబడింది. ఈ మధ్య కాలంలో మ్యానిప్యులేట్ చేసి, సరెండర్ చేసిన భూస్వామి వాళ్ల వారసులు, దానిని కాజేసే విధంగా రికార్డు తారుమారు చేసి భూ మాఫీయాలు భూములను కబ్జా చేయడం జరుగుతోంది. అలాగే, బొమ్మకల్ గ్రామానికి చెందిన దాదాపు వంద ఎకరాల వరకు, సీతారాంపూర్లో వాటర్ బాడీస్ చెరువులు, కుంటలు, బఫర్ జోనుల్లో అక్రమ నిర్మాణాలు తెరపైకి వచ్చి భూములను ఆక్రమిస్తున్నారు. దీనికి సంబంధించి స్థానిక పోలీసు అధికారులు కొన్ని ఆక్రమణలను గుర్తించడం జరిగింది. They have initiated a criminal action against them. కానీ, క్రిమినల్ యాక్ట్తో సరిపోయే అంశం కాదు. క్రిమినల్ యాక్ట్ క్రిమినల్ చర్యలకే పరిమితం అవుతుంది. దీనికి కావాల్సిన ల్యాండ్ రికవరీకై, సీనియర్ ఐ.ఏ.ఎస్. ఆఫీసర్తో విచారణకు ఆదేశించేయాలని తమరి ద్వారా గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారికి విజ్ఞప్తి చేస్తున్నాను. సి.బి.సి.ఐ.డి., ఏ.సి.బి. అని అనడం కాదు. సీనియర్ ఐఏఎస్ ఆఫీసర్ ఆధ్వర్యంలో కమిటీ వేసి, కరీంనగర్ పట్టణ పరిసరాల్లో ఉండే బొమ్మకల్, సీతారాంపూర్, రేకుర్తి గ్రామాల్లో ఆక్రమణలకు గురైన ప్రభుత్వ భూములకు సంబంధించిన అంశాలను విచారణ చేసి, వాటిని ప్రభుత్వం తిరిగి తీసుకునే

విధంగా చర్యలు చేపట్టాలి. ముఖ్యంగా బొమ్మకల్ శివారులో ఉన్న సర్వే నెం.722, 724 భూమి స్మశాన వాటికకు సంబంధించినది. కాబట్టి ఈ విషయమై ప్రత్యేక చర్యలు చేపట్టి ఆ భూమిని రెజ్యూమ్ చేసుకోవాలని తమరి ద్వారా మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీ వి.శ్రీనివాస్ గౌడ్:- అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు జీవన్ రెడ్డి గారు లేవనెత్తిన అంశాన్ని నోట్ చేసుకున్నాను. గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారి దృష్టికి తీసుకెళ్తామని తమరి ద్వారా వారికి తెలుపుతున్నాను.

పిటీషన్స్

శ్రీ కాటేపల్లి జనార్ధన్ రెడ్డి:- అధ్యక్షా, ఉపాధ్యాయ, అధ్యాపక సంఘాల వారు వారి సమస్యలను నా దృష్టికి తీసుకురావడం జరిగింది. కాంట్రాక్ట్ అధ్యాపక ఉద్యోగుల బదిలీలు నిర్వహించాలని, 2016వ సంవత్సరంలో వేసవిలో మధ్యాహ్నం భోజన విధులు నిర్వహించిన ఉపాధ్యాయులకు ఆర్జిత సెలవులు మంజూరు చేయాలని కోరుతున్నాను. ఈనాడు ఉపాధ్యాయ ఉద్యోగుల ప్రీమియం చెల్లించడానికి సిద్ధంగా ఉన్నందున, వారి హోదాకు తగ్గట్టు కార్పొరేట్ ఆసుపత్రుల్లో వైద్యం అందించే విధంగా చర్యలు చేపట్టాలని కోరుతున్నాను. జాయింట్ స్టాఫ్ కౌన్సిల్ సమావేశం ఇంతవరకు నిర్వహించలేదు. అర్హత గల సంఘాలతో జాయింట్ స్టాఫ్ కౌన్సిల్కు సమావేశాలు నిర్వహించినట్లైతే, ఉపాధ్యాయ ఉద్యోగుల సమస్యలు చర్చించే అవకాశం ఉంది. కాబట్టి, తగు చర్యలు చేపట్టాలని తమరి ద్వారా ప్రభుత్వాన్ని కోరుతూ, పిటీషన్ అందిస్తున్నాను.

(పిటీషన్ను అందజేయడం జరిగింది.)

శ్రీ అలుగుబెల్లి నర్సి రెడ్డి:- అధ్యక్షా, మెడికల్ ఇన్వాలిడేషన్ ద్వారా ఉద్యోగుల పిల్లలకు కంపాసినేట్ అపాయింట్మెంట్ లభిస్తుంది. జీ.ఓ.నెం.661 లో డైరెక్ట్ ఉద్యోగాల్లో 5 శాతం మాత్రమే ఇవ్వాలనే చిన్న నిబంధన ఉంది. నల్లగొండ జిల్లాలోని పోలీస్ డిపార్ట్మెంట్లో ఐదుగురు పోలీసులు అనారోగ్యంతో ఉద్యోగ విరమణ చేసి ఆరు సంవత్సరాలు గడిచిపోయింది. వారిలో ముగ్గురు చనిపోయారు. కానీ, వారి పిల్లలకు ఇప్పటి వరకు ఉద్యోగాలు రాలేదు. కాబట్టి, జీ.ఓ.నెం.661 లోని నిబంధనను సవరించి

ఉద్యోగాలివ్వాలని తమరి ద్వారా ఈ పిటిషన్ ను గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారికి అందించాలని కోరుతున్నాను.

(పిటిషన్ ను అందజేయడం జరిగింది.)

శ్రీ ఎం.ఎస్. ప్రభాకర్ రావు:- అధ్యక్షా, హైదరాబాద్ మరియు సికింద్రాబాద్ సిటీ కాంట్రాక్ట్ క్వారెంటైన్ ఓనర్స్ అసోసియేషన్ వారి సమస్య. హైదరాబాద్ మరియు సికింద్రాబాద్ లో సుమారు 4,380 ప్రైవేటు బస్సులు ఉన్నాయి. ఈ బస్సు ఓనర్లలో చాలా మంది ఎస్సీ, ఎస్టీ, బీసీ, మైనారిటీ వర్గాల వారే ఉన్నారు. ఈ బస్సులను బ్యాంక్ నుండి లోన్ తీసుకొని, హైదరాబాదులోని స్కూల్ స్టేషన్లకు గాని, టూరిస్టులకు గాని ఆపరేట్ చేస్తున్నారు. కోవిడ్-19 కారణంగా మూడు నెలల నుండి ఎక్కడి బస్సులు అక్కడే ఆగిపోవడంతో ఎటువంటి ఆదాయం లేదు. వారిని లోన్ కట్టమని అడుగుతున్నారు.

11.30 మున్సిపల్ యాక్టులో సెక్షన్ 12-a, మోటర్ మోకిల్ ఓ. యాక్టు 1963 ప్రకారం నాన్ ఆపరేషన్ లో ఉన్న వెహికల్స్ కు ట్యాక్స్ కట్టవల్సిన అవసరం లేదనే వెసులుబాటు కల్పించింది. కానీ, డిపార్టుమెంట్ వారు ట్యాక్స్ కట్టమని పట్టుబడుతున్నారు. మధ్యప్రదేశ్, కేరళ, పంజాబ్, రాజస్థాన్, గుజరాత్, ఛత్తీస్ గఢ్, వెస్ట్ బెంగాల్, మహారాష్ట్ర వంటి రాష్ట్రాలు నాన్ ఆపరేషన్ లో ఉన్న వెహికల్స్ కు ఎటువంటి ట్యాక్స్ ను తీసుకోవడం లేదు. మన రాష్ట్రంలో కరోనా కారణంగా ఎక్కడి బస్సులు అక్కడ ఆగిపోయి వారికి బిజినెస్ లేదు, కానీ ట్యాక్స్ మాత్రం కట్టమంటున్నారు. ఆపరేట్ చేయని, బిజినెస్ లేని వెహికల్స్ కి ట్యాక్స్ కట్టవల్సిన అవసరం లేదని యాక్టులో ఉన్నప్పటికీ, దీనిని ఎందుకు అమలు చేయడం లేదు? వీళ్లందరూ చాలా పేదవారు. బ్యాంక్ నుంచి తీసుకున్న రుణాలకు వడ్డీ పైన వడ్డీ మరియు ట్యాక్స్ కట్టవలసి వస్తోంది. ఇప్పుడున్న పరిస్థితుల్లో వారికి తినడానికి కూడా ఇబ్బందులు ఉన్నాయి. ట్యాక్స్ కట్టాలంటే వారికి ఇబ్బంది ఉన్నది కనుక, దయచేసి ఈ విషయంలో ప్రభుత్వం సానుకూలంగా ఆలోచన చేయాలని తమరి ద్వారా కోరుతూ పిటిషన్ అందిస్తున్నాను.

(పిటిషన్ ను అందజేయడం జరిగింది)

శ్రీ టి. జీవన్ రెడ్డి:- అధ్యక్షా, ఈ పిటిషన్ లోని అంశాలను బడ్జెట్ సమావేశాల సందర్భంగా సభలో గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారి దృష్టికి తీసుకుపోవడం జరిగింది. కేంద్ర ప్రభుత్వ ఆదేశాలకు అనుగుణంగా ప్రభుత్వ పాఠశాలలు, రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలతోపాటు ప్రైవేట్ మెనేజ్ మెంట్ పాఠశాలల్లో కూడా టీచర్స్ ఎలిజిబిలిటీ టెస్ట్ క్వాలిఫై అయిన వారికి మాత్రమే ఉపాధ్యాయ బోధనకు అర్హత లభిస్తుంది. మన రాష్ట్రంలో 2015వ సంవత్సరంలో టీచర్స్ ఎలిజిబిలిటీ టెస్ట్ ను నిర్వహించారు. ఉమ్మడి రాష్ట్రంలో 2014వ సంవత్సరంలో ఈ టెస్ట్ ను నిర్వహించడం జరిగింది. ఒకసారి టెట్ పరీక్ష క్వాలిఫై అయితే, కేవలం ఏడు సంవత్సరాల వరకు మాత్రమే వారికి ఆ ఎలిజిబిలిటీ పరిమితమై ఉంటుంది. 2014లో క్వాలిఫై అయిన వారికి అప్పటి నుండి ఏడు సంవత్సరాల వరకు మాత్రమే అర్హత కలిగి ఉంటారు. వారు ఇంటర్వ్యూకు వెళ్లాలంటే టెట్ క్వాలిఫై అయ్యుండాలి. వెంటనే టీచర్స్ ఎలిజిబిలిటీ టెస్ట్ నిర్వహణకు సంబంధించిన చర్యలు చేపట్టాలని ఆనాడు తమరి సమక్షంలోనే గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు సభాముఖంగా గౌరవ విద్యాశాఖ మంత్రి గారికి సూచన చేయడం జరిగింది. ఇంత వరకూ ఈ విషయమై ఎటువంటి చర్యలకు ఉపక్రమించకపోవడంతో తమరి ద్వారా గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారికి ఈ పిటిషన్ ద్వారా విజ్ఞప్తి చేస్తున్నాను.

(పిటిషన్ ను అందజేయడం జరిగింది)

శ్రీ ఎన్. రామచంద్ర రావు:- అధ్యక్షా, ఫీర్డాదిగూడ మున్సిపల్ కార్పొరేషన్ లోని సాయి ప్రియా నగర్ ప్లాట్ ఓనర్స్ అసోసియేషన్ వారు అనేక సంవత్సరాలుగా రిజిస్టర్డ్ సీల్ డీడ్ తో గ్రామ పంచాయితీ లేబిల్ లో ఉన్న వారి భూమి కట్టాలో ఉందంటూ తెలిపారు. వారి దగ్గర రిజిస్టర్డ్ డాక్యుమెంట్స్ అన్నీ ఉన్నాయి. స్థానికంగా ఉన్న కొంత మంది వారి పలుకుబడిని ఉపయోగించి కట్టా చేస్తున్నారు. అక్కడి ఎమ్మెల్యే గారు ఈ విషయమై హెచ్చరించినప్పటికీ, ఈ ల్యాండ్ గ్రాబర్స్ కట్టాలకు పాల్పడుతునే ఉన్నారు. అక్కడ భూమిని కొనుగోలు చేసిన వారందరూ మధ్య తరగతి కుటుంబాలకు చెందినవారు. అప్పట్లో నెలకు రూ.500 ఇన్ స్టాల్ మెంట్ చెల్లిస్తూ భూములను కొనుగోలు చేశారు. పర్వతాపూర్ గ్రామంలో ఉన్న సాయి ప్రియా నగర్ ప్లాట్ ఓనర్స్

తెలంగాణ రాష్ట్రంలో విద్యుత్ విజయాలు, కేంద్ర ప్రభుత్వం ప్రతిపాదించిన నూతన విద్యుత్ సవరణ బిల్లు మరియు శ్రీశైలం జల విద్యుత్ కేంద్రంలో సంభవించిన అగ్ని ప్రమాదం పై లఘు చర్చ

అసోసియేషన్ వారు, వారందరిని సేవ్ చేయాలని కోరుతూ పిటీషన్ ను తమరికి అందిస్తున్నాను. అదే విధంగా, రంగారెడ్డి జిల్లా యాచారం మండలంలోని ఫార్మాసిటికి సంబంధించి, రైతుల నుంచి భూమిని బలవంతంగా తీసుకుంటున్నారని ఆందోళనకు గురవుతున్నారు. వారి తరుపున కూడా ప్రభుత్వం సానుకూలంగా స్పందించాలని పిటీషన్ ను అందిస్తున్నాను.

(పిటీషన్ ను అందజేయడం జరిగింది)

ADJOURNMENT MOTION

MR. CHAIRMAN:- Today, I have received three Adjournment motion notices.

1. The first Adjournment Motion given notice of by Sri N. Ramachandra Rao, regarding celebration of Telangana Liberation Day officially on 17th, September, has been disallowed.

2. The second Adjournment Motion given notice of by Sri T. Jeevan Reddy, regarding failure of the Government in constructing new Buildings for the Osmania General Hospital, while at the same time, rendering medical services to the patients, has been disallowed.

3. The third and the last Adjournment motion given notice of by Sri Alugubelli Narsi Reddy, regarding to discuss greater effect of COVID-19 on the educational system, which is causing much anxiety to the parents as well as students, has also been disallowed.

MR. CHAIRMAN:- Now, the House is adjourned for Tea-Break for 15 minutes.

(Then, the House was adjourned for Tea-Break at 11-35 a.m.)

12.00 | ('టీ' విరామానంతరం సభ మధ్యాహ్నం 12.04
మ. గంటలకు ప్రారంభమైనది)

(గౌరవ చైర్మన్ అధ్యక్ష స్థానంలో ఉన్నారు)

తెలంగాణ రాష్ట్రంలో విద్యుత్ విజయాలు, కేంద్ర ప్రభుత్వం ప్రతిపాదించిన నూతన విద్యుత్ సవరణ బిల్లు మరియు శ్రీశైలం జల విద్యుత్ కేంద్రంలో సంభవించిన అగ్ని ప్రమాదం పై లఘు చర్చ

మిస్టర్ చైర్మన్:- విద్యుత్ రంగపు విజయాలు, శ్రీశైలం జల విద్యుత్ ప్రాజెక్టు వద్ద జరిగిన ప్రమాదం గురించి లఘు చర్చ.

శ్రీ జి. జగదీశ్ రెడ్డి (విద్యుత్ శాఖ):- అధ్యక్షా, చర్చకు అవకాశమిచ్చినందుకు తమరికి ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను.

ప్రపంచంలో విద్యుత్ అనేది ప్రతి మనిషి జీవితంలో భాగమనే విషయం మనందరికీ తెలుసు. విద్యుత్ కి సంబంధించి మన రాష్ట్రంలో ప్రస్తుతమున్న పరిస్థితి ఏమిటని చర్చ చేసుకుంటున్నప్పుడు సహజంగానే ముందు ఏ విధంగా వుంది, భవిష్యత్తులో ఏ విధంగా వుంటుందని చర్చించుకోవడం అవసరమని నేను భావిస్తున్నాను.

తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడేనాటికి నెలకొని ఉన్న తీవ్ర విద్యుత్ సంక్షోభాన్ని ప్రభుత్వం అత్యంత విజయవంతంగా పరిష్కరించింది. తెలంగాణ రాష్ట్రంగా ఏర్పడితే చిమ్మ చీకట్లు తప్పవనే శాపనార్థాలను తెలంగాణ ప్రభుత్వం పటాపంచలు చేసింది. విద్యుత్ రంగంలో చాలా తక్కువ సమయంలోనే అద్భుత విజయాలు, అనితర సాధ్యమైన అనేక రికార్డులను సాధించింది. అన్ని రంగాలకు 24 గంటల పాటు నాణ్యమైన విద్యుత్ సరఫరా చేస్తున్న ఏకైక రాష్ట్రంగా తెలంగాణ రాష్ట్రం యావత్ దేశం ముందు సగర్వంగా నిలబడింది.

తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడక ముందు విద్యుత్ పరిస్థితి ఎంత ఫూరంగా ఉండేదో తలుచుకుంటే నేటికీ బాధ కలుగుతుంది. నాడు నిత్యం కంట్లు కోతలు, పవర్ హాలిడేలు అమలయ్యేవి. హైదరాబాద్ నగరంలో రోజూ 2 నుంచి 4 గంటలు, పట్టణాల్లో 6 గంటలు, గ్రామాల్లో 12 గంటలు విద్యుత్ కోతలు అమలయ్యేవి. పరిశ్రమలకు వారానికి రెండు రోజులు పవర్ హాలిడేలు ఉండేవి.

కావాల్సినంత కరెంటు లేకపోవడంతో పరిశ్రమలు పెద్దఎత్తున మూతపడ్డవి. కరెంటు కోసం పారిశ్రామికవేత్తలు నిత్యం ధర్నాలు చేసేవారు. హైదరాబాద్‌లో పరిశ్రమలు పెట్టాలంటేనే భయపడేవాతావరణం ఉండేది. వ్యవసాయానికి రెండు మూడు గంటల కరెంటు కూడా అందక పోవడంతో పంటలు ఎండిపోయేవి. భూగర్భంలో నీళ్లున్నా తోడుకునేందుకు కరెంటు లేక చేతికొచ్చిన పంట కళ్లేదుటే నాశనం అయ్యేది, లో ఓల్టేజీ సమస్యల వల్ల నిత్యం మోటార్లు కాలిపోయేవి. బ్రాన్సార్పర్లు పేలిపోయేవి. నష్టపోయిన రైతులు ఆత్మహత్యలు చేసుకునేవారు. తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన తొలినాళ్లలో కూడా ఈ దుస్థితి కొనసాగింది. విభజన చట్టం ప్రకారం ఇవ్వాలన్న కరెంటును ఆంధ్రప్రదేశ్ ప్రభుత్వం ఇవ్వలేదు. తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడేనాటికి విద్యుత్ కొరత 2,700 మెగావాట్లు. ఆ లోటు ఎలా పూడుతుందో తెలియని పరిస్థితి ఉండేది.

తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన తర్వాత విద్యుత్ సంక్షోభం నుంచి గట్టెక్కడమో మొదటి నవాలుగా గౌరవ ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కల్వకుంట్ల చంద్రశేఖర్ రావు గారు స్వీకరించారు. విద్యుత్ లోటు కలిగిన రాష్ట్రాన్ని మిగులు విద్యుత్ రాష్ట్రంగా మార్చాలని ప్రణాళికలు వేశారు. ముందుగా సంస్థాగత సామర్థ్యాన్ని పెంచారు. సరఫరాలో, వంపిణీలో కలుగుతున్న నష్టాలను బాగా తగ్గించగలిగారు. నత్తనడకను నడుస్తున్న భూపాలపల్లి, జూరాల, పులిచింతల, జైపూర్ విద్యుత్ ఉత్పత్తి కేంద్రాల నిర్మాణాలను వేగంగా పూర్తి చేశారు.

తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన ఆరో నెల నుంచే, అంటే 2014 నవంబర్ 20 నుంచి కోతల్లేని కరెంటు సరఫరా అవుతున్నది. అక్కడి నుంచి ఒక్కో మెట్టు ఎక్కుతూ అనేక విజయాలు, వాటితో పాటే అనేక రికార్డులూ, అవార్డులూ సాధించుకుంటూ తెలంగాణ విద్యుత్ సంస్థలు అమోఘంగా ముందుకు సాగుతున్నాయి.

రాష్ట్రం ఏర్పడిన అనంతకాలంలోనే భూపాలపల్లిలో 600 మెగావాట్లు, పులిచింతలలో 120 మెగావాట్లు, రికార్డు సమయంలో పూర్తి చేసిన కె.టి.పి.ఎస్ పాల్వంచ ద్వారా 800

మెగావాట్లు, జైపూర్ సింగరేణిలో 1,200 మెగావాట్లు, భద్రాద్రి మొదటి యూనిట్‌లో 270 మెగావాట్లు విద్యుత్తు ఉత్పత్తిని ప్రారంభించడం జరిగింది. చత్తీస్ ఘడ్ నుంచి వెయ్యి మెగావాట్లు సమకూర్చుకోవడం జరిగింది. రాష్ట్రం ఏర్పడే నాటికి కేవలం 71 మెగావాట్లుగా వున్న సోలార్ విద్యుత్తు ఉత్పత్తి ఈ రోజు 3,725 మెగా వాట్లకు చేరింది. దేశంలోనే అత్యధిక సోలార్ విద్యుత్ సామర్థ్యం కలిగిన నాలుగవ రాష్ట్రంగా తెలంగాణ నిలిచింది. విద్యుత్తు ఉత్పత్తి సామర్థ్యం పెంచడానికి రాష్ట్ర ప్రభుత్వం చేసిన కృషి చాలా తక్కువ సమయంలోనే ఫలించింది. రాష్ట్రం ఏర్పడే నాటికి 7,778 మెగావాట్ స్థాపిత విద్యుత్ అందుబాటులో ఉండేది. కేవలం ఆరేళ్ల కాలంలో 2020 నాటికి స్థాపిత విద్యుత్ సామర్థ్యం 15,888 మెగావాట్లకు చేరింది. అంటే, ఈ ఆరేళ్లలో అదనంగా 8,110 మెగావాట్ల విద్యుత్తు ఉత్పత్తి సామర్థ్యం సమకూరింది.

యాదాద్రి అల్లూ భర్మల్ పవర్ ప్లాంటు ద్వారా 4,000 మెగావాట్లు, భద్రాద్రిలో మరో మూడు యూనిట్ల ద్వారా మరో 810 మెగావాట్లు, సింగరేణి ద్వారా మరో 800 మెగావాట్లు, సోలార్ ద్వారా మరో 1,723 మెగావాట్లు, సీసిజిఎస్ ద్వారా మరో 382 మెగావాట్లు. మొత్తం 11,715 మెగావాట్ల స్థాపిత విద్యుత్ ఉత్పత్తి సామర్థ్యం తెలంగాణ రాష్ట్రానికి సమకూరుతుంది. అప్పుడు తెలంగాణ రాష్ట్రం 27,603 మెగావాట్ల స్థాపిత విద్యుత్ ఉత్పత్తి సామర్థ్యంతో మిగులు విద్యుత్ రాష్ట్రంగా మారుతుంది.

ప్రగతి సూచికల్లో తలసరి విద్యుత్ వినియోగం అత్యంత ముఖ్యమైనది. తెలంగాణ రాష్ట్రం తలసరి విద్యుత్ వినియోగం విషయంలో సరికొత్త రికార్డులు నమోదు చేసిందనే విషయాన్ని నేను సగర్వంగా ఈ సభలో ప్రకటిస్తున్నాను.

12.10 | తెలంగాణలో తలసరి విద్యుత్ వినియోగం దేశ ము. సగటుని మించింది. వృద్ధిరేటులో గత మూడేళ్ళుగా దేశంలోనే నెం.1 స్థానంలో తెలంగాణ కొనసాగుతోంది. 2013-14లో తెలంగాణ తలసరి విద్యుత్తు వాడకం 1356 యూనిట్లుగా ఉంటే, 2019-20 నాటికి 2071 యూనిట్లకు చేరింది. ఇదే కాలంలో దేశ తలసరి విద్యుత్తు వాడకం 957

యూనిట్ల నుండి 1208 యూనిట్లకు మాత్రమే చేరిన సంగతి ఇక్కడ గమనార్హం. తలసరి విద్యుత్తు వినియోగంలో దేశం సగటు కన్నా తెలంగాణ సగటు 863 యూనిట్లు ఎక్కువగా ఉంది. 2019-20 సంవత్సరానికి కేంద్ర విద్యుత్తు ప్రాధికారిక సంస్థ ఇచ్చిన గణాంకాల ప్రకారం తెలంగాణ రాష్ట్రం 9.22% వార్షిక వృద్ధిరేటుని సాధించి, వెయ్యి మెగావాట్లకు పైగా విద్యుత్ నినియోగించే రాష్ట్రాలలో అన్నింటికెల్లా తెలంగాణ రాష్ట్రం నెం.1 గా నిలిచింది. తెలంగాణ రాష్ట్రం సాధించిన ప్రగతికి ఇది నిలువెత్తు నిదర్శనంగా నిలుస్తుంది.

(బల్లలు చరుస్తూ సభలోని సభ్యులు తమ హర్షాతిరేకాలను వ్యక్తం చేశారు)

ట్రాన్స్మిషన్ వ్యవస్థలో కూడా తెలంగాణ రాష్ట్రం నెం.1గా నిలుస్తోంది. తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన తరువాత 28 వేల కోట్ల రూపాయల పెట్టుబడి వ్యయంతో విద్యుత్తు పంపిణీ సరఫరా వ్యవస్థలను బలోపేతం చేయడం జరిగింది. పవర్ ట్రాన్స్మిషన్ సామర్థ్యాన్ని 14,000 ఎంవిఎల నుండి 36,012 ఎంవిఎలకు పెంచడం జరిగింది. అత్యధిక ట్రాన్స్మిషన్ వ్యవస్థ అందుబాటు విషయంలో దేశంలోనే తెలంగాణ అగ్రస్థానంలో నిలబడింది. రాష్ట్రం ఏర్పడిన నాటికి 400 కె.వి. సబ్స్టేషన్లు కేవలం 6 ఉంటే, ఈ ఆరేళ్ళ కాలంలో కొత్తగా 15 సబ్స్టేషన్లను నిర్మించి, వాటి సంఖ్యను 21కి పెంచడం జరిగింది. అదేవిధంగా, 220 కె.వి. సబ్స్టేషన్లు రాష్ట్రమేర్పడేనాటికి 51 ఉంటే, ఈ ఆరు సంవత్సరాల కాలంలో కొత్తగా 41 నిర్మించి, వాటి సంఖ్యను 92కు పెంచడం జరిగింది. రాష్ట్రమేర్పడేనాటికి 2,178గా ఉన్న 33 కె.వి.సబ్స్టేషన్లను ఈ ఆరేళ్ళలో 3,040కి చేరుకున్నాయి. 3,272గా ఉన్న పవర్ ట్రాన్స్మిషన్ 5,516కు చేరుకున్నాయి. వినియోగదారులకు నాణ్యమైన విద్యుత్తు సరఫరాకు ఎంతో కీలకమైన డిస్ట్రిబ్యూషన్ ట్రాన్స్మిషన్ 4 లక్షల 61 వేల నుండి 7 లక్షల 34 వేలకు పెరిగాయి.

దేశ సగటుని మించిన ట్రాన్స్మిషన్ అవైలబిలిటీ సరఫరా వ్యవస్థను మెరుగుపరచడంలో కూడా తెలంగాణ విద్యుత్తు సంస్థలు ఎంతో ప్రగతిని సాధించాయి. 99.90% ట్రాన్స్మిషన్ అవైలబిలిటీతో దేశ సగటున 97 శాతాన్ని

అధిగమించింది. విద్యుత్తు సరఫరా విషయంలో తెలంగాణ రాష్ట్రం నెం.1గా నిలిచిందని కేంద్ర ప్రభుత్వం కితాబివ్వడం మన రాష్ట్రానికి గర్వకారణం. నీతి ఆయోగ్ తన 2019-20 వార్షిక నివేదికలో ఈ విషయం వెల్లడించింది.

తెలంగాణ రాష్ట్ర ప్రభుత్వం చొరవ కారణంగానే పి.జి.సి.ఎల్. అధ్వర్యంలో కొత్త విద్యుత్తు లైన్ల నిర్మాణం జరిగింది. 4,500 మెగావాట్ల సామర్థ్యంతో వార్డా-డిప్లొ మధ్య 580 కిలోమీటర్ల విద్యుత్తు లైన్లను నిర్మించడంతోపాటు, వడోదర-వరంగల్ మధ్యన 400 కిలోమీటర్ల మేర డబుల్ సర్క్యూట్ విద్యుత్తు లైన్ల నిర్మాణం జరుగుతోంది. దేశంలో ఎక్కడినుంచైనా విద్యుత్తుని ఇచ్చి పుచ్చుకోవడం ఈ లైన్ల ద్వారా సాధ్యమవుతుంది.

గరిష్ట డిమాండ్ విషయంలో కూడా ఈరోజు తెలంగాణ సమైక్యం ధ్రువదేశమై దాటింది. సమైక్య రాష్ట్ర చరిత్రలోనే ఏర్పడనంత గరిష్ట విద్యుత్ డిమాండ్ తెలంగాణ రాష్ట్రంలో ఏర్పడింది. సమైక్య రాష్ట్ర చరిత్రలోనే అత్యధికంగా 23 మార్చి 2014న 13,162 మెగావాట్ల గరిష్ట డిమాండ్ ఏర్పడింది. తెలంగాణ రాష్ట్రంలో 2020 ఫిబ్రవరి 28న 13,168 మెగావాట్లుగా నమోదైంది. ఇది తెలంగాణ రాష్ట్రంలో పెరిగిన విద్యుత్ వినియోగానికి నిదర్శనం.

వ్యవసాయ రంగానికి 24 గంటల ఉచిత విద్యుత్తుని అందిస్తున్న రాష్ట్రం తెలంగాణ రాష్ట్రం. దేశంలో ఎక్కడా లేని విధంగా మన తెలంగాణ రాష్ట్రంలో అన్ని రంగాలకు 24 గంటలపాటు నిరంతరాయంగా నాణ్యమైన విద్యుత్తు సరఫరా జరుగుతున్నది. దేశ చరిత్రలోనే మొదటిసారిగా రాష్ట్రంలోని మొత్తం 25 లక్షల వ్యవసాయ పంపుసెట్లకు 2018 జనవరి 1 నుండి 24 గంటల పాటు నిరంతరాయంగా నాణ్యమైన విద్యుత్తును ప్రభుత్వం రైతులకు ఉచితంగా అందిస్తున్నది. దశాబ్దాల తరబడి చాలీ చాలని కంటేజి, నిత్య కోతలతో, రాత్రిపూట వచ్చే కొద్దిపాటి కంటేజితో ఎన్నో కష్టాలు, నష్టాలు ఎదుర్కొన్న రైతాంగం నేడు 24 గంటల ఉచిత విద్యుత్తుతో ఎంతో సౌకర్యవంతంగా బోర్ల ద్వారా పుష్కలంగా పంటలు పండిస్తున్నారు. రైతులకు ఉచితంగా విద్యుత్తు అందించడంతోపాటు రాష్ట్రంలోని అన్ని ఎత్తిపోతల పథకాలకు

ప్రభుత్వమే విద్యుత్తు సౌకర్యం కల్పించింది. రైతులపై ఒక్క రూపాయి కూడా భారం వేయకుండా ఎత్తిపోతల పథకాల ద్వారా పూర్తిగా ఉచితంగా ప్రభుత్వం సాగునీరు అందిస్తున్నది. వ్యవసాయ, ఇతర సబ్సిడీల కోసం ప్రభుత్వం 2020-21 లో 10 వేల కోట్ల రూపాయలను ఖర్చు చేస్తోంది.

ఆర్థిజన్ల సర్వీసు క్రమబద్ధీకరణ, ఉద్యోగుల సంక్షేమం. తెలంగాణ రాష్ట్రం సాధిస్తున్న విద్యుత్తు విజయాల్లో ఉద్యోగుల పాత్రను ప్రభుత్వం గుర్తించింది. వారి సేవలకు తగ్గట్లు వేతనాలను పెంచింది. సంక్షేమ కార్యక్రమాలు చేపట్టింది. చాలీచాలని వేతనాలు, భద్రతలేని ఉద్యోగాలతో ఔట్ సోర్సింగ్ పద్ధతిలో పనిచేస్తున్న 22,556 మంది ఆర్థిజన్ల సర్వీసును ప్రభుత్వం ఎంతో మానవతా దృక్పథంతో క్రమబద్ధీకరించింది. వారందరికీ రెగ్యులర్ ఉద్యోగుల మాదిరిగానే స్కేల్ విధానం అమలు చేస్తున్నది. తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన తర్వాత విద్యుత్తు ఉద్యోగుల వేతనాలను ప్రభుత్వం రెండు సార్లు పెంచింది. 2014 డిసెంబరు 2న 30 శాతం ఫిట్ మెంటుతో రెండోసారి విద్యుత్తు ఉద్యోగుల వేతనాలను పెంచింది. తెలంగాణ ఉద్యమంలో కీలకపాత్ర పోషించినందుకు ఒక ఇంక్రిమెంటు, 24 గంటల విద్యుత్తును సరఫరా చేసేందుకు ఉద్యోగులు రేయింబవళ్ళు పనిచేసినందుకు మరో ప్రత్యేక ఇంక్రిమెంటును ప్రభుత్వం ఉద్యోగులకు అందించింది.

తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన నాడు విద్యుత్తు సంక్షోభమే అసలైన పరీక్షగా నిలిచింది. అదే విద్యుత్తు రంగం నేడు తెలంగాణ సాధించిన విజయాల శ్రేణిలో అగ్రభాగాన నిలిచింది. ఇది సమస్యల పరిష్కారాన్ని నవాలుగా తీసుకుని పనిచేసే ముఖ్యమంత్రి కేసీఆర్ గారి దార్శనికతకు, పాలనా దక్షతకు ఓ మచ్చు తునక.

ఇది ఇవాళ విద్యుత్తు రంగంలో తెలంగాణ రాష్ట్రం సాధించిన విజయం. రానే రాదనుకున్న కరెంటు, రాష్ట్రం వస్తే చీకటి అవుతుందనుకున్న దశలో నుంచి కరెంటు పోనే పోదు అనే దశకు చేరుకున్న సందర్భంలో ఈరోజు తెలంగాణ రాష్ట్రముంది. కానీ, ఇప్పుడు తెలంగాణ రాష్ట్రానికి మరొక

ప్రమాదం రాబోయే దశలో ఉంది. అది కేంద్ర ప్రభుత్వం ప్రతిపాదించిన కొత్త విద్యుత్తు బిల్లుకు సంబంధించిన విషయాన్ని ఇప్పుడు సభ ముందు ఉంచడం జరుగుతోంది.

విద్యుత్తు చట్టం - 2003కు సవరణలు ప్రతిపాదిస్తూ కొత్త చట్టం తీసుకురావడానికి కేంద్ర ప్రభుత్వం ప్రయత్నిస్తున్నది. ఉమ్మడి జాబితాలోని ఏ అంశంపైన అయినా విధాన నిర్ణయం తీసుకునే సందర్భంలో కేంద్ర ప్రభుత్వం రాష్ట్రాల అభిప్రాయాలు ఖచ్చితంగా పరిగణనలోకి తీసుకోవాలి. రాష్ట్రాలను సంప్రదించడం, వారి సూచనలు తీసుకోవడం సమాఖ్య స్ఫూర్తి. విద్యుత్తు అంశం ఉమ్మడి జాబితాలో ఉన్నప్పటికీ, రాష్ట్రాల సమ్మతి లేకుండానే విద్యుత్తు చట్టం-2003కు సవరణలు తీసుకురావాలని కేంద్ర ప్రభుత్వం ఏకపక్షంగా నిర్ణయం తీసుకున్నది. కేంద్ర ప్రభుత్వ చర్య సమాఖ్య స్ఫూర్తికి పూర్తి విఘాతం కలిగించే ప్రయత్నం రాష్ట్రాల అధికారాలను హరించే కుయత్నం. రాష్ట్రాల పరిధిలో విద్యుత్తు ఉత్పత్తి, పంపిణీ, సరఫరా వ్యవస్థలు రాష్ట్ర ప్రభుత్వ రంగ సంస్థల ఆధ్వర్యంలోనే నడుస్తున్నాయి. ఆయా రాష్ట్రాల్లోని వనరులు, అవసరాలకు తగ్గట్లు రాష్ట్ర ప్రభుత్వాలు నిర్ణయాలు తీసుకుని అమలు చేస్తున్నాయి. తెలంగాణలో దశాబ్దాల తరబడి కరెంటు కష్టాలు అనుభవించిన రైతులను ఆదుకోవాలనే లక్ష్యంతో వ్యవసాయానికి 24 గంటల పాటు నిరంతరాయంగా నాణ్యమైన విద్యుత్తును ప్రభుత్వం పూర్తి ఉచితంగా సరఫరా చేస్తున్నది. ఎస్సీ, ఎస్టీలు, పేదలు, కుల వృత్తులు చేసుకునే వారు ఇలా వివిధ వర్గాలకు విద్యుత్తు సబ్సిడీలను అందిస్తున్నది. విద్యుత్తు సంస్థల్లో తక్కువ వేతనంతో పనిచేసే ఉద్యోగుల సంక్షేమం దృష్టిలో పెట్టుకుని ప్రభుత్వం అనేక కార్యక్రమాలు అమలు చేస్తున్నది. అయితే కేంద్రం కొత్తగా తెస్తున్న చట్టం వల్ల తెలంగాణ రాష్ట్రంలో అమలయ్యే రైతులకు ఉచిత విద్యుత్తు సరఫరా, పేదలకు సబ్సిడీలు అందించడంలో తీవ్ర విఘాతం కలిగే ప్రమాదం ఉంది.

కేంద్ర ప్రభుత్వం తెస్తున్న కొత్త చట్టం ప్రకారం, రైతులతో సహా విద్యుత్తు వినియోగదారులందరికీ వర్తించే విధంగా కరెంటు ఛార్జీలను రెగ్యులేటరీ కమీషన్ నిర్ధారిస్తుంది. రైతులు, పేదలతో సహా ఎవరికీ ఎలాంటి సబ్సిడీలు

అందించడం కుదరదు. అందరికీ మీటర్లు బిగించి, ఎంత కరెంటు కాల్సిస్తే అంత కరెంటుకు బిల్లు చెల్లించి తీరాలి. ఇందులో ఎవరికీ ఎలాంటి మినహాయింపు ఉండదు. ఒకవేళ రాష్ట్రప్రభుత్వం ఎవరికైనా సబ్సిడీ ఇవ్వదలచుకుంటే, అందుకు సంబంధించిన డబ్బులను వారి ఖాతాల్లోకి నేరుగా వేయాలి.

వ్యవసాయ పంపుసెట్లకు మీటర్లు. తెలంగాణ రాష్ట్రంలో 25 లక్షల వ్యవసాయ పంపుసెట్లు ఉన్నాయి. రైతులు 24 గంటలపాటు ఉచితంగా నాణ్యమైన విద్యుత్తు పొందుతున్నారు. కేంద్ర ప్రభుత్వం కొత్త చట్టం ప్రకారం అన్ని వ్యవసాయ పంపుసెట్లకు మీటర్లు బిగించాలి. కాల్సిన కరెంటుకు రైతులే ప్రతీ నెలా బిల్లులు చెల్లించాలి. అన్ని పంపుసెట్లకు మీటర్లు పెట్టడం డిస్కంలపై ఆర్థిక భారం మోపుతుంది. వ్యవసాయ పంపుసెట్లకు మీటర్లు బిగించాలంటే దాదాపు 700 కోట్ల రూపాయల వ్యయం అవుతుంది. రాష్ట్రవ్యాప్తంగా 2500 మంది మీటర్ రీడర్స్ ను నియమించాల్సి ఉంటుంది. ఒక్కొక్కరికీ కనీసం 30 వేల రూపాయల జీతం ఇచ్చినా, డిస్కంలపై నెలకు ఏడున్నర కోట్ల రూపాయల భారం పడుతుంది. ఈ వ్యయం డిస్కంలకు మోయలేని భారంగా మారుతుంది.

ప్రస్తుతం రాష్ట్ర విద్యుత్తు వ్యవస్థలో క్రాస్ సబ్సిడీలు అందించే విధానం ఉంది. పరిశ్రమలు, వ్యాపార-వాణిజ్య సంస్థలు, ఎక్కువ కరెంటు కాల్చే ఇతర సంస్థల ద్వారా సమకూరిన ఆదాయంతో రైతులకు, పేదలకు సబ్సిడీలు అందించడం జరుగుతున్నది. కేంద్ర ప్రభుత్వం కొత్తగా తెచ్చే చట్టం వల్ల ఇలా క్రాస్ సబ్సిడీలు ఇవ్వడంలో ఇబ్బందులు ఏర్పడతాయి. రైతులతో సహా అందరూ తాము ఎంత కరెంటు వినియోగిస్తే అంత మొత్తం విధిగా చెల్లించి తీరాల్సిందే. క్రాస్ సబ్సిడీ విధానాన్ని పూర్తిగా నీరుగార్చడమే కేంద్ర ప్రభుత్వం కొత్త చట్టం లక్ష్యంగా కనిపిస్తున్నది. క్రాస్ సబ్సిడీ ఇచ్చే వెసులుబాటు లేకపోవడం వల్ల రాష్ట్ర ప్రభుత్వాలే రైతులు, పేదల బిల్లులను డిస్కంలకు చెల్లించాల్సి ఉంటుంది. ఇది రాష్ట్ర ప్రభుత్వానికి పెద్ద భారంగా మారుతుంది.

12.20 | కొత్త చట్టం ప్రకారం టారిఫ్ విధానం కూడా మారుతుంది. ప్రస్తుతం రాష్ట్రంలో వివిధ కేటగిరీల క్రింద విద్యుత్ వినియోగదారులున్నారు. పేదలు, ఎస్సీ, ఎస్టీలు యూనిట్ కు తక్కువ ధర చెల్లించే కేటగిరీలో ఉన్నారు. నాయీ బ్రాహ్మణులు నడిపే సెలూన్లు, ఇతర కులవృత్తులకు వినియోగించే విద్యుత్ కు కూడా తక్కువ చార్జీలు వసూలు చేస్తున్నారు. మంచినీటి పథకాలకు, ఇతర ప్రజోపయోగ పనులకు తక్కువ చార్జీలు రాష్ట్ర విద్యుత్ సంస్థలకుంది. కేంద్రం కొత్తగా ప్రతిపాదిస్తున్న చట్టంలో ఇలాంటి వెసులుబాటు ఉండదు. వినియోగదారుల కేటగిరీల విభజన కొత్త టారిఫ్ పాలసీ ప్రకారం చేయాల్సి వస్తుంది. దీనివల్ల రాష్ట్ర ప్రభుత్వం పేదలు, ఇతర అవసరమైన వర్గాలకు సహాయం అందించడం కుదరదు. పేదలు, కుల వృత్తులు నిర్వహించుకునే వారు కూడా పెద్ద మొత్తంలో బిల్లులు చెల్లించాల్సిన పరిస్థితి ఏర్పడుతుంది.

రాష్ట్ర ప్రభుత్వం తమ రాష్ట్ర అవసరాలకు తగ్గట్టు సేకరించుకునే కరెంటులో ఎంత శాతం రిన్యూవబుల్ ఎనర్జీ ఉండాలనే విషయాన్ని కూడా కేంద్ర ప్రభుత్వమే నిర్ణయించేలా కొత్త చట్టంలో ప్రతిపాదనలు చేశారు. ప్రస్తుతం తెలంగాణ రాష్ట్రం తమ అవసరాల కోసం ఎక్కడ తక్కువ ధరకు విద్యుత్ లభిస్తే అక్కడ కొంటున్నది. కానీ కొత్త చట్టం ప్రకారం ఎక్కువ మొత్తంలో విండ్, సోలార్, బయో మాస్, మున్సిపల్ వేస్ట్ తదితర రిన్యూవబుల్ ఎనర్జీని సమకూర్చుకోవాలి. కొత్త చట్టం ప్రతిపాదనల్లో రిన్యూవబుల్ ఎనర్జీ జాబితాలో కొత్త జల విద్యుత్ కేంద్రాలుంటాయి. నాగార్జున సాగర్, శ్రీశైలం లాంటి పాత ప్రాజెక్టులుండవు. అదే సందర్భంలో ఉత్తర భారతదేశంలో పెద్ద ఎత్తున నిర్మించిన జల విద్యుత్ కేంద్రాలు రిన్యూవబుల్ ఎనర్జీ జాబితాలో ఉంటాయి. కేంద్రం సూచించిన మొత్తంలో రిన్యూవబుల్ ఎనర్జీని వినియోగించకుంటే, యూనిట్ కు 50 పైసల నుంచి 2 రూపాయల వరకు జరిమానా విధిస్తారు. అంటే, తెలంగాణ రాష్ట్రం తన అవసరాల కోసం కేంద్రం సూచించిన విధంగా ఎక్కువ మొత్తంలో ఎక్కువ ధర చెల్లించి రిన్యూవబుల్ ఎనర్జీని కొనుగోలు చేయాల్సి ఉంటుంది. దీనివల్ల రాష్ట్రంలోని ధర్మల్ విద్యుత్ ప్లాంట్ లో ఉత్పత్తిని

నిలిపివేయడమో, తగ్గించుకోవడమో చేయాలి. ఇది రాష్ట్రానికి పెద్ద భారంగా మారుతుంది.

ప్రస్తుతం డిస్కంలను దెబ్బతీయని విధంగా ఓపెన్ ఆర్కెస్ ని విధానం ఉంది. సాంకేతిక సాధ్యసాధ్యాలు, టెక్నికల్ ఫీజిబిలిటీ, డిస్కంలపై భారం, డిస్కంల పరిధిలోని వినియోగదారుల నివృత్తి తదితర అంశాల ఆధారంగా ఓపెన్ ఆర్కెస్ కు అనుమతించే అధికారం రాష్ట్రరెగ్యులేటరీ కమీషన్ కు ఉంది. కానీ కొత్త చట్టంలో ఓపెన్ యాక్సెస్ నిబంధనలు మార్చారు. విద్యుత్ వినియోగదారులు డిస్కంల ద్వారా సరఫరా అయ్యే విద్యుత్ ను మాత్రమే కాకుండా, ఎక్కడి నుంచైనా విద్యుత్ సమకూర్చుకోవడానికి కొత్త చట్టం అవకాశం కల్పిస్తుంది. రాష్ట్రంలో గత ఏడాది 2,000 మిలియన్ యూనిట్లు ఓపెన్ యాక్సెస్ ద్వారా వినియోగించుకున్నారు.

కొత్త చట్టం అమలైతే ఇంకా ఎక్కువ మొత్తంలో ఓపెన్ యాక్సెస్ ద్వారా విద్యుత్ కొనుగోళ్లు చేసే అవకాశం ఏర్పడుతుంది. వినియోగసంస్థలకు ఓపెన్ యాక్సెస్ ఇవ్వడం వల్ల డిస్కంలు భారీగా నష్టపోయే ప్రమాదం ఉంది. క్రాస్ సబ్సిడీలు అమలు చేస్తున్న తెలంగాణ లాంటి రాష్ట్రాలకు ఇది మరింత భారం కానుంది.

విద్యుత్ సరఫరాను ప్రస్తుతం రీజనల్ లోడ్ డిస్పాచ్ సెంటర్లు, స్టేట్ లోడ్ డిస్పాచ్ సెంటర్లు పెడ్యూల్ చెస్తున్నాయి. అవి ఆయా రాష్ట్రాల్లో జరిగిన విద్యుత్ కొనుగోలు ఒప్పందాలు, జరిగే ఉత్పత్తి, డిమాండ్ ఆధారంగా విద్యుత్ సరఫరా, గ్రీడ్ మేనేజ్మెంటును పెడ్యూల్ చేస్తాయి. కానీ కొత్త చట్టం ఫలితంగా విద్యుత్ కొనుగోలు ఒప్పందాలు, వాటి నిర్వహణ, గ్రీడ్ మేనేజ్మెంట్ అంతా జాతీయ స్థాయిలోని నేషనల్ లోడ్ డిస్పాచ్ సెంటర్ నియంత్రణలో ఉంటుంది. జాతీయ స్థాయిలో మెరిట్ ఆర్డర్ పద్ధతిని అవలంబించడం వల్ల రాష్ట్రంలోని విద్యుత్ ఉత్పత్తి కేంద్రాలలో ఉత్పత్తిని తగ్గించుకోవాల్సిన పరిస్థితి తలెత్తుతుంది. ఈ విధానం జెనెకోకు పెద్ద ఎత్తున నష్టాలను తెచ్చిపెడుతుంది.

ప్రస్తుతం విద్యుత్ పంపిణీ, సరఫరా డిస్కంల అధ్వర్యంలో జరుగుతున్నాయి. కొత్త చట్టం ప్రకారం డిస్ట్రిబ్యూటరీ సబ్ లైసెన్స్ విధానం ప్రవేశపెడతారు. దీని

ఫలితంగా లైసెన్స్ పొందిన సంస్థలు ఎక్కడి నుంచి ఎంత రేటుకైనా విద్యుత్ కొనుగోలు చేసి, ఎవరికైనా ఎంత రేటుకైనా అమ్ముకోవచ్చు. దీనివల్ల డిస్కంల నియంత్రణ పూర్తిగా పోతుంది. విద్యుత్ సంస్థల్లో ప్రైవేటు రంగానికి దొడ్డిదారి ఏర్పడుతుంది.

విద్యుత్ రెగ్యులేటరీ కమీషన్ సభ్యుల నియామక అధికారం ప్రస్తుతం రాష్ట్ర ప్రభుత్వాలకు ఉంది. కొత్త చట్టం ప్రకారం ఇకపై రాష్ట్రరెగ్యులేటరీ కమీషన్ సభ్యుల నియామకం కూడా కేంద్ర ప్రభుత్వమే చేపడుతుంది. ప్రస్తుతం రాష్ట్ర విద్యుత్ రెగ్యులేటరీ అథారిటీలే విద్యుత్ ఒప్పందాలు, అవి అమలవుతున్న తీరు, కొనుగోలు - అమ్మకాలు, విద్యుత్ సరఫరా తదితర వ్యవహారాలను పర్యవేక్షిస్తున్నాయి. కొత్త చట్టం ప్రకారం ఏర్పడే ఎలక్ట్రిసిటీ కాంట్రాక్ట్ ఎన్ఫోర్స్ మెంట్ అథారిటీ (ECEA) ఇకపై వివిధ ఏజన్సీలకు జరిపే చెల్లింపులతో సహా అన్ని వ్యవహారాలను చూస్తుంది. ఈ విధానం రాష్ట్ర ప్రయోజనాలకు విఘాతం కలిగించే అవకాశం ఉంది.

మొత్తంగా కేంద్రం తీసుకొస్తున్న విద్యుత్ చట్టం రాష్ట్రాల ప్రయోజనాలకు విరుద్ధంగా, రాష్ట్రాల హక్కులను పూర్తిగా హరించేలా, సమైక్య స్ఫూర్తిని దెబ్బతీసే విధంగా ఉంది. అందుకే తెలంగాణ రాష్ట్ర ప్రభుత్వం ఈ బిల్లును గట్టిగా వ్యతిరేకిస్తున్నది. కేంద్రం ప్రతిపాదించిన బిల్లును ఉపసంహరించుకోవాలని ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కల్వకుంట్ల చంద్రశేఖర్ రావుగారు ప్రధాన మంత్రి శ్రీ నరేంద్ర మోడీ గారికి 2020 జూన్ 2న లేఖ కూడా రాశారు. వివిధ సందర్భాల్లో తెలంగాణ రాష్ట్ర ప్రభుత్వం కొత్త విద్యుత్ చట్టం వల్ల తన వ్యతిరేకతను, నిరసనను తెలిపింది.

శ్రీశైలం ఎడమ గట్టు జల విద్యుత్ కేంద్రంలో ఘోర అగ్ని ప్రమాదంపై చర్చ

2020 ఆగస్టు 20వ తేదీన శ్రీశైలం ఎడమ గట్టు జల విద్యుత్ కేంద్రంలో ఘోర అగ్ని ప్రమాదం జరగడం అత్యంత దురదృష్టకరం. ఆ రోజు రాత్రి 10.35 గంటల ప్రాంతంలో కంట్రోల్ ప్యానెల్స్ లో అగ్ని ప్రమాదం జరిగింది. అక్కడ విధులలో ఉన్న ఉద్యోగులు వెంటనే అందుబాటులో ఉన్న అగ్నిమాపక పరికరాలతో మంటలను ఆర్పే ప్రయత్నం చేశారు.

మంటలు మరింతగా ఎగిసి పడడంతో వారి ప్రయత్నాలు ఫలించలేదు. దీంతో విధులలో వున్న ఉద్యోగులు వెంటనే ఆ సమాచారాన్ని ఉన్నతాధికారులకు తెలియచేశారు. విధులలో వున్న మొత్తం 38 మంది ఉద్యోగులలో, 29 మంది టన్నెల్ల ద్వారా బయటకు రాగలిగారు. మిగిలిన 7 మంది పిష్టే ఉద్యోగులు, ప్రైవేటు కంపెనీకి చెందిన మరో ఇద్దరు మంటల్ని ఆర్పి, ప్లాంటుకు వాటిల్లే నష్టాన్ని నివారించే ప్రయత్నం చేశారు.

ప్రమాద సమాచారం అందిన వెంటనే నేను, స్థానిక శాసనసభ్యులు, ప్రభుత్వ విప్ గువ్వల బాలరాజు గారు, జెన్మో.సి.ఎం.డి. శ్రీ దేవులపల్లి ప్రభాకర్ రావు గారు, ఇతర అధికారులు అదే రోజు అర్ధరాత్రి దాటిన తర్వాత ప్రమాద స్థలానికి చేరుకోవడం జరిగింది. స్థానిక జిల్లా కలెక్టర్, ఎస్.పి, సి.ఐ. ఎస్.ఎఫ్., రాష్ట్ర ప్రభుత్వ అగ్నిమాపక సిబ్బంది, సింగరేణి సిబ్బంది సహాయంతో యుద్ధ ప్రాతిపదికన సహాయక చర్యలను చేపట్టడం జరిగింది. భూగర్భంలో చిక్కుకుపోయిన ఉద్యోగులను బయటకు తీసుకురావడానికి సకల ప్రయత్నాలు చేయడం జరిగింది. అగ్ని ప్రమాదం వలన, విద్యుత్ కేంద్రం ఆవరణ అంతా దట్టమైన పొగ ఆవరించి ఉండడంతో, లోపల చిక్కుకుపోయిన ఉద్యోగులను కాపాడడానికి రంగంలోకి దిగిన రెస్క్యూ బృందాల ప్రయత్నాలు ఏవీ ఫలించలేదు. చివరికి ప్రమాదంలో చిక్కుకుపోయిన డి.ఇ. బి. శ్రీనివాస్, ఎ.ఇ.లు - డి.నుందర్, ఎ.మోహన్ కుమార్, ఎంపి వెంకట్ రావు, ఉజ్జా ఫాతిమా, జూనియర్ ప్లాంట్ అటెండెంట్ వి.రాంబాబు, ప్లాంట్ అటెండెంట్ ఎం.కిరణ్ కుమార్, ప్రయివేటు కంపెనీకి చెందిన ఇద్దరు ఉద్యోగులు విగత జీవులై లభించారు. ఈ సంఘటనలో చనిపోయిన వారి కుటుంబాలకు తెలంగాణ ప్రభుత్వం తరపున మరియు తెలంగాణ ప్రజల తరపున ప్రగాఢ సానుభూతిని తెలియజేస్తున్నాను.

తమ ప్రాణాలకు ముప్పు అని తెలిసినప్పటికీ విలువైన సంస్థ ఆస్తులను కాపాడే క్రమంలో మరణించిన ఉద్యోగులది వెలకట్టలేని త్యాగం. అత్యంత సాహసం ప్రదర్శించి అమరులయ్యారు. ప్రాజెక్ట్ యూనిట్లను కాపాడడానికి ఆ ఉద్యోగులు పోరాడకపోయివున్నట్లైతే, సంస్థకు మరింత ఎక్కువ నష్టం జరిగి ఉండేది. ప్రాణాలను సైతం ఫణంగా పెట్టి,

సంస్థ ఆస్తులను అగ్ని ప్రమాదం నుండి రక్షించడానికి వారు చేసిన పోరాటం చిరస్మరణీయం. ఆ ఉద్యోగుల బలిదానాల వలన వారి కుటుంబాలకు కలిగిన నష్టం ఎవరూ, ఎన్నటికీ పూడ్చలేనిది. మరణించిన వారిని మళ్ళీ తీసుకురాలేకపోయినప్పటికీ, వారి కుటుంబాలను సాధ్యమయినంత మేర ఆదుకునేందుకు ప్రభుత్వం ఉదార నిర్ణయం తీసుకున్నది. మరణించిన డివిజనల్ ఇంజనీర్ కుటుంబానికి 50 లక్షల రూపాయలు, ఇతర ఉద్యోగులు, ప్రైవేటు ఉద్యోగుల కుటుంబాలకు 25 లక్షల రూపాయల చొప్పున ప్రభుత్వం నష్టపరిహారాన్ని ప్రకటించింది.

మరణించిన ఉద్యోగులు అందించిన సేవలను, వారికి ఇంకా మిగిలి వున్న సర్వీసు కాలాన్ని దృష్టిలో పెట్టుకుని, ఆ ఉద్యోగుల కుటుంబాలకు మరికొంత ఆర్థిక సహాయం అందించే అంశాన్ని, వారి కుటుంబాలలో ఒకరికి తగిన ఉద్యోగాన్ని ఇచ్చే అంశాన్ని పరిశీలించమని, ప్రభుత్వం జెన్మోను ఆదేశించింది. ప్రభుత్వం ఇదివరకే ప్రకటించిన నష్టపరిహారానికి అదనంగా, మరణించిన ఏడుగురు ఉద్యోగుల కుటుంబాలకు రూ.75 లక్షల చొప్పున ఆర్థిక సహాయం అందించాలని టి.ఎస్.జెన్మో నిర్ణయం తీసుకుంది. విద్యార్హతలు, వయసు ఆధారంగా మరణించిన ప్రతీ ఉద్యోగి కుటుంబంలో జీవిత భాగస్వామికి, అర్హులైన ఇతర కుటుంబసభ్యులలో ఎవరికైనా ఆసిస్టెంట్ ఇంజనీర్/వర్సనల్ ఆఫీసర్ ఉద్యోగం ఇవ్వాలని బోర్డు నిర్ణయించింది.

శ్రీశైలం లెఫ్ట్ బ్యాంకు జల విద్యుత్ కేంద్రంలో జరిగిన అగ్ని ప్రమాద సంఘటనకు దారి తీసిన కారణాలను, పరిస్థితులను లోతుగా అధ్యయనం చేయడానికి, తెలంగాణ ప్రభుత్వం సి.ఐ.డి. విచారణకు ఆదేశించింది. శాఖాపరమైన విచారణ, అధ్యయనం కూడా జరుగుతున్నది. ప్రాజెక్టు యూనిట్లను పునరుద్ధరించే పనులు పురోగతిలో ఉన్నాయి.

ప్రమాదానికి కారణాలను తెలుసుకునేందుకు, నష్టం ఎంతో తెలుసుకునేందుకు అటు సి.ఐ.డి., ఇటు శాఖాపరమైన విచారణ జరుగుతున్నది. విచారణ ముగిసిన తర్వాత మాత్రమే వాస్తవాలను అధికారికంగా వెల్లడించే అవకాశం కలుగుతుంది.

12.30
12.40
ము.

جناب سید امین الحسن جعفری (JANAB SYED)

(AMINUL HASAN JAFRI): چیرمین صاحب!

منسٹر صاحب نے کئی ایک چیزوں پر تفصیلی بیان دیا، ہم ٹی آر ایس حکومت اور بالخصوص چیف منسٹر کے۔ چندرا شیکھر راؤ صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں۔ 6 سال قبل ریاست میں برقی کا بحران تھا، چیف منسٹر صاحب نے کم وقت میں تلنگانہ کو فاضل برقی پیدا کرنے والی ریاست میں تبدیل کیا۔ سابق میں 7,700 میگا واٹس کے قریب برقی پیدا ہوتی تھی، ان 6 سال میں 7,700 کی جگہ 15,800 میگا واٹس برقی پیدا ہو رہی ہے۔ آئندہ 3 تا 4 سال کے دوران ریاست میں 27,000 میگا واٹس برقی پیدا ہوگی اور تلنگانہ فاضل برقی پیدا کرنے والی ریاست میں تبدیل ہو جائے گی۔ جن حالات میں ریاست تلنگانہ کی تشکیل ہوئی، اس وقت بجلی کی کٹوتی عام بات تھی، گھریلو، زرعی اور صنعتی شعبوں میں بجلی کی گھنٹوں کٹوتی ہوا کرتی تھی۔ ان حالات میں عوام بے چین تھے کہ ریاست میں آخر کب تک بجلی کی کٹوتی کا سلسلہ جاری رہے گا، برقی سے منسلک عوامی مسائل کو دیکھتے ہوئے، کے سی آر صاحب نے اس پر اپنی توجہ مرکوز کی تاکہ اس کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ جینکو، ٹرانسکو اور ڈسکامس کی گنجائش میں بھی اضافہ کیا گیا۔ لاکھوں ٹرانسفارمرس کو تبدیل کر کے ان کی جگہ نئے ٹرانسفارمرس لگائے گئے اور ٹرانسمیشن لائنس میں بھی اضافہ کیا گیا۔ ان اقدامات کی وجہ سے ریاست میں برقی کٹوتی نام کی اب کوئی چیز باقی نہیں رہی اور تمام ریاست میں ہر ایک کو 24x7 برقی فراہم ہو رہی ہے۔ میں منسٹر صاحب سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ اگر فینانس کے ساتھ بات کی جاتی تو بہتر ہوتا۔ تلنگانہ کی تشکیل کے

بعد گھریلو صارفین کیلئے بجلی ٹیرف میں اضافہ نہیں کیا گیا۔ ریگولیٹری کمیشن کے پاس پرپوزل جایا کرتے تھے، ڈسکامس، ٹرانسکو، جینکو اور اے آر آر جب بھی اپنی رپورٹ داخل کرتے، اس سے عوام کو ڈر ہوتا تھا کہ بجلی کے ٹیرف میں اضافہ ہونے والا ہے۔ جب متحدہ ریاست آندھرا پردیش میں وائی ایس آر حکومت میں بجلی کے ٹیرف میں اضافہ نہیں کیا گیا تھا۔ اس کو جاری رکھتے ہوئے کے سی آر صاحب نے بھی گھریلو صارفین کے چارجس میں کوئی اضافہ نہیں کیا البتہ دوسرے میدانوں میں کچھ اضافہ کیا گیا ہے۔ ڈسکامس، ٹرانسکو اور جینکو کے ذریعہ ریاستی حکومت کی جانب سے شعبہ زراعت کو سبسائیڈی دی جا رہی ہے۔ اس کی وجہ کسانوں کی مالی حالت بہتر ہوتی ہے۔ سبسائیڈی کی رقم ہزار ہا کروڑ روپے ہے۔ میرے مطابق جاریہ سال 6,700 کروڑ روپے دی جا رہی ہے اور ساتھ ہی ساتھ کراس سبسائیڈی گھریلو اور دوسرے صارفین بشمول صنعت ایس ٹی صارفین کو کراس سبسائیڈی بھی دی جا رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ گھریلو صارفین میں اگر ایس ٹی، ایس سیز ہیں تو انہیں مفت برقی فراہم کی جا رہی ہے، یہ قابل ستائش اقدام ہے۔ منسٹر صاحب نے چند ایک امور پر بات کی، مرکزی حکومت کی جانب سے نئی بل کے پیش ہونے کی صورت میں ریاست حکومتوں پر اس کے سنگین اثرات مرتب ہوں گے۔ چیرمین صاحب! ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ متحدہ ریاست آندھرا پردیش کی تقسیم کے وقت بھی تلنگانہ کے ساتھ نا انصافی کی گئی، ریاست تلنگانہ کو 2,700 میگا واٹس کم بجلی الاٹ کی گئی، بنگلور میں Southern Regional Load Despatch Centre کے ذریعہ دونوں ریاستوں میں برقی تقسیم کی جاتی تھی، مگر اس دوران آندھرا پردیش کو زیادہ برقی مہیا کی جا رہی تھی

اور تلنگانہ کے بجلی گھروں سے تلنگانہ کو کتنی بجلی دینا یہ Southern Regional Load Despatch Centre کے ہاتھ میں تھا اس کی وجہ ریاست تلنگانہ میں سنگین حالات پیدا ہوئے تھے ایس آر ایل ڈی سی 24x7 طلب اور سپس ریگولیٹ کرتے ہیں ایس ایل ڈی سی نے تلنگانہ کی برقی شراکت داری میں حد درجہ کٹوتی کی۔ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ مرکز کا نیا ایکٹ کئی شعبوں پر اثر انداز ہوگا فی الوقت کسانوں کو مفت برقی دی جا رہی ہے اس ایکٹ سے کسانوں کو برقی میٹر لگانا ہوگا اگر میٹر لگایا گیا تو کسانوں کو بجلی کے استعمال پر رقم ادا کرنی ہوگی۔ تلنگانہ کی تشکیل کے بعد کئی ایک سکیمات متعارف کئے گئے جس میں ہر ایک طبقہ کی ترقی ہوئی اور کسانوں کو 24x7 برقی مفت فراہم کی گئی اس کے ساتھ ساتھ ریٹوبند ہوا سکیم کے تحت 8,000 روپے فی ایکڑ کے حساب سے امداد بھی دی گئی اس میں مزید اضافہ کرتے ہوئے 10,000 روپے کیا گیا اور اس رقم کو بھی دیا جا رہا ہے۔ دھان اور دوسری پیدا کردہ فصلوں کو حکومت خرید رہی ہے اور کسانوں کو قرض بھی دیا جا رہا ہے کسانوں کو تمام سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں نئے ایکٹ کے ذریعہ مرکز کسانوں کو دی جانے والی مفت برقی کی سہولت کو چھین لے گی جس کا کسانوں پر اضافی مالی بوجھ عائد ہوگا اور گھریلو صارفین کی کراس سبائیڈی ختم ہو جائے گی ایسی صورت میں ان گھریلو صارفین کو بھی زیادہ ٹیرف ادا کرنا پڑھے گا۔ معلوم نہیں ہے کہ کووڈ-19 کی یہ مہلک وباء کا اثر کب تک رہے گا کس طرح کے اثرات مرتب ہوں گے عوام کی آمدنی کم ہو چکی ہے ان حالات میں ٹیرف میں اضافہ ہوا تو عوام کس طرح اس کو ادا کریں گے؟ یہ ایکٹ گھریلو صارفین شعبہ صنعت اور کسانوں پر بھی اثر انداز ہوگا۔ منسٹر صاحب نے بتایا کہ اس سے فی یونٹ

0.50 سے 2 روپے کا اضافی بوجھ عائد ہوگا جس کو انہیں ادا کرنا ہوگا۔ آپ نے بتایا کہ برقی کی کھلی رسائی کا موقع دیا جا رہا ہے اگر صنعتی ادارے چاہیں تو وہ ڈسکام سے نہیں بلکہ دوسرے اداروں سے بھی برقی خرید سکتے ہیں اگر کھلی رسائی کی چھوٹ دی جاتی ہے تو صنعتی اداروں کو کم دام میں برقی مہیا ہوگی اس پر صنعتی ادارے اسی کے طریقہ کار کو پسند بھی کریں گے۔ اس سے ڈسکامس پر منفی اثرات مرتب ہوں گے اور ڈسکامس پھر ایک مرتبہ خسارہ سے دوچار ہو جائے گا۔ ہماری پارٹی کی جانب سے اس کی مخالفت کی جاتی ہے۔ ریاستی حکومت ای آر سی کا ریاستی ایکٹ کے تحت قیام عمل میں لاتی ہے اس کے چیرمین ممبرس کی نامزدگی اور قواعد و ضوابط ریگولیٹ کرنے کے اختیارات ریاست کے پاس ہی ہوتے ہیں ان اختیارات کو چھین لینا ٹھیک نہیں ہوگا۔ رائٹ ٹوانفارمیشن کے ممبرس کی معیاد تنخواہ اور الاؤنسز کیا ہوگا اس پر مرکز کا بل لایا جا رہا ہے اس نئے قانون کی آرڈر میں ریاستی الیکشن کمیشن اور رائٹ ٹوانفارمیشن میں جن کو چیف کمیشنر کی حیثیت سے مقرر کیا گیا ہے ان کی خدمت کو ریگولیٹ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اسی طرح ای آر سی کے بھی تمام اختیارات چھین لئے جائیں گے۔ فہرست میں یہ موضوع آتا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ریاستی حکومت کی رائے کے بغیر کوئی بھی قانون لانا ٹھیک نہیں ہے۔ کے سی آر صاحب نے اس مسئلہ پر وزیراعظم کو خط بھی لکھا ہے اس میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ اس بل سے دستبرد دی اختیار کر لی جائے۔ مرکزی حکومت جو نیا بل لانا چاہتی ہے ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں اس تعلق سے حیدرآباد ایم پی و ہمارے پارٹی کے صدر جناب اسد الدین اویسی صاحب نے ایک مضمون بھی لکھا ہے اور اس مسئلہ کو پارلیمنٹ میں اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں اگر ریاستی حکومت اس کے خلاف قرارداد دلاتی ہے تو ہم اس کی حمایت کریں گے۔ شکریہ

శ్రీ గంగాధర్ గౌడ్ ఉల్లోళ్ల (శాసనసభ నియోజక వర్గం):- అధ్యక్షా, విద్యుత్ విజయాల మీద మాట్లాడే అవకాశం ఇచ్చినందుకు గౌరవ చైర్మన్ గారికి మరియు గౌరవ మంత్రివర్యులు జగదీష్ రెడ్డి గారికి ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను. నేను గతంలో ఉమ్మడి ఆంధ్రప్రదేశ్ శాసన మండలిలో సభ్యునిగా ఉన్నాను. తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడక ముందు ఆనాటి ముఖ్యమంత్రి కిరణ్ కుమార్ రెడ్డిగారు ఏమన్నారంటే మీకు తెలంగాణ వస్తే ఒక గంట కూడా కంటే ఉండదు, చిమ్మచీకట్లు ఉంటాయని ఆనాడు పిల్లి శాపాలు పెట్టారు. కానీ గౌరవ ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కే.సి.ఆర్. గారు ప్రత్యేక తెలంగాణ రాష్ట్రాన్ని సాధించిన వ్యక్తిగా వారు ఆనాడు మాట్లాడిన మాటలను పటాపంచలు చేస్తూ బాధ్యతలు చేపట్టిన ఆరు మాసాలలోపే విద్యుత్ రంగాన్ని సంక్షోభం నుండి గట్టెక్కించి సుమారు 11,000 మెగావాట్లకు పైగా డిమాండ్ వస్తే దానిని ఎదుర్కొని రైతాంగానికి, పరిశ్రమలకు, గృహాలకు, కంటేను అందించిన ఘనత టిఆర్ఎస్ ప్రభుత్వానికే దక్కుతుంది.

నేడు ప్రతిపక్షపార్టీలు అనేకం మాట్లాడుతున్నాయి. ఆనాడు శాసనమండలిలో ఎండిపోయిన పంటలను, కందిళ్లు తీసుకొచ్చి ప్రతిపక్షపార్టీలు ప్రదర్శించారు. ఎన్నో ఉద్యమాలు, సబ్ స్టేషన్ల ముందు ధర్నాలు, ప్రతిరోజు వేల ట్రాన్స్ ఫార్మర్లు కాలిపోతే పట్టించుకున్న దాఖలాలు లేవు. 45 సంవత్సరాల కాంగ్రెస్ పాలన, 16 సంవత్సరాలు తెలుగుదేశం పార్టీ పాలన సాగింది. సుమారు 60 సంవత్సరాల పరిపాలనలో ఉన్న నమస్కలను పరిష్కరించడానికి మన ప్రభుత్వం ఎంత తీవ్రంగా ప్రయత్నాలు చేసిందో మనందరికీ తెలుసు. సామాన్య ప్రజానీకానికి రోజుకు 3 లేదా 4 గంటలు కంటే సస్టై చేస్తే రైతు కాగడ పట్టుకొని కాల్యాల దగ్గర ఉంటే ఆయన భార్య మోటర్ దగ్గర ఉండేది. ఆనాటి ఉమ్మడి పాలకుల యొక్క బందాల నుండి విముక్తులై తెలంగాణా రైతులకు నేడు 24 x 7 ఎటువంటి అంతరాయం లేకుండా కంటేను సస్టై చేసి రైతులను ఆదుకున్న ప్రభుత్వం మన టిఆర్ఎస్. ప్రభుత్వం. సభ్యులు జాప్రీగారు మాట్లాడింది వాస్తవం. గత పాలకుల కాలంలో పోయిన కంటే ఎప్పుడు వస్తుందో తెలియదు. అదొక వింత. జనవరి 1, 2018లో మన

గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు 24 గంటల ఉచిత విద్యుత్ గురించి ప్రకటించిన తరువాత కూడా రైతులు ఏమన్నారంటే మాకు భూగర్భ జలాలు లేవు, మాకు 24 గంటలు వద్దు 12 గంటలు చాలు అనే మాటలు అక్కడక్కడ వినిపించాయి.

ఆనాడు ఉమ్మడి ఆంధ్రప్రదేశ్ లో ఉన్న మంత్రులకు విద్యుత్ ఉత్పాదన చేయాలనే తపన వారికి లేదు. గౌరవ మంత్రిగారు ఇచ్చిన స్టేట్ మెంట్ ప్రకారం మిగులు విద్యుత్ ఎంత అంటే మన రాష్ట్ర ఉత్పాదన మరియు కేంద్ర ప్రభుత్వం ఆధీనంలో ఉన్న ఉత్పాదన మొత్తం చూస్తే 7,778 మెగావాట్లు మాత్రమే. ఆనాడు రాష్ట్రంలో మరియు హైదరాబాదు చుట్టుప్రక్కలా జీడిమెట్లు, పటానీచెరువు ప్రాంతాల్లో ఎన్నో పరిశ్రమలున్నాయి. గతంలో వారానికి రెండు రోజులు పవర్ హాలిడే ఇచ్చారు. రోజుకు 24 గంటలు పనిచేసే పరిశ్రమలు కూడా కేవలం 6-10 గంటలు మాత్రమే నడిచిన పరిస్థితులు ఆనాడున్నాయి. హైదరాబాదులో 6 గంటలు, గ్రామాల్లో 12 గంటల విద్యుత్ కోతను విధించిన సందర్భాన్ని కూడా మనం చూడడం జరిగింది.

ఆనాడు పారిశ్రామికవేత్తలు కూడా ధర్నాలు చేపట్టారు. హైదరాబాదుకు పరిశ్రమలు తరలిరావాలంటే కంటే సౌకర్యం లేదు కాబట్టి, ఈ ప్రాంతాల్లో పరిశ్రమలను స్థాపించము అనే పరిస్థితి నుండి దాదాపు 2700 మెగావాట్లు విద్యుత్ ఉత్పత్తి కోసం మన గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు ప్రణాళికలు వేసి విద్యుత్తు సంస్థాగత సామర్థ్యాన్ని, సరఫరా, పంపిణీలో మెరుగైన కార్యక్రమాలను చేపట్టారు.

గౌరవ మంత్రిగారు చెప్పినట్లు భూపాల పల్లి, జూరాల, పులిచింతల, జైపూర్ లో విద్యుత్ కేంద్రాల నిర్మాణాలు నత్తనడక నడుస్తుంటే ముఖ్యమంత్రిగారు అధికారులతో ప్రత్యేక చర్చలు జరిపి వాటి అమలుకు సంబంధిత అధికారులను పరుగులు పెట్టించి మనం విద్యుత్తు ఉత్పత్తి సామర్థ్యాన్ని పెంచుకొని, అనుకున్న లక్ష్యాన్ని సాధించడం జరిగింది. అదే విధంగా, ఫల్టీస్ ఫుడ్ తో ఒప్పందం చేసుకుంటే ప్రతిపక్షాలు దాని మీద పలురకాల విమర్శలను చేయడం జరిగింది. అదనంగా చెల్లించి ఒప్పందం చేసుకుంటున్నారని, వేరే రాష్ట్రాల్లో తక్కువ ధరకే కంటే ఇస్తుంటే మీరు ఎక్కువ ధరకు ఒప్పందం చేసుకున్నారన్న విమర్శ వచ్చింది. అన్ని

రకాల ఒప్పందాలను చేసుకొని ఇతర రాష్ట్రాల నుండి విద్యుత్ను తీసుకొచ్చి డిచ్‌వల్లిలోని మా సొంతూరు రామ్‌పూర్ దగ్గర మిట్టపల్లిలో ఛత్తీస్‌ఘడ్ నుండి 750 కే.పి. లైన్ నిర్మాణం జరిపించినది కూడా తెలంగాణ రాష్ట్రం వచ్చిన తరువాతనే సాధ్యమైనది అన్న విషయాన్ని మరచిపోకూడదు.

ఎన్నో రకాల ప్రయత్నాలు చేసి అనేక కార్యక్రమాలను చేపట్టడం ద్వారా కేవలం ఆరు నెలల కాలంలోనే సాధ్యమైంది. ఉమ్మడి రాష్ట్రంలో ఉన్నప్పుడు 7,778 మెగావాట్ల విద్యుత్ ఉంటే ఇప్పటికి దీనిని 15,888 మెగావాట్లకు చేరుకునే విధంగా ప్రయత్నాలు చేపట్టాము. దానిని సుమారుగా 28,000 మెగావాట్లకు కరెంట్ ఉత్పత్తి లక్ష్యంగా పెట్టుకొని ఇప్పుడు విద్యుత్ ఉత్పత్తి కేంద్రాలను కూడా ప్రారంభించడం ద్వారా మనం దాదాపుగా 15,888 మెగావాట్లకు వచ్చామని ఈ సందర్భంగా తెలియజేస్తున్నాను.

12.50 | అధ్యక్షా, విద్యుత్ ఉత్పత్తి కేంద్రాలను మ. ప్రారంభించడం ద్వారా దాదాపు 15,888 మెగావాట్లకు వచ్చామని తెలుపుతున్నాను. విద్యుత్ రంగంలో ఉన్న సంస్థల్లో 22,550 మంది కాంట్రాక్ట్ బేసిస్ మరియు ఔట్‌సోర్సింగ్‌లో పనిచేస్తున్న వారి అంశం హైకోర్టులో ఉన్న కొన్ని కేసుల వల్ల పరిష్కారం కానందున, ప్రభుత్వం ద్వారా వారికి ప్రత్యేకంగా జీతాలు చెల్లించి వారిని పనిలో నిమగ్నం చేసిన రాష్ట్రం మన తెలంగాణ రాష్ట్రమని తెలుపుతున్నాను. అదే విధంగా 13,353 ఉద్యోగాల భర్తీ కార్యక్రమాన్ని ప్రారంభించి చాలా వరకు వాటిని పూర్తి చేయడం జరిగింది. విద్యుత్ రంగంలో ఉన్నటువంటి నష్టాలను దాదాపు రెండు సంవత్సరాల్లోనే తెలంగాణ రాష్ట్ర ప్రభుత్వం పూరించుకొని చేపడుతున్న అభివృద్ధి కార్యక్రమాలను, పని తీరును ఆర్.సి.పి.ఈ వంటి సంస్థలు మెచ్చుకున్నాయి. విద్యుత్ రుణాలిచ్చే కేంద్ర సంస్థలు 12 శాతం ఉన్న వడ్డీని తీసుకుంటాయి. కానీ, విద్యుత్ రంగంలో మన రాష్ట్ర ప్రభుత్వం చేపడుతున్న విధానాలను మెచ్చుకొని 9.95 శాతం వడ్డీకే రుణాలు అందిస్తామని ఆర్.సి.పి.ఈ వంటి సంస్థలు గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారి దగ్గరికి రావడమే మన సంస్థ యొక్క పనితీరుకు నిదర్శనం కాదా అని ప్రతిపక్ష పార్టీలను తమరి ద్వారా అడుగుతున్నాను.

అదే విధంగా కేంద్ర ప్రభుత్వం “ఉదయ” పథకాన్ని ప్రవేశ పెట్టింది. కేంద్ర ప్రభుత్వం చెప్పినట్లుగా మనం ఆ పథకంలో చేరడం వల్ల, మన రాష్ట్రంపై దాదాపు 9 వేల కోట్ల రూపాయలు అదనంగా భారం పడినప్పటికీ, డిస్కంల మీద భారం వేయకుండా తెలంగాణ రాష్ట్ర ప్రభుత్వం భరిస్తోంది. ఎన్నో రాష్ట్రాలు బి.జె.పి పాలిత ప్రాంతాలు ఉన్నాయి మరియు కాంగ్రెస్ పార్టీ పరిపాలించేవి కూడా 5, 6 రాష్ట్రాలు ఉన్నాయి. ఈ రాష్ట్రాల్లో రుణ భారం తగ్గించే కార్యక్రమాలు ఏమైనా తీసుకున్నారా అని ఒకసారి ఆలోచించాలని ప్రతిపక్షాల వారిని అడుగుతున్నాను.

2014వ సంవత్సరం నాటికి తలసరి విద్యుత్ వినియోగం 1200 యూనిట్లు ఉండేది. కానీ ఈనాడు గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు ఎంతో ప్రణాళికాబద్ధంగా పని చేసిన ఫలితంగా తలసరి వినియోగం 2,070 యూనిట్లుగా ఉంది. జాతీయ స్థాయి తలసరి విద్యుత్ వినియోగం కంటే తెలంగాణ రాష్ట్రం అధికంగా ఉంది. దీని ద్వారా మనం సాధించిన ప్రగతి ఎంత అనేది మనకు కనబడుతోంది. ఒక్కొక్కటిగా కరెంటు కష్టాలను తొలగించుకుంటుపోవడం వల్ల రాష్ట్రంలో రైతులు, పారిశ్రామిక వేత్తలు మరియు గృహ వినియోగదారులు ఎంతో సంతోషంగా ఉన్నారు. గతంలో పరీక్షలు వచ్చాయంటే విద్యార్థులు కరెంటు లేక కందిళ్లు, బిజిలీలు పెట్టుకొని చదువుకున్న రోజులు కూడా ఉన్నాయి. తెలంగాణ ప్రభుత్వం ఏర్పడిన తరువాత ఎటువంటి విద్యుత్ కోతలు లేకుండా, నాణ్యమైన విద్యుత్తు సరఫరా ఉండడం వల్ల విద్యార్థులు సంతోషంగా రాత్రి వేళ చదువుకొని మంచి ఉత్తీర్ణతను పొందే విధంగా చేసిన ఘనత కేవలం తెలంగాణ ప్రభుత్వానికే దక్కుతుందని తమరి ద్వారా తెలుపుతున్నాను.

కాశేశ్వరం వంటి ఎన్నో ఎత్తిపోతల పథకాలను ప్రారంభించుకొన్న సందర్భంలో దానికి కూడా కరెంటు కోత లేకుండా అదనంగా ఉత్పత్తి చేసుకోవడానికి మన రాష్ట్రం ముందుకు వెళుతోంది. గత సంవత్సరం నుండి భారీ వర్షాలు పడుతున్నాయి. ఒకవైపు కాశేశ్వరం వంటి ప్రాజెక్టుల ద్వారా నీళ్లు తీసుకుని రైతులు ఎంతో సంతోషంతో పంటలు పండించుకుంటున్న సందర్భాలను మనం చూస్తున్నామని తెలుపుతున్నాను. తెలంగాణ రాష్ట్రంలో 25 లక్షల కరెంటు

మోటార్లు పనిచేస్తున్నాయి. 2018 జనవరి 1 నుండి 24 గంటల పాటు ఉచిత కరెంటు సరఫరా చేస్తూ, దేశంలోనే తెలంగాణ రాష్ట్రం మొదటి స్థానంలో ఉంది. ఏ రాష్ట్రంలో కూడా రైతులకు 24 గంటలపాటు ఉచిత కరెంటు ఇచ్చిన దాఖలాలు లేవు. కొన్ని రాష్ట్రాల్లో గ్రామాలకు కరెంటు లేదని పేపర్లలో ఆర్టికల్ రావడం మనం చూస్తూ ఉంటాము. కొన్ని రాష్ట్రాల్లో గ్రామాల్లోని పేదవాళ్లు కందిళ్లు పెట్టుకొని జీవిస్తున్నారు. రాష్ట్ర ప్రభుత్వం రైతులకు 24 గంటలపాటు నాణ్యమైన ఉచిత కరెంటు ఇవ్వడం, ప్రాజెక్టుల ద్వారా సమృద్ధిగా సాగునీళ్లు అందించడం మరియు సకాలంలో సరైన వర్షాలు కురవడం వల్ల పంటలు బాగా పండాయి. కేంద్ర ప్రభుత్వ సంస్థలు దేశం మొత్తంలో కొనుగోలు చేసిన పంటల్లో 60 శాతం పంటను తెలంగాణ రాష్ట్రం నుంచే కొనుగోలు చేశామని వారు మొన్ననే ఒక నివేదికలో చెప్పారు. ఇది తెలంగాణ రాష్ట్ర ప్రభుత్వం సాధించిన ప్రగతి కాదా? తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన తరువాత గత ఆరు సంవత్సరాల నుండి అభివృద్ధి చేశామని ప్రభుత్వం గొప్పలు చెబుతోందని కాంగ్రెస్ మరియు బి.జె.పి. నాయకులు బయట మాట్లాడుతున్నారు. రైతులకు పంట పండించుకోవడానికి సాగునీరు, 24 గంటల పాటు ఉచిత కరెంటు, రైతు బంధు ద్వారా సంవత్సరానికి పదివేల రూపాయల సహాయాన్ని అందించి మరియు రైతు బీమా అందజేసి ఇన్ని విధాలుగా ప్రజలకు సౌకర్యాలను కల్పిస్తున్న ప్రభుత్వం తెలంగాణ ప్రభుత్వమని తెలుపుతున్నాను. 60 సంవత్సరాలు పాలించిన ఉమ్మడి పాలకుల కంటే తెలంగాణ ప్రభుత్వం ఎంతో అభివృద్ధి పనులను చేపట్టడం జరిగింది. రైతును రాజుగా చూడాలి. రైతు అకౌంటల్లో దాదాపు 5-10 లక్షల రూపాయలు నిల్వ ఉండే విధంగా, ధనవంతులైన రైతులు తెలంగాణ రాష్ట్రంలో ఉండాలని రైతే రాజుగా మారాలని గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు ఆలోచన చేస్తున్నారు. గత రెండు, మూడు సంవత్సరాల నుండి ఎన్నో విజయాలను సాధించుకున్నామని తమరి ద్వారా తెలియజేస్తున్నాను.

మిస్టర్ చైర్మన్:- గంగాధర్ గౌడ్ గారు త్వరగా ముగించండి.

శ్రీ గంగాధర్ గౌడ్ ఉల్లోళ్ల:- అధ్యక్షా, ఈ విధంగా

అభివృద్ధి కార్యక్రమాలను చేస్తుంటే కేంద్ర ప్రభుత్వం 2003 విద్యుత్ అమెండ్మెంట్ యాక్ట్ కార్యక్రమాన్ని తీసుకురావడం జరిగింది. ఈ విషయమై గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు మొట్టమొదట స్పందించి కేంద్రానికి ఒక ఉత్తరం కూడా రాయడం జరిగింది. వారు నిన్న అసెంబ్లీలో మాట్లాడిన వాటిని చూశాము. ఉత్తరం రాసినా కూడా ఉలుకు, పలుకు లేదు. కానీ, చట్టం తీసుకొచ్చి మన మీద రుద్దడానికి కూడా ప్రయత్నిస్తున్న సందర్భంలో ఇక్కడ నుండి తీర్మానం చేయాలని ఇంతకుముందు గౌరవమంత్రివర్యులు చెప్పారు. జాఫీ గారు యంఐయం పార్టీ నాయకులు కూడా మద్దతు తెలుపుతామని చెప్పారు. ఆరు సంవత్సరాల నుండి ఇన్ని కష్టాల నుండి బయటపడి ఒక గాడిలో పడుతుంటే, ఫెడరల్ వ్యవస్థకు విరుద్ధంగా రాష్ట్రాలకు ఉన్న అధికారాలను దొంగలించుకోవడానికి బి.జె.పి., యన్.డి.ఎ., ప్రభుత్వం ఒక్కొక్క అధికారాన్ని రాష్ట్ర ప్రభుత్వాల నుండి తీసుకోవడానికి, ఈ కార్యక్రమం చేస్తున్న సందర్భంలో ప్రతిపక్ష పార్టీల వారు, కాంగ్రెస్ పార్టీ ఒక్క రోజు కూడా మాట్లాడరు. వారు అసెంబ్లీలో మాట్లాడం చూశాను కానీ, బయట మాట్లాడరు. అదేవిధంగా ఇక్కడ ఉన్న కేంద్ర మంత్రులు, ఎం.పి.లు మరియు బి.జె.పి ఎం.పిలు దీనిని ప్రతిఘటించాలని చూడరు. మనం ఇంత చేస్తుంటే వారు ఏం పట్టించుకోవడం లేదు. ఇంతకు ముందే చెప్పిన విధంగా రైతులు సంతోషంగా వ్యవసాయం చేసుకుంటున్నారు. మా ముఖ్యమంత్రి కేసీఆర్ గారు మాకు ఇన్ని సౌకర్యాలు కల్పిస్తున్నారు, మేము తిరిగి వచ్చి మా పంటలు మేము పండించుకుంటామని గల్ఫ్ దేశాలకు వెళ్లిన వలస కార్మికులు తిరిగి వచ్చి వ్యవసాయం చేసుకుంటున్నారు. 1985 కన్న ముందు కరెంటు మీటర్లు ఉండేవి. ఆనాడు ఎస్టీఆర్ గారు ముఖ్యమంత్రి అయిన తరువాత 1985వ సంవత్సరంలో కొంత వెసులు బాటు చేశారు. తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన తరువాత గౌరవ ముఖ్యమంత్రి కేసీఆర్ గారు 24 గంటల పాటు రైతులకు ఉచిత కరెంటు ఇస్తున్నారు. కానీ, కేంద్ర ప్రభుత్వం యొక్క చట్టం అమలుకు వస్తే, రైతులు పంటలు పండించుకునే విషయంలో 24 గంటల ఉచిత కరెంటు పోయి మీటర్ల ద్వారా బిల్లులు చెల్లించే కార్యక్రమం వస్తుంది. ఎస్సీ, ఎస్టీ, ఆర్దిజన్లకు, బడుగు, బలహీన వర్గాలకు

ఏ విధానం ద్వారా స్వయం వచ్చే అవకాశం ఉంది. దీనిని పూర్తిగా ఖండించాలి. ఈ సభ మొత్తం ఏకగ్రీవంగా ఖండించి తీర్మానం పంపాలని కోరుతున్నాను. అదేవిధంగా శ్రీశైలంలో చాలా దురదృష్టకరమైన సంఘటన జరిగింది. ఆ సంఘటనలో పది మంది విద్యుత్తు సిబ్బంది ప్రాణాలు కోల్పోవడం విషాదకరమైన సంఘటన మరియు భారీ ఆస్తి నష్టం జరిగిందని మంత్రిగారు చెప్పిన విషయాన్ని మనం టీవీలో, వార్తా పత్రికల్లో చూశాము. గౌరవ మంత్రి జగదీశ్వర్ రెడ్డి గారు, అక్కడున్న శాసన సభ్యులు అసెంబ్లీ విస్ బాలరాజు గారు, సంబంధిత అధికారులు స్పందించి విద్యుత్తు సిబ్బందిని రక్షించాలని ఎంత ప్రయత్నం చేసినా సాధ్యం కాక నష్టం జరిగింది. వార్ ఫుట్ బేసిస్ లో విద్యుత్ ఉత్పత్తిని మళ్ళీ ఏర్పాటు చేయాలని ప్రయత్నం చేస్తున్నారు.

1.00 మ. మన గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు వెంటనే స్పందించి సిబ్బంది విచారణకు ఆదేశించారు. అధికారులతో కమిటీని వేసి నివేదిక ఇవ్వాలని ఆదేశించారు. ప్రమాదాలలో ప్రాణాలను కోల్పోయిన ఏ.డి. డి.ఈ. అధికారులకు 50 లక్షల రూపాయలు, ఇతర సిబ్బందికి 25 లక్షల రూపాయల చొప్పున నష్టపరిహారం ప్రకటిస్తూ, మొత్తంగా డి.ఈ. స్థాయిలో ఉన్న వారికి 1,25,00,000 రూపాయలను, ఇతర సిబ్బందికి 1,00,00,000 రూపాయల చొప్పున నష్టపరిహారంగా వారి కుటుంబాలకు అందించే కార్యక్రమం చేపట్టారు. ఈ విధంగా ఎక్కడైనా ఉందా. బిజేపీ, లేదా కాంగ్రెస్ పాలిత ప్రాంతాల్లో ఎక్కడైనా ఇస్తున్నారా అని ఆలోచన చేయాలని కోరుతున్నాను. దీనిని ప్రతిపక్ష పార్టీలు రాజకీయ పరమావధిగా ఆరోపణలు గుప్పిస్తే, శవాల మీద పేలాలు ఎరుకోవడం లాంటిదని తెలియజేస్తున్నాను. ఇటువంటివి మానుకోవాలని కోరుతున్నాను. అరవై సంవత్సరాల్లో చేయలేని అభివృద్ధి కార్యక్రమాలను ఆరు సంవత్సరాల్లో గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారి నాయకత్వంలో టీఆర్ఎస్ ప్రభుత్వం చేసింది కాబట్టే ప్రభుత్వం రెండోసారి అధికారంలోకి వచ్చింది. కానీ, బయట ఇతర ప్రతిపక్ష పార్టీలు టీఆర్ఎస్ పార్టీ అధికారంలోకి వచ్చిన ఆరు సంవత్సరాల కాలంలో ఏమి చేశారో చూపించమని మాట్లాడుతారు. ప్రజలు చూస్తున్నారు కాబట్టి, తెలంగాణలో ఎన్నికలు, ఉప ఎన్నికలు, స్థానిక సంస్థల ఎన్నికలు ఏవి వచ్చిన

కూడా నూటికి తొంభై శాతం సీట్లు గెలుస్తాయి. అదే జిల్లా పరిషత్తులో అయితే వందకు వంద శాతం, మున్సిపల్ ఎన్నికల్లో ఒకటి రెండు తప్ప మిగతా అన్ని చోట్ల టీఆర్ఎస్ పార్టీకి ప్రజలు పట్టం కడుతంటే ప్రతిపక్షాలు అవగాహనకు రాలేకపోతున్నారని ఈ సందర్భంగా తెలియజేస్తున్నాను. విద్యుత్తు విషయంపై మాట్లాడే అవకాశం కల్పించిన చైర్మన్ గారికి కృతజ్ఞతలు తెలియజేసుకుంటూ, 2003 చట్టాన్ని సవరిస్తూ, కేంద్ర ప్రభుత్వం పార్లమెంట్ లో ప్రవేశపెడుతున్న దాన్ని పూర్తిగా మనం వ్యతిరేకిస్తూ ఏకగ్రీవ తీర్మానం చేయాలని కోరుకుంటూ సెలవు తీసుకుంటున్నాను. జై తెలంగాణ

శ్రీ ఎన్. రామచంద్ర రావు:- అధ్యక్షా, ఈ చర్చలో పాల్గొనే అవకాశం ఇచ్చినందుకు ధన్యవాదాలు తెలుపుతున్నాను. విద్యుత్ కు సంబంధించి ప్రభుత్వం ఇచ్చిన నోట్ లో వాస్తవానికి మన రాష్ట్రంలో 24 గంటలు నిరంతరాయంగా విద్యుత్ సరఫరా చేస్తున్నందుకు అఫిషియల్ గా ఆనుకోవాలి. Definitely, it is an achievement.

మిస్టర్ చైర్మన్:- అభినందిస్తున్నాను అని చెప్పండి.

శ్రీ ఎన్. రామచంద్ర రావు:- Definiteగా అభినందిస్తున్నాను. దానికి అనేక కారణాలు కూడా ఉన్నాయి. మొదటగా, కేంద్రంలో మోదీ గారి ప్రభుత్వం వచ్చిన తరువాత నార్త్ ఇండియా, సౌత్ ఇండియా గ్రీడ్ స్థాపించబడడమనేది one of the reasons that we are getting power from other State. రెండవది, యావత్తు ప్రపంచంలోనే ఈనాడు భారతదేశం విద్యుత్ ఉత్పత్తిలో మూడవ స్థానంలో ఉంది. Third largest power producer in the world after Russia and Japan. ఇటువంటి పరిస్థితి ఈ రోజు భారతదేశంలో ఉన్నది. మన రాష్ట్రమే కాకుండా, దాదాపు భారతదేశంలోని పన్నెండు రాష్ట్రాల్లో పవర్ కట్ లేని ఫ్రీ పవర్ ఇస్తున్నారు. కాకపోతే మన రాష్ట్రంలో రైతులకు ఫ్రీగా ఇవ్వడం one of the appreciable facts. అంతవరకు, yes free power, uninterrupted power. అందుకే చెబుతున్నాను. So, 12 States are giving but, they are not giving uninterrupted and free power to the farmers and we are giving, that is an appreciable fact. There is no doubt about it.

అదేవిధంగా, వాస్తవానికి మనం విద్యుత్ ఉత్పత్తిలో 2000 MW సోలార్ పవర్స్ వంటి వాటిని కూడా ఏర్పాటు చేశారు. మన దగ్గర ఉన్న కేంద్ర ప్రభుత్వ పాలసీలు కూడా భారతదేశంలో ఉన్న విద్యుత్తు పాలసీల వల్ల రాష్ట్రంలో దాని మార్పు దీని మీద ఇంపాక్టు పడుతున్నది. మనం దానిని వాడుకుంటున్నాము. We are doing very well. దానిలో డౌట్ లేదు. ఈ నేపథ్యంలో రాష్ట్రాన్ని అభినందించాల్సిన అవసరమున్నది.

తెలంగాణలో పాటు, ఇంతకు ముందు చెప్పినట్లుగా కేంద్ర ప్రభుత్వం ఏమి చేస్తున్నది అనే విషయం చెబుతూ, యాదాద్రి పవర్ ప్లాంట్ గురించి గతంలో విద్యుత్ శాఖా మంత్రిగా ఉన్న జగదీష్ రెడ్డి గారికి కూడా తెలుసు. సామాన్యంగా పర్యావరణ క్లియరెన్స్ కు రెండు, మూడు సంవత్సరాల సమయం పడుతుండగా, పర్యావరణ మంత్రిగా ఉన్న శ్రీ ప్రకాశ్ జవదేకర్ గారు యాదాద్రి పవర్ ప్లాంట్ కు కొన్ని వారాల్లోనే క్లియరెన్స్ ను ఇచ్చారు. ఈ రోజున అది బ్రహ్మాండంగా నడుస్తున్నది. కేంద్రం నుంచి పూర్తి సహకారం లేదనే సందేశాన్ని మనం ఇస్తున్నాం, that is wrong. We are giving all facilities and co-operation to the State Government. ఏ దేశమైనా సాంకేతిక మార్పును కోరుకుంటుంది. నేను కేంద్ర ప్రతిపాదిత విద్యుత్ యాక్టు మీద మాట్లాడే ముందు సమయం తక్కువగా ఉంది కాబట్టి, వివరాల్లోకి వెళ్లకుండా విద్యుత్ అమెండ్మెంట్ యాక్టు మీద మాట్లాడుతాను.

శ్రీశైలం ప్రాజెక్టు మీద నిన్న నేను ప్రశ్నవేస్తే శ్రీ జగదీష్ రెడ్డి గారు సమాధానం ఇవ్వడం జరిగింది. కానీ, వారికి పరిహారం కూడా పెంచాల్సిన అవసరం ఉందని తెలియజేస్తున్నాను. ఈ రోజు 50 లక్షలు, 75 లక్షలు దేనికి సరిపోవు. వారు కుటుంబాన్ని కోల్పోయారు. మంచి ఇంజనీర్స్ ను మన రాష్ట్ర ప్రభుత్వం కోల్పోయింది.

మిస్టర్ చైర్మన్:-A

మొత్తం ఒక్కొక్కరికి కోటి రూపాయల మరియు వారి కుటుంబంలోని ఒకరికి ఉద్యోగాన్ని ఇవ్వడం జరుగుతుంది.

SRI N. RAMACHANDRA RAO:- Whatever

it may be ఎందుకంటే మొన్న కల్నల్ శ్రీ సంతోష్ బాబు గారు ప్రాణత్యాగం చేసిన సందర్భంలో ఐదు కోట్ల రూపాయలు ఇచ్చారు. శ్రీశైలం వద్ద నేషనల్ ప్రాజెక్టును కాపాడే క్రమంలో ముప్పై మంది విధుల్లో ఉండగా, తొమ్మిది మంది వారి ప్రాణాలను త్యాగం చేశారు. They have protected our national property and national project. నేషనల్ ప్రాజెక్టును కాపాడే క్రమంలో ముప్పై మంది ఉండగా, తొమ్మిది మంది వారి ప్రాణాలను త్యాగం చేశారు. రాత్రి 10.30 నుంచి 12.30 ఆ ఘటన జరిగినప్పుడడు అలారం ఎందుకు మోగలేదు. దీని మీద ఎంక్వైరీ వెయ్యాలని కోరుతున్నాను. నిన్ననే సభలో దీని గురించి మాట్లాడాము కాబట్టి, ఎక్కువగా మాట్లాడదలచుకోలేదు. బ్యాటరీ బ్యాంక్స్ కావాలని రెండు సంవత్సరాల క్రితం ఇండెంట్ ఇస్తే ఎందుకు ఆలస్యం జరిగింది? ఈ బ్యాటరీ బ్యాంక్ యూనిట్స్ అన్నీ యాక్టివ్ ఉన్నప్పుడు ఎందుకు సిబ్బంది అక్కడకు పోవడం జరిగిందనే విషయాలన్నీంటి పై ఎంక్వైరీ చేయాలని కోరుతున్నాను.

కేంద్ర ప్రభుత్వం విద్యుత్తు విషయమై 2020 అమెండ్మెంట్ యాక్టును తీసుకొస్తున్నందున, దాని డ్రాఫ్ట్ బిల్లును రాష్ట్రాలకు పంపించడం జరిగింది. రాష్ట్ర ప్రభుత్వం దానిని వ్యతిరేకిస్తున్నది. Electricity is in the concurrent list. ఇది 2003వ సంవత్సరంలో వచ్చిన విద్యుత్ యాక్టుకు అమెండ్మెంట్ మాత్రమే. It is not a new Act. దానిలో కూడా ఎందుకు మార్పులు తీసుకొస్తున్నారు. ప్రపంచంలో సాంకేతిక మార్పులు జరుగుతున్నాయి. ప్రపంచంలో అనేక మార్పులు జరుగుతున్న సందర్భంగా భారతదేశం ఆ మార్పుకు అతీతంగా ఉండలేదు. ముఖ్యంగా పర్యావరణానికి సంబంధించి we have to protect the environment. In this situation, we have to depend more on Hydel power and Renewable Energies. రెన్యూవబుల్ ఎనర్జీ మీద ఆధారపడటానికి చట్టంలో కొన్ని మార్పులు అవసరమున్నాయి కాబట్టి, one of the reasons to amend the Law is to use more usage of Renewable and Hydel Power. అంతేకాకుండా, consumer centric power ను వాడే దిశలో కేంద్ర ప్రభుత్వం ఆలోచనతో ఈ అమెండ్మెంటును తీసుకురావడం

జరిగింది. రెండవది, Ease of doing business కూడా దేశ వ్యాప్తంగా ఉన్న పవర్ సెక్టార్స్ లో డిస్కామ్స్ నుండి పవర్ సప్లైను ఇండస్ట్రీస్ కు Ease of doing business కోసం కూడా ఈ అమెండ్మెంట్ ను తీసుకురావడం జరిగింది. Sustainability of power sectors, ఈ రోజు మనం చూస్తున్నాం. చాలా పరిశ్రమలు వస్తున్నాయి, మూత పడుతున్నాయి.

డిస్కామ్స్ కు 20 వేల కోట్ల రూపాయల వరకు ప్రభుత్వం బకాయిలు ఉందని అంటున్నాము. పిపిఈ అగ్రిమెంట్ లో ట్రాన్స్పరెన్సీ లేదు. For transparency of the administration of the power sector దానికి కూడా అమెండ్మెంట్ అవసరమని తెలియజేస్తున్నాను. ప్రమోట్ గ్రీన్ పవర్ క్రింద ఇంతకు ముందు నేను చెప్పినట్లుగా రెన్యూవబుల్ మరియు హైడ్రల్ పవర్ ను ప్రమోట్ చేయాలి. ఈ నాలుగు ముఖ్యమైన అంశాలతో ఈ చట్టాన్ని కేంద్ర ప్రభుత్వం తీసుకువచ్చింది. ఈ చట్టంలో కొన్ని కాన్సెప్షన్స్ ఉన్నాయి.

మ. సెంట్రల్ కమీషన్ కి పవర్స్ వెళ్తాయని చెబుతున్నారు.

అది తప్పు, అది మిస్ కాన్సెప్షన్. దీనిపై ప్రెస్ ఇన్ ఫర్మేషన్ బ్యూరో వాళ్లు కూడా క్లియర్ కట్ గా క్లారిఫై చేశారు. తరువాత డైరెక్ట్ బెనిఫిట్ ట్రాన్స్ ఫర్ అధ్యక్షా. ఎల్ పీ జి గ్యాస్ కన్జ్యూమర్స్ కి డైరెక్ట్ గా బెనిఫిట్ ని ట్రాన్స్ ఫర్ చేస్తున్నాము. ఏ రైతుకి కూడా నష్టం జరగదు. ఎందుకంటే, మనం మీటరు పెడుతున్నాము. టు చెక్ వేస్టిజ్ ఆఫ్ ది పవర్, మనం మీటర్ ని పెడుతున్నాము. హైడ్రల్ ఇరిగేషన్ ప్రాజెక్టుల వద్ద మీటర్లు పెడుతున్నాము. వాటర్ ఎంత వేస్ట్ అవుతుందో తెలియాలి మనకు. అదే విధంగా కరెంట్ ఎంత కాలుతుంది, వేస్టిజ్ అవ్వకుండా ఉండాలని మీటర్ పెడుతున్నాము. ఫార్మర్స్ ఛార్జెస్ పే చెయ్యడం లేదు. కన్జ్యూమర్ అకౌంట్ కి డైరెక్ట్ గా చేరే విధానం మనకుంది. టారిఫ్ విషయంలో సెంటర్ కూడా ఇంటర్ ఫియర్ అయ్యే సమస్య లేదు. ప్రపంచంలో మార్పులు జరుగుతున్న విషయాన్ని మనం గుర్తుంచుకోవాలి. ఇది ప్రపోజ్ట్ బిల్. మీ దగ్గర డ్రాఫ్ట్ బిల్ ఉంది. మీకేమైనా అబ్జక్షన్స్ ఉంటే చెప్పండి. మళ్ళీ పార్లమెంట్ లో దీనిపైన చర్చ జరుగుతుంది. పార్లమెంట్ మెంబర్స్ ఉన్నారు. దానిపై మాట్లాడతారు.

Amendments can always be made. Why are you taking-up the issue now? అవసరం లేదు. కేంద్ర ప్రభుత్వం, రాష్ట్ర ప్రభుత్వానికి వ్యతిరేకంగా ఉందని, కేంద్రప్రభుత్వం మా మీద పెత్తనం చెలాయిస్తుందని మీరు తప్పుడు సంకేతాలు తీసుకెళ్తున్నారు. It is nothing like that. ప్రపంచంలో ఎప్పుడు మార్పులు జరుగుతాయో, దేశ వ్యాప్తంగా ఎప్పుడు మార్పులు జరుగుతాయో అప్పుడు రిఫార్మ్స్ అవసరం. పవర్ సెక్టార్ లో జరుగుతున్నటువంటి కర్షన్, కార్యక్రమాలు, వేస్టిజ్ వంటివి రెగ్యులరైజ్ చెయ్యడానికి, స్టీమ్ లైన్ చెయ్యడానికి, ట్రాన్స్ పరెన్సీ కోసం ఆ బిల్లు పెట్టారు. బిడ్డ ఇంకా పుట్టలేదు. బిడ్డే, కొడుకో తెలియదు. ముక్కు ఏ విధంగా ఉంది, చెవి ఏ విధంగా ఉంది, కాలు ఏ విధంగా ఉంది అనేవి ఇప్పుడే ఎలా తెలుస్తాయి. Let the Bill be introduced in the Parliament. సెంట్రల్ గవర్నమెంట్ నుండి, లోన్ల రూపంలో, రూ. 11300 కోట్లు ఇప్పటివరకూ రిలీజ్ అయ్యాయి. The State of Telangana has been under UDAY scheme. అబ్జక్షన్స్ ఉన్నాయి. Centre has also ensured to supply 222 MW of electricity from Haryana and 333 MW of power from other States. దాని వల్ల మనకు సర్ప్లస్ పవర్ ఉంది. Similarly, laying of electricity line from Warora, Chandrapur District of Maharashtra to Hyderabad via Warangal, రూ. 9000 కోట్లతో నిర్మాణం జరుగుతోంది. రెండు వేల మెగావాట్లతో ఎలక్ట్రిసిటీ కారిడార్ ఇంటర్ లింకింగ్ నార్త్ అండ్ సౌత్ గ్రీడ్, 91,81,000 ఎల్ ఈ డి బల్బులు, 2,90,513 ఎల్ ఈ డి ట్యూబ్ లైట్స్ 4,43,000 ఎల్ ఈ డి ఫ్యాన్స్, నల్గొండలోని దామరచర్లలో పది వేల ఎకరాలకు ఫార్వెస్ట్ క్లియరెన్స్, ఎన్విరాన్మెంట్ ల క్లియరెన్స్ సెంట్రల్ గవర్నమెంట్ ఇచ్చింది. కాబట్టి సెంటర్ ని బ్లేమ్ చెయ్యడం, సెంటర్ ని విలన్ గా చూపించడం అనేది it is only a political game of the State Government. కాబట్టి ఈ రిజల్యూషన్ ని అపోజ్ట్ చేస్తున్నాను. ఎందుకంటే, దాని మీద చర్చకు అవకాశం ఉండదు కాబట్టి నేను వాక్చుట్ చేస్తున్నాను.

(ఈ సందర్భంగా బీజేపీకి చెందిన శ్రీ ఎన్. రామచంద్ర రావు గారు తమ నిరసన తెలుపుతూ, సభ నుండి వాక్చుట్

చేశారు)

శ్రీ బలసాని లక్ష్మీనారాయణ:- అధ్యక్షా విద్యుత్ కి సంబంధించి మాట్లాడే అవకాశం ఇచ్చినందుకు మీకు ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను. చాలా విషయాలు మన మంత్రి గారు చెప్పారు. వి. గంగాధర్ గౌడ్ గారు మా పార్టీ తరపున చెప్పడం జరిగింది. 2014 జూన్, 2కు ముందున్నటువంటి పరిస్థితిని, రెండు, మూడు సంవత్సరాలలోనే మార్చి, మిగులు కరెంట్ రావడానికి గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు చేసిన కృషి ఎనలేనిది. 2014 లో అధికారం వచ్చిన వెంటనే, తీసుకున్నటువంటి నిర్ణయం కాదిది. ఉద్యమంలో ఉన్నప్పటినుండి, ఒక పక్క ఉద్యమం నడుపుకుంటూనే, విద్యుత్ సంస్థలకు సంబంధించిన సంక్షోభాన్ని రాష్ట్రాన్ని ఏ విధంగా కాపాడాలనే ఆలోచనతో వారు రోడ్ మ్యాప్ తయారుచేశారు. ఆ రోజునున్నటువంటి చాలా మంది నిపుణులతో, విద్యుత్ రంగానికి సంబంధించి రిటైర్డ్ అయిన అధికారులను, ప్రభాకర్ రావు గారి లాంటి నిష్ణాతులైన వారితో చర్చించి, రోడ్ మ్యాప్ తయారు చేసుకున్నారు. తెలంగాణ రాక ముందు, కర్రలు పట్టుకొని, వ్యాపారులు పట్టుకొని, పుల్లలు పట్టుకొని మాటలు చెప్పినటువంటి ముఖ్యమంత్రులు, ఈరోజు తెలంగాణలో వచ్చినటువంటి వెలుతురులో కనపడడం లేదు. తెలంగాణ రాష్ట్రం చీకటి రాష్ట్రం అవుతుందని చెప్పినటువంటి ముఖ్యమంత్రి, ఇప్పుడు మన ఎల్ఈడీ లైట్లలో ఎక్కడా కనపడడం లేదు. రాజకీయాలలో కాని మరెక్కడా కూడా కనపడడం లేదు. ఆ రోజులలో మనం చూసాము. ఒక సందర్భంలో మీరు కూడా వ్యతిరేకించారు. ఆరోజు విద్యుత్ రంగంలో సంస్కరణలు తీసుకొచ్చి, ఆ విధంగా చెయ్యాలంటే, ఇది కరెక్ట్ కాదు, రేపు మనం అధికారంలోకి రాము, 2004లో ఈ రాష్ట్రంలో తెలంగాణ రైతులు నష్టపోతారని చెప్పిన వారిలో మొదటి వ్యక్తి మీరని ఈ సందర్భంగా నేను గుర్తు చేస్తున్నాను. మీతోబాటు మేము కూడా ఆ రోజు వ్యతిరేకించాము. అయినప్పటికీ ఆ ముఖ్యమంత్రి గారు ఒప్పుకోలేదు. అసెంబ్లీ దగ్గర కాల్పులు జరిగి, కొంత మంది తుపాకి గుళ్లకు గురయ్యారు. వారికి నష్టపరిహారం ఇవ్వడానికి, విద్యుత్ సంస్కరణలను వెనక్కి తీసుకోడానికి ముఖ్యమంత్రి గారు

ఒప్పుకోకపోతే ఆ పరిస్థితిని మనం చూసి బయటకి వెళ్లాము. ఆ రోజు తెలంగాణ ఉద్యమానికి సంబంధించి కేసీఆర్ గారు తీసుకున్న నిర్ణయానికి చాలా మంది మద్దతు ఇచ్చారు. ఈరోజు తెలంగాణ ఇంత అభివృద్ధి సాధిస్తుందంటే, తెలంగాణ విద్యుత్ సంస్థలని ఒక గాడిలో పెట్టి అందుకు కావలసిన మంచి అధికారులను తీసుకొచ్చి, ప్రభాకర్ గారి లాంటి వ్యక్తులను తీసుకొచ్చి, ముఖ్యమంత్రి గారు నిరంతరం పర్యవేక్షించుకుంటూ, మిగులు కరెంట్ దిశగా వచ్చి, 24 గంటల కరెంట్ ను మనం మూడు సంవత్సరాలలో ఇవ్వగలిగాము. అరవై సంవత్సరాలలో వాళ్లు ఎందుకివ్వలేదో మాట్లాడవలసిన అవసరం ఉంది. తెలంగాణ వారికి పరిపాలన రాదు అని చెప్పిన వారికి ఇదొక గుణపాఠం. చాలా మంది ప్రాణాలు కోల్పోయారు. వాళ్ల జీవితాలు కరెంట్ మోటార్ల దగ్గర గడిచాయి. కరెంట్ మోటారు ఆన్ చెయ్యడానికి వెళ్లిన భర్త, వస్తాడో రాడో తెలియని పరిస్థితి ఉండేది. పాము కరచి, తేలు కరచి, కరెంట్ షాకుతో, బావులలో పడి చనిపోయిన వారు చాలా మంది ఉన్నారు. అనేక రైతు ఆత్మహత్యలు జరిగాయంటే, అందుకు కరెంట్ ప్రభావం కూడా చాలా ఉంది. రామచంద్ర రావు గారు చెప్పారు, పారిపోయారు. 2003 చట్టం ప్రకారం మేము కొత్త చట్టం తీసుకొచ్చామని ఆయన అంటున్నారు. కేంద్ర ప్రభుత్వం జీఎస్ టీకి సంబంధించిన నిధులు ఇవ్వలేదని నిన్న ఫైనాన్స్ మినిస్టర్ గారు కూడా చెప్పారు. ఫెడరల్ స్పూర్తికి విరుద్ధంగా వారు చేసింది కాకుండా ఆయన సమర్థించుకుంటూ రైతులకు మీటర్లు పెట్టాలి, మీటర్లు పెట్టి లెక్కలు క్లూలని రామచంద్రరావు గారు అన్నారు. ముఖ్యమంత్రి గారు ముందే ఊహించి లెటర్ రాసారు. అసెంబ్లీలో చర్చ జరిగింది. నేను కచ్చితంగా కేంద్ర ప్రభుత్వం తీసుకున్న నిర్ణయాన్ని వ్యతిరేకిస్తున్నాను. ముఖ్యమంత్రి గారు అయిదు సంవత్సరాలలో తీసుకొచ్చిన సంస్కరణలు, చేసిన కష్టం, శ్రమ వల్ల రైతుల కళ్లలో ఆనందం చూస్తున్నాము. ముఖ్యమంత్రి గారికి మరొక్కసారి ప్రత్యేక అభినందనలు తెలియజేసుకుంటూ సెలవు తీసుకుంటున్నాను.

మ. శ్రీ టి. జీవన్ రెడ్డి :- అధ్యక్షా, గౌరవ విద్యుత్తు శాఖామంత్రులు కేంద్ర ప్రభుత్వం ప్రతిపాదించిన కొత్త విద్యుత్తు చట్టాన్ని వ్యతిరేకించే విధంగా తీర్మానం కొరకు...

మిస్టర్ చైర్మన్:- ఇంకా తీర్మానం ప్రవేశ పెట్టలేదు. ఇది కేవలం చర్చ మాత్రమే.

SRI T.JEEVAN REDDY:- But, it will come.

మిస్టర్ చైర్మన్:- మాట్లాడండి, ఫరవాలేదు.

శ్రీ టి. జీవన్ రెడ్డి:- అధ్యక్షా, వాస్తవంగా తెలంగాణ రాష్ట్రమేర్పడినప్పటి నుండి విద్యుత్తు రంగంలో రాష్ట్రంలో చోటు చేసుకున్న పురోగతి గురించి వారు వివరించడం జరిగింది. తెలంగాణలో విద్యుత్తు రంగం పురోగతి చెందడం వాస్తవం. ఆ విషయంలో భిన్నాభిప్రాయాలు ఎవ్వరికీ లేవు. కానీ, దానికి బాట వేసిందెవరనేది కూడా ఒక్కసారి ఆలోచించాలి. వారు పేర్కొన్న 600 మెగావాట్ల భూపాలపల్లి పవర్ ప్రాజెక్టు గానీ, 800 మెగావాట్ల కె.టి.పి.ఎస్. పాల్వంచ పవర్ ప్రాజెక్టు గానీ, 120 మెగావాట్ల పులిచింతల పవర్ ప్రాజెక్టు గానీ, 1200 మెగావాట్ల జైపూర్ సింగరేణి పవర్ ప్రాజెక్టు గానీ, ఈ తెలంగాణ ప్రాంతం విద్యుత్తు ఆధారిత ప్రాంతమనే భావనతో, ఈ ప్రాంతానికి విద్యుత్తు సౌకర్యం కల్పించాలనే ఆలోచనతో ఆనాడే ఈ పవర్ ప్రాజెక్టులన్నింటినీ కూడా చేపట్టడం జరిగింది. అవన్నీ కూడా నేడు ఫలితాలనిస్తున్నాయి. ఈ ప్రాజెక్టుల నిర్మాణం పూర్తవుతున్న కారణంగా మనకి అదనంగా విద్యుత్తు సమకూరుతుందనే మాట వాస్తవం. ఇండాక గౌరవ మంత్రి గారు పేర్కొన్నట్లుగా 7,778 మెగావాట్ల నుండి 15,888 మెగావాట్లకు చేరుకున్న మాట వాస్తవం. అందులో మీరు చేపట్టిన ప్రాజెక్టులైన ఛత్తీస్ ఘడ్ నుండి 1000 మెగావాట్లు, సోలార్ ఎనర్జీ నుండి 3000 మెగావాట్లకు పైచిలుకు, అదేవిధంగా భద్రాద్రి ప్రాజెక్టు నుండి 270 మెగావాట్లు అదనంగా సమకూరాయి. మిగిలిన ప్రాజెక్టులన్నీ ఆనాడే ప్రారంభించబడ్డాయి.

(అధికార పక్షం నుండి మీరెందుకు పూర్తి చేయలేదని ప్రశ్నించడం వినిపించింది)

అప్పుడే కంప్లెట్ అయితే, ఆ ప్రాజెక్టుల గురించి ఇప్పుడెందుకు మాట్లాడతాం? అధ్యక్షా, వాస్తవం మీకు తెలియండి కాదు. భద్రాద్రి ప్రాజెక్టును సూపర్ క్రిటికల్ పవర్ ప్రాజెక్టుగా చేయవలసిన ఆవశ్యకత ఉంటే, దాన్ని 2

సంవత్సరాలలో ప్రాజెక్టు నిర్మాణం పూర్తి చేసుకుని, విద్యుదుత్పాదన ప్రారంభిస్తామనే ఆలోచనతో అనాడు సబ్ క్రిటికల్ నిర్మాణానికి పోవడం జరిగింది. సబ్ క్రిటికల్ ప్రాజెక్టు భవిష్యత్తులో ఏవిధంగా పొల్యూషన్ కు కారణమౌతుందనేది మీకందరకూ తెలుసు. రెండు సంవత్సరాల్లో పూర్తి చేస్తామని మీరు పేర్కొన్నటువంటి భద్రాద్రి ప్రాజెక్టు గత 6 సంవత్సరాలుగా ఎలా ఉందనేది అందరికీ తెలుసు. 4 x 270 మెగావాట్లకి గాను కేవలం 1 x 270 మెగావాట్లు మాత్రమే ఇవాళ మనకు అందుబాటులోకి వచ్చింది. దానికి అదనంగా 4000 మెగావాట్ల సామర్థ్యంతో దామరచర్లలో యాదాద్రి పవర్ ప్రాజెక్టుని టేకప్ చేస్తున్నారు.

అధ్యక్షా, మన గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు ఆనాడు ఉద్యమ నాయకుడిగా ఉన్నప్పుడు పేర్కొన్న అంశాలను ఇప్పుడు తమరి దృష్టికి తీసుకువస్తాను. “ఎక్కడ బొగ్గు ఉత్పాదన ఉంటుందో అక్కడే మనం పవర్ ప్రాజెక్టులను తలపెట్టాలి. పిట్ హెడ్ లో నిర్మాణం తలబెట్టినట్లైతే, మనకు ఓవర్ హెడ్ ఛార్జ్ తగ్గిపోతాయి. రవాణా ఛార్జీలు తగ్గిపోతాయని” వారు ఆనాడు పేర్కొనడం జరిగింది. అందులో భాగంగానే రామగుండం బి థర్మల్ పవర్ ప్రాజెక్టు ఇంత వరకు 62.5 మెగావాట్లతో సబ్ క్రిటికల్ గా కొనసాగుతోంది. దానిస్థానే మనం సూపర్ క్రిటికల్ ఏర్పాటు చేసుకున్నట్లైతే, ఆ ప్రాంత వాస్తవ్యులకు ఉద్యోగ సౌకర్య కల్పన జరిగేది. అక్కడ బొగ్గు మనకి అందుబాటులో ఉన్నది. నీరు అందుబాటులో ఉన్నది. దాదాపు ఆరేడువందల ఎకరాల స్థలం కూడా అక్కడ అందుబాటులో ఉన్నది. ఈ ప్రాజెక్టుని 2013లోనే ఆనాటి ఉమ్మడి రాష్ట్రంలో 660 x 2 = 1320 మెగావాట్ల సూపర్ క్రిటికల్ ప్రాజెక్టుగా మంజూరు చేయడం జరిగింది. కొంతవేర నిధులు కూడా మంజూరైనప్పటికీ, నిర్మాణానికి నోచుకోలేదు. తరువాత ఏర్పడిన తెలంగాణ రాష్ట్ర ప్రభుత్వం, పిట్ హెడ్ వద్ద తలబెట్టవలసిన రామగుండం బి థర్మల్ పవర్ ప్రాజెక్టుని యాదాద్రి వద్దకు తీసుకెళ్ళారు. అక్కడ బొగ్గు అందుబాటులో లేదు, ఏమీ లేదు.

మిస్టర్ చైర్మన్:- జీవన్ రెడ్డి గారూ, ఇక్కడ...,

శ్రీ టి.జీవన్ రెడ్డి:- అధ్యక్షా, అది మీ ప్రాంతం కావచ్చు. మాకు అభ్యంతరం లేదు.

మిస్టర్ చైర్మన్:- మా ప్రాంతమని కాదు. అక్కడున్న గవర్నమెంట్ ల్యాండ్ అవైలబిలిటీ, వాటర్ అవైలబిలిటీ, అక్కడికి కోల్ ని ఇంపోర్టు చేసుకోవడానికి మచిలీపట్నం పోర్టు ప్రక్కనే ఉంది...., ఇలా అన్ని రకాలుగా ఆలోచన చేసి గవర్నమెంట్ ఈ నిర్ణయం తీసుకుంది.

శ్రీ టి.జీవన్ రెడ్డి:- అధ్యక్షా, యాదాద్రి దగ్గర మాకు అభ్యంతరమని కాదు. నేనేమంటున్నానంటే, రామగుండం బి పవర్ ప్రాజెక్టు సబ్ క్రిటికల్ కాబట్టి, అది ఎప్పుడైనా మూతపడే అవకాశమున్నది కాబట్టి, ఆ ప్రాజెక్టు దగ్గరే 600 ఎకరాల నుండి 700 ఎకరాల ల్యాండ్ అవైలబిలిటీ ఉంది కాబట్టి, అక్కడ ప్రస్తుతం నడుస్తున్న ప్రాజెక్టు స్థానంలో సూపర్ క్రిటికల్ ప్రాజెక్టుని ఏర్పాటు చేయబడినట్లైతే కనీసం $400 \times 2 = 800$ మెగావాట్ల ప్రాజెక్టుని ఒక్క దానిని చేసినా కూడా అది ఉపయోగపడుతుండేది కదా. This is one point.

అధ్యక్షా, వాస్తవంగా తెలంగాణ ప్రాంతం విద్యుత్తు మీద ఆధారపడిన ప్రాంతం. కాబట్టి, ఆనాడు స్టేట్ రీ ఆర్గనైజేషన్ సందర్భంగా ఈ ప్రాంతానికి విద్యుత్తులో తగిన ప్రాధాన్యం కల్పించాలనే ఆలోచనతో, పేరింగ్ చేసేటప్పుడు మనకు 52% వాటా పెట్టి, ఆంధ్ర ప్రాంతానికి 48% వాటా అని పెట్టడం జరిగింది. నార్మల్ గా అన్ని సెక్టార్లలో మనకి 48% వాటా, వాళ్ళకి 52% వాటా ఉంటుంది. కానీ, విద్యుత్తు పేరింగ్ లో మాత్రం మనకు 52% వాటా ప్రతిపాదించి, ఆంధ్ర-రాయలసీమలకు 48% వాటాను ప్రతిపాదించడం జరిగింది. మన ప్రాంతంలో పూర్తిగా ఉచిత విద్యుత్తుపై ఆధారపడే రైతాంగం ఇక్కడ ఉన్నారు కాబట్టి, 4000 మెగావాట్ల ఎస్టీపీసీ ప్రాజెక్టుని కేంద్రం ఏర్పాటు చేసే విధంగా స్టేట్ రీ ఆర్గనైజేషన్ యాక్టులో పొందుపరచడం జరిగింది. రాష్ట్రపునర్విభజన సమయంలో ఆనాడు కేంద్రంలో ఉన్నటువంటి యు.పి.ఎ. ప్రభుత్వం దూరదృష్టితో ఈ ప్రాంతరైతాంగానికి ప్రోత్సాహం కలిగించాలి, వారిని ఆదుకోవాలనే ఆలోచనతో ఈ 4000 మెగావాట్ల ఎస్టీపీసీ ప్రాజెక్టుని తెలంగాణ ప్రాంతంలో ప్రత్యేకంగా ఏర్పాటు చేసే విధంగా చట్టంలో పేర్కొనడం జరిగింది. దానితో అక్కడ $800 \times 2 = 1600$ MW is in progress. ఆ 1600

మెగావాట్ల విద్యుత్తు మనకు త్వరితగతిన వచ్చే అవకాశముంది.

తెలంగాణ రైతాంగం వ్యవసాయంపై ఆధారపడిన కారణంగా, వారికి విద్యుత్తు బిల్లులు భారం కాకూడదనే భావనతో ఆనాడు 2004లో అధికారంలోకి వచ్చిన కాంగ్రెస్ పార్టీ, అంతకు పూర్వం నుండి రైతులు చెల్లించాల్సిన విద్యుత్తు బకాయిలన్నింటినీ కూడా రద్దు చేయడంతోపాటుగా, కాంగ్రెస్ పార్టీ అధికారంలోకి వచ్చిన అదే 2004 నుండి ఉచిత విద్యుత్తు కార్యక్రమాన్ని అమల్లోకి తేవడం జరిగింది. పర్యవసానంగా తెలంగాణ రాష్ట్రం దాన్ని కొనసాగిస్తోంది. ఆనాడు 7 గంటల పాటు ఇచ్చిన ఉచిత విద్యుత్తుని ఈరోజు నిరంతర విద్యుత్తు అంటున్నారు. 7 గంటల పాటు కరెంటు ఇచ్చినా అదే విద్యుత్తుని వాడతాం, 24 గంటల పాటు కరెంటు ఇచ్చినా, అదే విద్యుత్తుని వాడతాం. కాదంటే, రైతుకి కరెంటు మీద విశ్వాసం వస్తుంది.

(అంతరాయం)

మీరు రైతుకి ఉచిత విద్యుత్తు తెర మీదకు వచ్చిన తేదీ గురించి ఆలోచన చేయండి. రైతుల విద్యుత్తు బకాయిలను ఆనాడే రద్దు చేశాం. ఏవిధమైన ఆంక్షలూ లేకుండా వారికి విద్యుత్తు కనెక్షన్లు కల్పించడం జరిగింది. ఆనాడు 2004లో కాంగ్రెస్ పార్టీ అధికారం చేపట్టిన సందర్భంగా, ఆనాటి ముఖ్యమంత్రి శ్రీ వై.ఎస్.రాజశేఖరరెడ్డి గారు లాల్ బహదూర్ స్టేడియంలో ఉచిత విద్యుత్తుపై వారి మొట్టమొదటి సంతకం చేశారు. రైతాంగం యొక్క ప్రాధాన్యత ఏవిధంగా ఉండేదని తెలియజెప్పడానికి నేను ప్రయత్నం చేస్తున్నాను.

ఇవాళ కేంద్ర ప్రభుత్వం ఒక డ్రాఫ్ట్ బిల్లుని ప్రతిపాదిస్తోంది. But, they are proposing some amendments. ఆ డ్రాఫ్ట్ బిల్లు రాష్ట్ర ప్రభుత్వానికి వచ్చింది. దాన్ని బ్లాంక్ గా మనం అపోజ్ చేసేదానికంటే, క్లాజ్ వైజ్ చర్చ పెట్టినట్లైతే బాగుండేది. ఎలక్ట్రిక్ మీటర్లను బిగించడంతో ఖచ్చితంగా రైతుకు ఒక అభిద్రతా భావం ఏర్పడుతుంది. ఖచ్చితంగా మనం దానిని వ్యతిరేకించవలసిన అవసరముంది. కేంద్ర ప్రభుత్వానికి ఎలక్ట్రిసిటీ రెగ్యులేటరీ కమిషన్ మీద ఎటువంటి ఆధిపత్యమూ ఉండకూడదు. మన లారిఫ్ మనమే నిర్ణయం చేసుకోవాలి. కానీ, మిత్రులు రామచంద్ర రావు గారు

‘మీరు అపోహలో ఉన్నారు, మేమెక్కడా జోక్యం చేసుకోవడం లేదు’ అంటున్నారు. వాస్తవమేమిటో తెలియడం లేదు. ఒకవేళ వాస్తవంగా కేంద్ర ప్రభుత్వం జోక్యం చేసుకునేటటువంటి పరిస్థితి ఉన్నట్లైతే, రెగ్యులేటరీ కమిషన్ మాత్రం రాష్ట్ర ప్రభుత్వ నియంత్రణలోనే ఉండాలి. రైతాంగానికి గానీ, ఎస్సీలకు గానీ, ఆర్థికేతరంగా గానీ ఎవరెవరికి సబ్సిడీలను కల్పించాలని రాష్ట్ర ప్రభుత్వం భావిస్తుందో, అవన్నీ తప్పనిసరిగా కల్పించాలి. ఇది మా అభిప్రాయం. అధ్యక్షా, రెన్యూవబుల్ ఎనర్జీకి సంబంధించి నాకు ఒక డౌట్ వచ్చింది. గౌరవ మంత్రి గారూ, ఈ రెన్యూవబుల్ ఎనర్జీ జాబితాలో కొత్త జల విద్యుత్తు కేంద్రాలు మాత్రమే ఉంటాయని మీరు పేర్కొంటూ, నాగార్జున సాగర్, శ్రీశైలం లాంటి పాత ప్రాజెక్టులు ఉండవన్నారు.

1.30 **శ్రీ జి.జగదీష్ రెడ్డి:-** నేను పూర్తిగా చెప్తాను.

మ. శ్రీ టి.జీవన్ రెడ్డి:- అదే సందర్భంలో ఉత్తర భారతదేశంలో పెద్దయెత్తున నిర్మించిన జలవిద్యుత్ కేంద్రాలను రిన్యూవబుల్ ఎనర్జీ జాబితాలో ఉంటాయని చెబుతున్నారు. మరి అవి ఎలా ఉంటాయి? దీనిపై క్లారిటీ ఇవ్వవలసిందిగా మంత్రిగారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీ జి.జగదీష్ రెడ్డి:- మనం వ్యతిరేకిద్దామన్నది అదే కదా మరి.

SRI T.JEEVAN REDDY:- Definitely we will oppose if such a thing is there.

శ్రీ బోడకుంటి వెంకటేశ్వర్లు:- నిన్న శ్రీ భట్టి విక్రమార్కగారు శాసనసభలో దానిపై మాట్లాడారు.

(అంతరాయం)

శ్రీ టి.జీవన్ రెడ్డి:- మీరు అక్కడ మాట్లాడుతారు, ఇక్కడ మాట్లాడుతారు, మళ్ళి వెళ్ళి మీరే చప్పట్లు కొడుతారు. ఎన్డీయే గవర్నమెంట్ ఏర్పడ్డాక మీరెవరిని సమర్థించారు? ప్రెసిడెంట్ ఎన్నికలు మీరే సమర్థించారు, డీమానిటేజేషన్ మీరే సమర్థించారు, జి.ఎస్.టి.లో మీరే సమర్థించారు, మీరు మాకు చెబుతారాండీ? కశ్మీర్ ఇష్యూను ఎవరు సమర్థించారు?

(అంతరాయం)

మిస్టర్ చైర్మన్:- జీవన్ రెడ్డిగారు, మీరు డైవర్ట్ చేయకండి.

శ్రీ టి.జీవన్ రెడ్డి:- I am not diverting Sir. వారు

అడిగితే నేను రెస్పాండ్ అవ్వాలి వచ్చింది. సార్ సార్. నేనేమంటున్నానంటే ఇప్పుడై క్లాజ్ వైజ్ చర్చించి ఉంటే బాగుండేది. దీనిపై డ్రాఫ్ట్ బిల్లు కూడా జతచేసి ఉంటే క్లారిటీ ఉండేదనే భావన మాత్రమే నేను వ్యక్తం చేస్తున్నాను. మనకు అభ్యంతరం కలిగేటటువంటి అంశాలు ఏవి ఉన్నా ఖచ్చితంగా we have to oppose, we have to fight it.

మన సీలేరు ప్రాజెక్టు తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడ్డ తదుపరి రాత్రికి రాత్రే తీసుకుపోయి ఆంధ్రాకు కలిపారు. కేంద్రం మనకు అన్యాయం చేసింది, మీరు ఫైట్ చేయండి, మీతో మేముంటామని చెప్పాము, మీరొక్క బంద్ కి కాల్ ఇచ్చారు, మీ జాగలో మీరున్నారు, ఖతం అయిపోయింది. ఆనాడు తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పాటు కోసం అంత ఉద్యమం చేశారు. మన తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన తరువాత మన ప్రాంతంలోని ఏడు మండలాలు తీసి ఆంధ్ర ప్రాంతానికి కలుపుతుంటే, సీలేరు ప్రాజెక్టు వాళ్ళకి వెళ్ళిపోతుంటే పోరాడవలసిన బాధ్యత మనమీద లేదా? We have to fight it out.

శ్రీ బోడకుంటి వెంకటేశ్వర్లు:- మీరు బలంగా లేకపోవడం వల్లనే అలా జరుగుతోంది.

శ్రీ టి.జీవన్ రెడ్డి:- మేము బలంగానే ఉన్నాము. శ్రీశైలం ప్రాజెక్టు తెలంగాణ రాష్ట్రానికి వెన్నెముక వంటిది. తెలంగాణ రాష్ట్ర హైడ్రో ప్రాజెక్టులు శ్రీశైలం ప్రాజెక్టు, నాగార్జున సాగర్, పులిచింతల, జూరాల, ఎస్సారెస్సీ వంటి ప్రాజెక్టులను దూరదృష్టితో, ముందుచూపుతో చేపట్టారు. Srisaillam Project is one of the top most hydro projects in the nation. దానిని కాపాడుకోవలసిన బాధ్యత మనపై ఉంది. ప్రాజెక్టుల నిర్వాహణలో ఇబ్బందులు లేకుండా చూడాలి. బ్యాటరీస్ సమయానికి అందుబాటులో లేకపోవడంతో శ్రీశైలం జల విద్యుత్ కేంద్రంలో ప్రమాదం జరిగినట్లయితే, దీనికి ఖచ్చితంగా ప్రభుత్వమే బాధ్యత వహించాలి. ఆ ప్రమాదంలో తొమ్మిది మంది వారి నిధి నిర్వాహణలో బలయ్యారు. వారి కుటుంబానికి కోటి రూపాయలిస్తామన్నారు. వారికి కోటి రూపాయలిచ్చినంత మాత్రాన ప్రాణాలు తిరిగిరావు, compassionate appointment is their legislative right. శ్రీశైలం పవర్ ప్రాజెక్టు ప్రమాదం సంభవించినప్పుడు, నిధి నిర్వాహణలో ఎవరిదైనా లోపము ఉన్నదా అనేది

కనుగొనాలి. దానికి బాధ్యులను ఫిక్స్ అవ్ చేయాలి. అప్పుడే భవిష్యత్తులో ఇటువంటి పొరపాట్లు జరగవు. కేంద్రం నుండి తక్కువ ధరలో పవర్ సప్లై వస్తే, we can have it. అధికంగా భారం పడినప్పుడు మాత్రం, మనకు అవసరం లేదు. అది నిర్ణయించుకునే అధికారం మనకుండాలి.

చివరిగా, గౌరవ మంత్రిగారికి చిన్న విన్నపం. Northern Power Distribution Companyలో అన్మ్యాన్డ్ లేబర్లు 1600 మంది పని చేస్తున్నారు. Southern Power Distribution Companyలో ఇలా పనిచేసే వారిని రెగ్యులరైజ్ చేశారు, వారిని ఆర్టిజన్స్ గా గుర్తించారు. Northern Power Distribution Company లో పనిచేసే ఆ అన్మ్యాన్డ్ లేబర్లకు అటువంటి గుర్తింపు రాలేదు. దయచేసి వీరిని ఆర్టిజన్స్ గా గుర్తించి, వారి ఉద్యోగాలను క్రమబద్ధీకరించవలసిందిగా కోరుతున్నాను.

తెలంగాణ ప్రాంత రైతాంగం యొక్క హక్కులు కాపాడేందుకు కాంగ్రెస్ పార్టీ ఎప్పుడూ రాజకీయాలకతీతంగా నిలబడుతుందనే ఒక భావన మీ ద్వారా గౌరవ మంత్రిగారికి తెలియజేస్తున్నాను.

శ్రీ కాటేపల్లి జనార్ధన్ రెడ్డి:- కొత్త విద్యుత్ చట్టంపై లఘు చర్చలో మాట్లాడేందుకు అవకాశం కల్పించినందుకు ధన్యవాదాలు. విద్యుత్ అనేది ప్రతి వ్యక్తి, ప్రతి వ్యవస్థ మీద ప్రభావం చూపుతుందనేది అక్షరసత్యం. ఒకసారి ఉమ్మడి ఆంధ్రప్రదేశ్ లో ఉన్నప్పుడు, తెలంగాణ ఉద్యమం ఉధృతంగా సాగుతున్నప్పుడు ఆనాటి ముఖ్యమంత్రి ఒక పవర్ పాయింట్ ప్రజెంటేషన్ ద్వారా మీడియాలో మాట్లాడుతూ, తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడితే తెలంగాణ రాష్ట్రం చీకటి రాష్ట్రంగా మారిపోతుందని ఆనాడు ఉద్యమకార్యకర్తలను అయోమయపరిస్థితిలో పడేసి విధంగా వ్యాఖ్యానించిన విషయం మనందరికీ తెలుసు. కానీ, ఈనాడు తెలంగాణ రాష్ట్రాన్ని చీకటిలేని రాష్ట్రంగా తీర్చిదిద్దిన ఘనత మన ముఖ్యమంత్రిగారికి మరియు శ్రీ జగదీష్ రెడ్డిగారికే దక్కుతుంది. ఉమ్మడి ఆంధ్రప్రదేశ్ లో జరిగిన విద్యుత్ కోతతో, విద్యుత్ వచ్చేవరకూ రోడ్లపై తిరిగి, విద్యుత్ వచ్చే సమయానికి ఇంటికి చేరుకునే పరిస్థితి ఉండేది. కానీ, ఈనాడు మన రాష్ట్రంలో ఒక నాణ్యమైన విద్యుత్తును 24 x 7 గంటలు

అందించే విధంగా ముఖ్యమంత్రిగారు అపర భగీరథునిగా కృషిచేశారనేది వాస్తవం. ఆనాడు పవర్ హాలిడే ఇచ్చారు. దాని వలన ఎన్నో పరిశ్రమలు మనవైపు రాలేని పరిస్థితి ఏర్పడింది. ఆ విధంగా జరగడం వలన మన ఉద్యోగ రంగంపై, ఆర్థిక వ్యవస్థ పైన కూడా ఆ ప్రభావం పడింది. కానీ, ఈనాడు యావత్ ప్రపంచదేశాల నుండి పారిశ్రామికవేత్తలు భారతదేశంలో పరిశ్రమలు స్థాపించాలంటే తెలంగాణ ప్రాంతంలోనే సాధ్యమవుతుందనే విధంగా ఈరోజు మార్పును తీసుకురావడం జరిగింది. కేంద్రప్రభుత్వం 2003వ సంవత్సరపు చట్టంలో మార్పు తీసుకువస్తున్నదని గౌరవ మంత్రులు ప్రవేశపెట్టడం జరిగింది. మన రాజ్యాంగం భిన్నత్వంలో ఏకత్వంగా నిర్మింపబడ్డ రాజ్యాంగం. వివిధ భాషలు, వివిధ సంస్కృతి సాంప్రదాయాలు, వివిధ అవసరాలకనుగుణంగా భిన్నత్వంలో ఏకత్వంగా రూపొందించబడింది మన రాజ్యాంగం. అదే విధంగా ఈరోజు ఎలక్ట్రిసిటీ అవసరం కూడా వివిధ రాష్ట్రాల్లో వివిధ విధాలుగా ఉంటుంది. ఆంధ్రప్రదేశ్ రాష్ట్రంలో చూస్తే కాల్వల ద్వారా విద్యుత్ అవసరం లేకుండా వ్యవసాయం ఉపయోగపడే అవకాశముంది. తెలంగాణ ప్రాంతంలో చూస్తే మెజారిటీ రైతులందరూ బోరు బావుల మీద మరియు బావుల మీద, పంపులపైన ఆధారపడి వ్యవసాయం చేస్తున్న సందర్భమున్నది. కాబట్టి, దేశం వెలుత్తం ఒక్కటే విద్యుత్ విధానాన్ని తీసుకువచ్చినట్లయితే పలు ఇబ్బందులు ఏర్పడే అవకాశముందనే విషయాన్ని మీ ద్వారా మంత్రిగారికి తెలియజేస్తున్నాను. తెలంగాణ ప్రాంతంలో అనేక ప్రాజెక్టులు నిర్మించుకున్నాము, లిఫ్ట్ ఇరిగేషన్ ద్వారా పవర్ తో లింక్ అయిన ప్రాజెక్టులు కూడా కొన్ని ఉన్నాయి. విద్యుత్ సరఫరాలో జరిగే మార్పుల ప్రభావం ఆర్థిక రంగం, వ్యవసాయ రంగం మీద పూర్తిగా పడే అవకాశముంటుంది కాబట్టి కొత్త సంస్కరణలు ఏవైతే తీసుకువస్తున్నారో ఈనాడు అది తెలంగాణ ప్రాంతానికి గొడ్డలిపెట్టు అనేది వాస్తవమని నేను తెలియజేస్తున్నాను. తప్పకుండా మనమంతా ఏక కంఠంతో దానిని వ్యతిరేకించాలి. తప్పకుండా మన వ్యవస్థను కాపాడుకునే విధంగా ప్రయత్నం చేయాలని, మరొకసారి మీద్వారా విన్నవించుకుంటూ, ఈ సూతన సంస్కరణలను

వ్యతిరేకిస్తున్నాను. ఈనాడు బ్రాన్స్ కో గానీ, జెన్ కోలో గానీ పనిచేస్తున్నటువంటి ఉద్యోగులకు మంచి వేతనాలిచ్చి వారిని ప్రోత్సహిస్తున్నందుకు మంత్రిగారికి అభినందనలు తెలియజేస్తున్నాను. బైఫర్లేషన్ నాడు కొందరు ఉద్యోగులు ఆంధ్ర రాష్ట్రంలో ఉండిపోయారు, వారిని తిరిగి తెలంగాణకు తీసుకువచ్చే విధంగా ప్రయత్నించవలసిందిగా కోరుతున్నాను. ఈ మధ్య కాలంలో శ్రీశైలం జల విద్యుత్ ప్రాజెక్టులో జరిగిన ప్రమాదం ఎంతో దురదృష్టకరం. దేశంలోనే ఇటువంటి సంఘటన జరగడం ప్రప్రథమమని ముఖ్యమంత్రిగారు అన్నారు. ఇటువంటి సంఘటనలు పునరావృతం కాకుండా చర్యలు చేపట్టవలసిన అవసరముంది. శ్రీశైలం జల విద్యుత్ ప్రమాదం జరిగినప్పుడు విధి నిర్వహణలో ప్రాణాలు కోల్పోయిన వారు నిజమైన హీరోలు, వారికి జోహార్లు అర్పిస్తున్నాను. తెలంగాణ రాష్ట్రంలోని ప్రజలు ప్రశాంతంగా జీవించే విధంగా విద్యుత్ వ్యవస్థలో మార్పులు తీసుకొచ్చిన గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారికి, గౌరవ విద్యుత్ శాఖ మంత్రిగారికి అభినందనలు తెలియజేస్తూ సెలవుతీసుకుంటున్నాను.

మ. శ్రీ తేరా చిన్నవ రెడ్డి:- అధ్యక్షా, భారత రాజ్యాంగంలో పేర్కొన్న విధంగా విద్యుత్ శాఖ ఉమ్మడి జాబితాలో ఉన్నది. విద్యుత్ పంపిణీ సంస్థలకు 2015వ సంవత్సరం వరకు 2.6 లక్షల కోట్ల రూపాయలు బకాయిలు పడ్డాయని భారత ప్రభుత్వం నిర్ణయిస్తూ, ఆ అప్పుల్లో 75 శాతం అప్పులని రాష్ట్రాలన్నింటికీ డిస్ట్రిబ్యూట్ చేసింది. ఈ విధంగా రాష్ట్రాలకు 75 శాతం అప్పులని డిస్ట్రిబ్యూట్ చేయడం వల్ల ఇక ముందు లాభాలు వస్తాయని కేంద్రం అనుకున్నప్పటికీ, మళ్ళీ గత సంవత్సరంలోనూ 41,000 కోట్ల రూపాయల నష్టం రావడం జరిగింది. విద్యుత్ సంస్థలనేవి వాణిజ్య సంస్థలైనందున అవి కంపెనీ చట్టం ప్రకారం పనిచేయాల్సి ఉంది. నైపుణ్యం ఉన్నటువంటి ప్రతి వాణిజ్య సంస్థ లాభాలబాటలో పయనిస్తోంది. 2009-10వ సంవత్సరంలో భారతదేశంలో దాదాపు 808 బిలియన్ యూనిట్ల విద్యుత్ ఉత్పత్తి కావడం జరిగింది. 2019-2020వ సంవత్సరం వచ్చేసరికి 1383 బిలియన్ యూనిట్ల విద్యుత్ ఉత్పత్తి అవడంతోబాటుగా వినియోగం

కూడా జరిగింది. డిమాండ్ మరియు సరఫరా కూడా పెరిగినప్పటికీ విద్యుత్ పంపిణీ సంస్థలు ఎందుకు నష్టపోతున్నాయని కేంద్రాన్ని ప్రధానంగా ప్రశ్నిస్తున్నాను.

హైదరాబాదు కేంద్రంగా ఉన్నటువంటి తెలంగాణ సదరన్ పవర్ డిస్ట్రిబ్యూషన్ కంపెనీ లిమిటెడ్ 72.6 లక్షల మంది వినియోగదారులకు ఎల్.టి. కనెక్షన్లు ఇవ్వడం ద్వారా ప్రతి నెల 823 కోట్ల రూపాయలు మరియు పరిశ్రమలు, వాణిజ్య విభాగంలో పది వేల హెచ్.టి కనెక్షన్లు ఇవ్వడం ద్వారా నెలకు 1163 కోట్ల రూపాయల ఆదాయం లభిస్తోంది. విద్యుత్ సంస్థలు వాణిజ్య సంస్థలైనందున అవి కంపెనీ యాక్టును పాటించాల్సి ఉంది. విద్యుత్ కేంద్రం నుంచి విద్యుత్ సంస్థలు కరెంటుని కొనుగోలు చేసే మరియు అమ్మకం చేసే ధరకు 20 శాతానికి మించకూడదు. కానీ, వాణిజ్య విభాగంలో 40 శాతానికి పైచిలుకు లాభంతో అనగా యూనిట్ విద్యుత్ ను రూ. 7పై చిలుకుగా అమ్మకం చేస్తోంది మరియు డొమెస్టిక్ విభాగంలో యూనిట్ విద్యుత్ ను తక్కువ ధరకే అమ్ముతూ 79 శాతం నష్టాలను తెచ్చుకుంటున్నారు. కొన్ని రాష్ట్రాలు విద్యుత్ సబ్సిడీని ఇస్తున్నందున మరికొన్ని రాష్ట్రాలు విద్యుత్ సబ్సిడీని ఇవ్వకపోవడం వల్ల విద్యుత్ కేంద్రాల నుంచి విద్యుత్ ని కొనుగోలు చేసినప్పుడు ఒక్కో యూనిట్ కు అయ్యేటువంటి సరఫరా వ్యయం, సగటు ఆదాయ వ్యయాల్లో ఒక్కో రాష్ట్రానికి ఒక్కో విధంగా ఉన్నాయి.

1389 బిలియన్ యూనిట్ల విద్యుత్ కు 79 శాతం రికవరీ అవుతుండగా, 21 శాతానికి లెక్కలు తెలియడం లేదు. అనగా ఈ 1389 బిలియన్ యూనిట్ల విద్యుత్ లో 21 శాతానికి సంబంధించిన 262 బిలియన్ యూనిట్ల విద్యుత్ కు లెక్కలు తెలియడం లేదు. ఈ 21 శాతానికి 1.41 లక్షల కోట్ల రూపాయల నష్టం వాటిల్లుతోంది. మనం ఉచిత విద్యుత్ ఇచ్చినప్పటికీ మన ప్రభుత్వం పంపిణీ సంస్థకు పది వేల కోట్ల రూపాయల సబ్సిడీని ఇవ్వడం జరుగుతోంది. ఈ విషయంలో మనవైపు నుంచి ఎలాంటి తప్పు లేదు. కానీ, రూ. 1.41 లక్షల కోట్లు కేంద్రానికి ఎందుకు లాస్ రావడం జరుగుతోంది. కేంద్రం విద్యుత్ పంపిణీ సంస్థల నిర్వహణ, పంపిణీ, సరఫరాను సమర్థవంతంగా నిర్వహించడం లేదు. అత్యాధునిక

టెక్నాలజీని వినియోగిస్తూ, మానవ వనరులను సరైన విధానంలో ఉపయోగించుకుంటూ మోస్ట్ ఆప్టిమమ్ వేలో పనిచేసినట్లైతే నష్టాలు ఉండవు.

స్వయం సమృద్ధిగా మారుతున్న రాష్ట్రాలపై ఇలాంటి చట్టాలను తీసుకువస్తూ సమైక్య స్ఫూర్తికి విరుద్ధంగా కేంద్రం ప్రతిసారి రాష్ట్రాలను హరాస్ చేయడం జరుగుతోంది. ఈ విధంగా చట్టం చేయడమనేది వందకు వంద శాతం రాష్ట్రాలను హరాస్ చేయడమే అవుతుంది. విద్యుత్ పంపిణీ సంస్థలను సమర్థవంతంగా నిర్వహణ చేయాలని కేంద్ర ప్రభుత్వానికి తెలియజేస్తున్నాను.

కేంద్ర ప్రభుత్వం ఎన్నో తప్పులు చేస్తోంది. 2014వ సంవత్సరం నుంచి ఇప్పటివరకు అనగా గత 70 నెలలుగా దేశంలో కొత్తగా ఒక్క క్రూడ్ ఆయిల్ రిజర్వాయర్ సెంటర్ని కూడా ఏర్పర్చలేదు. 2020 జనవరి నెల కంటే ముందు బ్యారెల్ క్రూడ్ ఆయిల్ ధర 65 డాలర్లు ఉండగా, కోవిడ్ పరిస్థితుల దృష్ట్యా ఒక బ్యారెల్ క్రూడ్ ఆయిల్ ధర 19 డాలర్లకు వచ్చింది. వైజాగ్ మరియు కొచ్చిన్లో కాకుండా మరెక్కడా క్రూడ్ ఆయిల్ రిజర్వాయర్ సెంటర్స్ లేవు. ఈదేశంలో 3.9 కోట్ల బ్యారెల్స్ సామర్థ్యం గల రిజర్వాయర్స్ మాత్రమే ఉండగా, చిన్నదైన జపాన్ దేశంలో మాత్రం 55 కోట్ల బ్యారెల్స్ నిల్వ చేసే సామర్థ్యం గల కేంద్రాలు ఉన్నాయి. ప్రధాని మోదీ గారు, బిజేపి ప్రభుత్వం ఏమి చేస్తోంది? ఒక వైపు 70వేల టిఎమ్సిలు నీరు వృధాగా పోతోంది మరోవైపు చెన్నైలో త్రాగునీరు లేదు. కేంద్ర ప్రభుత్వ విద్యుత్తు చట్టం-2003 సవరణ బిల్లును వందకు వంద శాతం పూర్తిగా వ్యతిరేకిస్తున్నాను మరియు రాష్ట్ర ప్రభుత్వం తీసుకు వచ్చిన తీర్మానానికి సంపూర్ణ మద్దతు తెలియజేస్తున్నాను.

మిస్టర్ చైర్మన్:- గౌరవ సభ్యులు అలుగుబెల్లి నర్సిరెడ్డి గారు ఒక్క నిమిషంపాటు మాట్లాడండి.

శ్రీ అలుగుబెల్లి నర్సిరెడ్డి:- అధ్యక్షా, తెలంగాణ రాష్ట్రంలో నేను ఏ పక్షానికి ప్రాతినిధ్యం వహిస్తున్నాననే విషయం మీకు మరియు ప్రభుత్వానికి కూడా తెలుసు. నేను మోచే పక్షానికి లక్షల మంది ప్రజలు ఎదురుచూస్తున్నారు. కాబట్టి, నాకు ఒక్క నిమిషం మాట్లాడమనడం సరైనది కాదు. అవసరమైతే

ఆ పక్షం నుంచి కూడా రావాల్సి వస్తుందని తెలియజేస్తున్నాను.

మిస్టర్ చైర్మన్:- మీరు ఉపాధ్యాయుల పక్షాన ఉన్నారని అనుకుంటున్నాము.

శ్రీ అలుగుబెల్లి నర్సిరెడ్డి:- అధ్యక్షా, లేదు. నేను ప్రజల పక్షాన్నే ఉన్నాను. నన్ను గెలిపించిన టీచర్లందరూ నన్ను తప్పుపట్టడం లేదనీ ఇక్కడనే కాకుండా ఓపెన్గా కూడా చెప్పగలను. విద్యుత్ శాఖ మంత్రి గారు మూడు అంశాలను ప్రతిపాదించారు. విద్యుత్ విషయంలో ప్రభుత్వాన్ని చాలా అభినందిస్తున్నాను. నాకు ఎక్కువ సమయం కేటాయిస్తే మరి కొన్ని విషయాలు కూడా చెప్పాలనుకున్నాను. కానీ, మీరు ఒక్క నిమిషం సమయం కేటాయించానడం నాకు సచ్చలేదు.

మిస్టర్ చైర్మన్:- గౌరవ సభ్యులు అలుగుబెల్లి నర్సిరెడ్డి గారు మీరూ మొదటగా అన్నది కరెక్టు చెప్పకుండా ఈవిధంగా చెబితే మరింత సమయం ఇస్తానని చెప్పేవారని.

శ్రీ అలుగుబెల్లి నర్సిరెడ్డి:- అధ్యక్షా, మన రాష్ట్రం నందు సౌర విద్యుత్లో 5246 శాతం పెరుగుదల వచ్చింది. సౌర విద్యుత్లో అభివృద్ధి మీతోనే అయిందని గౌరవ సభ్యులు జీవన్ రెడ్డి గారు కూడా చెప్పారు. ఈ విషయాన్ని నేను చెప్పాలనుకున్నాను కాబట్టి చెబుతున్నాను. 23,667 మంది ఆర్టిజన్లను రెగ్యులరైజ్ చేయడాన్ని మన స్ఫూర్తిగా అభినందిస్తున్నాను మరియు వాళ్లకి రెండు సార్లు పిఆర్సి కూడా ఇచ్చారు.

నేను నల్లగొండ వాసిగా దామరచర్ల థర్మల్ విద్యుత్ కేంద్రం గురించి మెచ్చుకోవడం లేదు. నార్త్, సౌత్లను చూసుకున్నప్పుడు దామరచర్లలో ప్రభుత్వ భూమి అందుబాటులో ఉన్నది మరియు ఆ ప్రక్కనే కృష్ణా నది కూడా ఉన్నది. బొగ్గు సరఫరా మినహా అన్ని అంశాల ప్రకారం చూసుకుంటే తెలంగాణలోని ఆ ప్రాంతంలోనే థర్మల్ విద్యుత్ కేంద్రం ఉండాల్సిన అవసరం ఉన్నది. కాలుష్యం విషయంలోనూ రామగుండం థర్మల్ ప్రాజెక్టు కన్నా తక్కువగానే ఇక్కడ కాలుష్యం విడుదలౌతుంది. భద్రాచలం-రామగుండం ప్రాంతంలో థర్మల్ విద్యుత్ కేంద్రాలు పెరగడం వల్ల ఎండవాలలో అక్కడ భగ్గున మండిపోతుంది. ఈ పరిస్థితుల్లో పర్యావరణం ప్రకారం కూడా దామరచర్లలోనే థర్మల్ విద్యుత్

కేంద్రం పెట్టాల్సి ఉంది. కావున, ధర్మల్ విద్యుత్ కేంద్రం ఏర్పాటు విషయంలో నేను రాష్ట్ర ప్రభుత్వాన్ని అభినందిస్తున్నాను.

కేంద్ర ప్రభుత్వం తీసుకు వచ్చిన విద్యుత్ చట్ట సవరణ ముసాయిదాని ఇక్కడ ఇవ్వకున్నా అది ఎలా ఉంటుందనేది నాకు అర్థమైంది. నేను జాతీయ విద్యా విధాన పత్రాన్ని డీటేల్డ్గా చదివాను. అందులో కేంద్ర ప్రభుత్వం ఫెడరలిజానికి వ్యతిరేకంగా కేంద్రీకృతంగా పనిచేస్తున్న విధంగానే ఈ చట్టం విషయంలోనూ అదేవిధంగా చేస్తోంది. కేంద్రంలో బిజేపీ ప్రభుత్వం అధికారంలో ఉన్న 6 సంవత్సరాలుగా కేంద్రీకృతం అధికమై సమాఖ్య స్ఫూర్తి పోవడం జరుగుతోంది. మంత్రి గారు చెప్పిన ఐదారు అంశాలు కేంద్రం తీసుకువచ్చిన విద్యుత్ చట్టంలో ఉంటాయి. ఆ విషయాల్లో వారిని తప్పు పట్టాల్సిన అవసరం లేదు. వాస్తవంగా క్రాస్ సబ్సిడీ ఉండాలి, విద్యుత్ సంస్థల ఆధారంగానే విద్యుత్ ఉత్పత్తి ఉండాలి. రెన్యూవబుల్ ఎనర్జీ ఎక్కడ తక్కువ లభిస్తే అక్కడ తీసుకోవాలంటూ, వర్షాలు అధికంగా పడినప్పుడు ఉత్తర భారతంలో కరెంటు ఉత్పత్తి అవుతున్నందున అక్కడ నుండి తీసుకోవాలని మరియు చలి, ఎండాకాలాల్లో మీ ధర్మల్ విద్యుత్ కేంద్రాలు పెట్టుకుని విద్యుత్ తెచ్చుకోమంటే అది ఘనమైన సాధ్యం కాదు. చట్టంలో ఈ లోపం కనిపిస్తుంది.

మ. కాబట్టి, తప్పనిసరిగా ఉత్పత్తి కేంద్రాలు, రాష్ట్ర ప్రభుత్వాలు తమకు అనుకూలంగా నిర్ణయించుకోవాలి తప్ప వేరే రకంగా కాదు. ఈ చట్టం ఫెడరలిజానికి, విద్యుత్ ఉత్పత్తికి, ప్రజలకు, వ్యవసాయానికి వ్యతిరేకంగా ఉంది. నేను మధ్యతరగతి రైతు కుటుంబంలో పుట్టాను. నాగలి పట్టి వ్యవసాయం చేశాను. రైతులు ఎన్ని కష్టాలు పడతారో నాకు తెలుసు. ఇప్పుడు వారు ఇబ్బందులు లేకుండా జీవిస్తున్నారన్న విషయం కూడా తెలుసు. కరెంటు మీటర్ల మళ్ళీ బిగిస్తామంటే రైతుల ఆత్మహత్యలు మొదలవుతాయి. కాబట్టి, విద్యుత్ బిల్లును నేను సంపూర్ణంగా వ్యతిరేకిస్తున్నాను. తెలంగాణ రాష్ట్రం కూడా వ్యతిరేకించాలి. భారతదేశ వ్యాప్తంగా ఉద్యమం తీసుకురావాలని ఈ సందర్భంగా కోరుతున్నాను.

బి.ఎస్.ఎన్.ఎల్., జియో రెండింటిని పోల్చుకుంటే

మనకు అర్థం అవుతుంది. నేడు బి.ఎస్.ఎన్.ఎల్. భారతదేశంలో లేకుండా చేస్తున్నారంటే జియో వల్లనే. 6 నెలల క్రితం జియోలో నెట్ కనెక్షన్ ఎక్కువగా, ధర తక్కువగా ఉండేది. అందరూ జియో ఖాతాదారులుగా మారడం ఎప్పుడైతే జరిగిందో నెట్ కనెక్షన్ తగ్గించి, ధరలను పెంచడం జరిగింది. బి.ఎస్.ఎన్.ఎల్. మునిగిపోయింది. రేపు విద్యుత్ పరిస్థితి కూడా అదే అవుతుంది. ఓపెన్ యాక్సెస్ విధానం వల్ల కొంత కాలం వారు బయట నుండి ఇచ్చి మన విద్యుత్ ఉత్పత్తి సంస్థలను నిర్వీర్యం చేయడానికి ఇది తోడ్పడుతుంది. కాబట్టి, ఈ చట్టం కాకులను కొట్టి గద్దలకు వేసే విధానం గతంలో ఉండేది. ఇప్పుడు బి.జే.పి. అధికారంలోకి వచ్చిన తరువాత గద్దలను కొట్టి రాబందులకు పెడుతుంది. కొద్ది మంది మాత్రమే బ్రతుకుతున్నారు. కాబట్టి, ఈ విధానం విద్యుత్ చట్టంలో కనిపిస్తుంది, దీనిని ముక్త కంఠంతో వ్యతిరేకించాలి. ఈ చట్టం పాస్ కాకుండా చూడవలసిన అవసరం ఉందని చెబుతూ, కేంద్ర ప్రభుత్వం జీ.ఎస్టీ., డీమానిటైజేషన్, నూతన విద్యావిధానాలు ఏది చేస్తున్నా ఫెడరలిజానికి, రాష్ట్రాలకు భంగం కలిగించే విధంగానే ఉన్నాయి. ఇప్పటికైనా తెలంగాణ రాష్ట్ర ప్రభుత్వం టీఆర్ఎస్ పార్టీ అన్ని విషయాల్లో కేంద్ర ప్రభుత్వం చేస్తున్న విధానాన్ని నికరంగా వ్యతిరేకించాలని, ఆ పద్ధతిలో ముందుకు రావాలని కోరుతూ అవకాశం కల్పించిన తమరికి ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను.

డా. వల్ల రాజేశ్వర్ రెడ్డి:- అధ్యక్షా, నేను రైతు బంధు సమితి అధ్యక్షునిగా ఉన్నాను కాబట్టి, గతంలో రైతులు పొందుతున్న ప్రయోజనాలను ఈ విద్యుత్ బిల్లును ఆమోదిస్తే వారికి జరిగే నష్టాలను తెలియజేయడానికి మిమ్మల్ని అభ్యర్థించాను. ఈ సభలో మాట్లాడడానికి అవకాశం ఇచ్చినందుకు తమరికి ధన్యవాదాలను తెలియజేస్తున్నాను. 2014వ సంవత్సరంలో 19 లక్షల కనెక్షన్స్ ఉంటే, 2014వ సంవత్సరం నుండి నేటి వరకు వ్యవసాయం రంగంలో 6 లక్షల కనెక్షన్స్ను ఎక్కువగా ఇవ్వడం జరిగింది. ఈనాడు అఫిషియల్గా 25 లక్షలు ఉంటే అన్ అఫిషియల్గా ఇంకొక రెండు లక్షలు కొనసాగుతున్నాయి. ఎస్సారెస్సి కాలువ దగ్గర నుండి క్రింద కాలువ మీద అనేక వేల పంపుసెట్లు

అన్ అఫిషియల్ గా ఉన్నాయి. దరిదాపుగా 27 లక్షల పంపుసెట్లు ద్వారా 40 లక్షల ఎకరాల అత్యంత పెద్ద ప్రాజెక్టును నేడు అనుకోకుండా చెప్పకుండా జరుగుతున్న ప్రాజెక్టు ఈ రాష్ట్రంలో ఉంది. భారతదేశంలో ఎక్కడ కూడా ఇన్ని పంపుసెట్లు, మోటర్లు, బావులు లేవు. 2014లో పరిస్థితులు, నేటి పరిస్థితులు ఏ విధంగా ఉన్నాయన్న విషయం అందరికీ తెలుసు ఎందుకంటే అందరం రైతు కుటుంబాల నుండి వచ్చిన వారే కాబట్టి. సభ్యులు జీవనరెడ్డిగారు ఆనాడు ఏడు గంటలు కరెంటు ఇచ్చామని చెప్పారు కానీ అలా జరగలేదు. ఆ విషయం వారికి తెలుసు. మనకి కూడా తెలుసు. వారు కొన్ని పనులను మొదలుపెట్టవచ్చు. కానీ, అవి పూర్తి కాలేదు. 2014వ సంవత్సరం నుండి గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు వాటన్నింటి వెంటపడి పూర్తి చేసి 24 గంటల ఉచిత, నాణ్యమైన విద్యుత్తును భారతదేశంలో ఏ రాష్ట్రం కూడా ఇవ్వని విధంగా మన తెలంగాణ రాష్ట్రం ఇస్తున్నది. ప్రపంచంలోనే భారతదేశం మూడవ అత్యంత ఎక్కువ విద్యుత్ ను ఉత్పత్తి చేస్తుందని తెలిపారు. కానీ, దురదృష్టవశాత్తు ఇప్పటికీ కూడా చాలా గ్రామాలు, చాలా ఇండ్లు, చాలా ప్రాంతాలకు కూడా కరెంటు లేదు. అంటే జనరేషన్ ఉంది గానీ, యుటిలైజేషన్ లేదు. కేంద్ర ప్రభుత్వం సమతుల్యతను పాటించడం లేదు. 24 గంటల ఉత్పత్తిని మనమే ఉత్పత్తి చేసుకొని, ఆ విద్యుత్ సంస్థలన్నింటిని బలోపేతం చేసుకొని, ట్రాన్స్ మిషన్, డిస్ట్రిబ్యూషన్ కూడా బ్రహ్మాండంగా చేసుకుంటున్నాము. ఈ రాష్ట్రాల యొక్క పవర్ ని మొత్తం గుంజుకోవాలని చెప్పి కంకరెంట్ లిస్ట్ లో ఉన్న దీనిని తీసుకోవాలనుకోవడం దుర్మార్గమైన చర్య. ఇంతకు ముందు సభ్యులు నర్సిరెడ్డిగారు చెప్పినట్లు ఒక అంబానీ కోసం బిఎస్ఎస్ఎల్ని ఏ విధంగానైతే చంపడం జరిగిందో అదే విధంగా ఒక అదానీ కోసం, విద్యుత్ సంస్థలను చంపే కార్యక్రమాన్ని మొదలుపెడుతున్నారు.

ఈ చట్టం నిజంగా అమలు చేసినట్లైతే ఆ చట్టం డ్రాఫ్ట్ నియన్ చట్టం అవుతుంది. అది అమలులోకి వచ్చినట్లైతే 26 లక్షల పంపుసెట్ల మోటర్లకు మీటర్లు బిగించినట్లైతే రైతులందరూ డబ్బులు కట్టే పరిస్థితి లేక పవర్ కట్ చేయవలసిన పరిస్థితి వస్తుంది. వ్యవసాయం రంగంలో

అశాంతి, అభద్రతలు కలుగుతాయి.

ఇక రెండవ విషయానికి వచ్చినట్లైతే ఎవరికి వాళ్ళకి డిస్ట్రిబ్యూషన్ బాగా నడుస్తుంది. ఎవరికి వాళ్ళకి లోకల్ గా ఓపెన్ యాక్సెస్ ఇచ్చినట్లైతే వ్యవసాయ రంగానికి దురావస్థ వస్తుంది.

మూడవ విషయానికి వస్తే 3,600 మెగావాట్లకు పైగా సోలార్ ఎనర్జీ నడుస్తుంది. దాని ద్వారా ఇంకా ఎక్కువ ఉత్పత్తి చేయడానికి ప్రయత్నాలు చేస్తున్నాము. సాగర్ విద్యుత్ ప్లాంటు, మిగతావి కూడా బాగా పనిచేస్తున్నాయి. వారి దగ్గర నుండి కొనుగోలు చేయకుండా వేరే వారి దగ్గర నుండి తీసుకోవాలని, అది కూడా అదానీ సంస్థలు ఎక్కువగా ఉన్న నార్త్ ఇండియాలోని హైడ్రో ప్రాజెక్టులు వారికి ఉపయోగకరంగా ఉన్నాయి. మేము మూడవ స్థానంలో ఉన్నామని వారు చెప్పారు. వారు మూడవ స్థానంలో ఉన్నా అందరికీ చెందడం లేదు. ఇక్కడ రైతుల పొలాలకు మీటర్లు బిగిస్తారా అని మేము బీజేపీ వాళ్ళని అడుగుతున్నాము. ఇక్కడ అద్భుతంగా నడుస్తున్న వ్యవస్థని చావగొడతారా అని మేము అడుగుతున్నాము. రాష్ట్రాలకు, ప్రజలకు వ్యతిరేకంగా వస్తున్న అంశం గురించి మేము నిక్కచ్చిగా పోరాడుతున్నాము. దీనికి సంబంధించిన బిల్లును వ్యతిరేకిస్తున్నాము. ఖచ్చితంగా ఈ డ్రాఫ్ట్ నియన్ చట్టాన్ని అందరు అర్థం చేసుకోవాలని ఈ బిల్లును వ్యతిరేకిస్తూ మాట్లాడడానికి తమరు అవకాశం ఇచ్చినందుకు ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను.

మిస్టర్ చైర్మన్:- లఘు చర్చపై గౌరవ మంత్రిగారిని సమాధానము ఇవ్వవలసిందిగా కోరుతున్నాను.

శ్రీ జి. జగదీష్ రెడ్డి:- అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు శ్రీ నయ్యర్ అమినుల్ హసన్ జాఫీ, శ్రీ గంగాధర్ గౌడ్ ఉల్లోళ్ల, శ్రీ ఎన్. రామచంద్ర రావు, శ్రీ టి. జీవన్ రెడ్డి, శ్రీ అలుగుబెల్లి నర్సి రెడ్డి, డా. పల్లా రాజేశ్వర్ రెడ్డి, శ్రీ కాటేపల్లి జనార్ధన్ రెడ్డి, శ్రీ బలసాని లక్ష్మీనారాయణగార్లు చర్చపై స్పందించారు. దానిలో ప్రధానంగా జాఫీగారు, గంగాధర్ గౌడ్గారు, బలసాని లక్ష్మీనారాయణ, కాటేపల్లి జనార్ధన్ రెడ్డి, నర్సి రెడ్డిగార్లు ప్రభుత్వ చర్యలను అభినందించారు. వారికి నేను మనస్ఫూర్తిగా ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను.

సభ్యులు చిన్నవ రెడ్డిగారు పారిశ్రామికవేత్త కాబట్టి, అదే

పద్ధతిలో ఆలోచన చేసి మాట్లాడారు. ఎందుకంటే కంపెనీ అనగానే లాభాలు ఉంటాయనేది వారి భావన. కానీ, ప్రభుత్వ కంపెనీలు మాత్రం ప్రభుత్వం ఒక అవసరం కొరకు, ప్రభుత్వం ప్రత్యక్షంగా చేయలేని సర్వీసును ప్రజలకు చేయడం కొరకు, ఆ సేవలను అందించడం కొరకు కొన్ని కంపెనీలను స్థాపించడం జరుగుతుంది. ప్రభుత్వ కంపెనీలకు లాభార్జన ధ్యేయంగా ఉండదు. ప్రభుత్వం ప్రత్యక్షంగా చేయలేని సేవలను ప్రజలకు అందించడానికి, ప్రభుత్వ వాటాతో ఏర్పడిన కంపెనీలు ప్రజలకు మేలు చేయడానికి, సేవ చేయడానికి ఉన్న మార్గాలు వెతికే క్రమంలో వచ్చినవే ప్రభుత్వ కంపెనీలు. 25 శాతం కంటే ఎక్కువ గానీ, తక్కువ గానీ చేయకూడదని వారు కొద్దిగా టెక్నికల్ అంశాలను లేవనెత్తారు. మిగతా ప్రైవేటు కంపెనీల వారికి పిఆర్సీలుండవు అన్న విషయాన్ని గౌరవ సభ్యులు తెలుసుకోవాలి. ఇక్కడ రెగ్యులేటరీ కమిషన్ ఉంటుంది. అది మాత్రమే నిర్ణయిస్తుంది. ఈ చట్టాన్ని వ్యతిరేకించడంలో ఇది కూడా ఒక అంశమని చెప్పవచ్చు. ఎందుకంటే క్రాస్ సబ్సిడీని ఆయా ప్రాంతాలు, ఆయా రాష్ట్రాల్లో ఉండే సామాజిక, ఆర్థిక పరిస్థితులను దృష్టిలో పెట్టుకొని ప్రజలకు సేవలను అందించడానికి, ఇప్పటికీ సమాజానికి దూరంగా ఉన్న వర్గాలకు కూడా సేవలను విస్తరింప చేయడానికి కొన్ని నిర్ణయాలు తీసుకొని క్రాస్ సబ్సిడీలను ఇస్తాయి. క్రాస్ సబ్సిడీని ఎక్కువ వినియోగించేవారు ఎవరైతే ఉన్నారో వారి దగ్గర నుండి ఎక్కువ తీసుకొని, అల్పాదాయ వర్గాల వారికి తక్కువ ధరకు అందించి సేవలను అందిస్తాయి. దానికి క్రాస్ సబ్సిడీ అందదు. దీనిలో ప్రత్యేకంగా కరెంట్ నష్టాలు అంటే లైన్ లాసెస్, ఇతర లాసెస్ ఉంటాయి. ప్రైవేటు కంపెనీలు కూడా చాలా నష్టాల్లో నడుస్తున్నాయి. పెద్ద పెద్ద బడా పారిశ్రామిక వేత్తలు వేల కోట్ల ప్రజాధనం తీసుకొని నష్టాల్లో ఉన్నాయని చూపించి ఎత్తేసిన సంగతి మా అందరి కళ్ళు ముందుగా తెలుసు.

మ. అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు రామచంద్ర రావు గారు ప్రస్తుతం సభలో లేరు. మొత్తం మా మోదీ గారు అభివృద్ధి చేసి కేంద్రం నుండి ఇటు పంపించడం వల్ల మీరు ప్రజలకు ఇచ్చారని వారు చెప్పడం జరిగింది. పెద్దలు జీవన్ రెడ్డి గారు కొంతమేరకు మేము పని చేశామని చెప్పారు. ఈ

విధంగా గౌరవసభ్యులిద్దరూ ప్రభుత్వానికి ప్రాథమికంగా అభినందనలు తెలియజేసినందున నేను వారికి మనస్ఫూర్తిగా ధన్యవాదాలు తెలుపుతున్నాను. విద్యుత్ విషయంలో మేము చేసిన అభివృద్ధి కార్యక్రమాల ద్వారానే నేడు మరింత విద్యుత్ పెరిగినందునే మీరు ఇవ్వగలుగుతున్నారనేది గౌరవ సభ్యులు జీవన్ రెడ్డి గారి భావన. గౌరవ సభ్యులు రామచంద్ర రావు గారేమో కేంద్రంలో మా ప్రభుత్వం అధికారంలోకి వచ్చినందున మేము ఉత్తరాది రాష్ట్రాల నుండి విద్యుత్ ని ఇక్కడికి పంపిస్తున్నదనే మీరు ఇవ్వగలుగుతున్నారనేది వారి భావన. కొన్ని విషయాల్లో ప్రజలకు వాస్తవాలు చెప్పవలసిన అవసరం ఉంది. నిజంగానే గౌరవసభ్యులు ఇద్దరూ చెప్పిన విషయం వాస్తవమైనట్లే భారతదేశంలో ఉన్న 29 రాష్ట్రాల్లో ఒక్క తెలంగాణ రాష్ట్రంలో మాత్రమే అన్ని వర్గాలకు 24 గంటలపాటు నిరంతరాయంగా నాణ్యమైన విద్యుత్తును ఇస్తున్నారైతే తాంగానికి కూడా నాణ్యమైన, ఉచిత విద్యుత్తును నిరంతరాయంగా 24 గంటలు ఇస్తుండగా, మిగతా 28 రాష్ట్రాల్లో ఇవ్వడం లేదనే మాట వాస్తవమా కాదా? మిగతా 28 రాష్ట్రాల్లో లేనిది తెలంగాణ రాష్ట్రంలో మాత్రమే ఉన్నటువంటి గొప్ప విషయం ఏమిటంటే మనకు కేసీఆర్ గారు గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగా ఉండడమే అని మీ అందరికీ సభాపూర్వకంగా తెలియజేస్తున్నాను.

(బ్రెజర్ బెంచీల వారు బల్లలు చరిచారు.)

కేసీఆర్ గారు మన ముఖ్యమంత్రిగా ఉన్నందునే ఈనాడు తెలంగాణ రాష్ట్రంలో రైతులకు నిరంతరాయంగా 24 గంటల పాటు నాణ్యమైన ఉచిత కరెంటు వస్తున్న విషయం వాస్తవమా కాదా అనేది ప్రజలకు కూడా తెలుసు. కేంద్రంలో మోదీ గారి ప్రభుత్వం రావడం వల్లనే తెలంగాణ రాష్ట్రం 24 గంటలపాటు ఉచిత కరెంటు, నాణ్యమైన కరెంటు ఇచ్చే పరిస్థితి ఉంటే, గుజరాత్, ఉత్తరప్రదేశ్, మధ్యప్రదేశ్ రాష్ట్రాల్లో ఎందుకు ఆవిధంగా ఇవ్వలేదు. కాంగ్రెస్ ప్రభుత్వం నాడు తీసుకున్న సంస్కరణల ఫలితంగానే తెలంగాణలో నేడు విద్యుత్ ఉత్పత్తి పెరిగి ఉచితంగా విద్యుత్ అందిస్తున్నారని అనుకున్నట్లైతే, అప్పుడు, ఇప్పుడు కాంగ్రెస్ ప్రభుత్వాలన్నటువంటి రాజస్థాన్, పంజాబ్ రాష్ట్రాల్లో

ఈవిధంగా ఎందుకు లేదు? వాస్తవాలు కళ్ల ఎదుటనే స్పష్టంగా పెట్టుకొని కూడా ఇది మీరు చేసింది కాదని చెప్పే విధంగా ప్రయత్నించడం ఎంతవరకు సమంజసం?

ఏ కష్టం వచ్చినా, ఏ సందర్భం వచ్చినా, ఈ మధ్య కాలంలో వచ్చిన కరోనా మహమ్మారి విషయంలోనూ కేసీఆర్ గారు మనకు ముఖ్యమంత్రిగా లేకుంటే ఈ రాష్ట్రపరిస్థితి ఏ విధంగా ఉండేదని నేను, సభ్యులు అనడమో కాదని తెలంగాణ రాష్ట్ర ప్రజలందరూ ప్రశ్న వేసుకుంటున్నారు.

తేదీ. 02.06.2014వ సంవత్సరానికి ముందు ఉన్న చీకట్లు ఆరు నెలలకే తొలగిపోయిన సందర్భం ముఖ్యమంత్రి గారి కృషికి నిదర్శనం. 2014 జూన్ 2వ తేదీకి ముందు తెలంగాణ రాష్ట్రంలో రైతుల ఆత్మహత్యలు, ఆకలి చావులు చూడని రోజులు లేవు. వీళ్లు ప్రతిపక్షంలో ఉంటే వాళ్లు, వాళ్లు ప్రతిపక్షంలో వీళ్లు, ఇదే సభలో ఒకరు లాంతర్లు, కందిళ్లు, ఇంకొకరు ఎండిపోయిన కంకులు, ఎండిపోయిన పంట మొక్కలు తీసుకొని వచ్చిన ఇదే డ్రామ 60వ సంవత్సరాలూ జరిగింది. ఆవిధంగా ఇప్పుడు ఎవరైనా వస్తున్నారా? ఇప్పుడు ఎందుకు తీసుకురాలేకపోతున్నారు? 2014, జూన్, 2వ తేదీ ముందుకీ, ఇప్పటికీ ఉన్న మార్పు ఏమిటి? అదే ఉద్యోగస్తులు, అవే కంపెనీలు ఉన్నాయి. కానీ, మారిందల్లా ముఖ్యమంత్రి గారు, మంత్రులు, ఉన్నతస్థాయి అధికారులు, సిఎమ్డీలు మాత్రమే మారారు. ఈవిధమైన అభివృద్ధి ఎల్లా సాధ్యమైంది? కేసీఆర్ గారి కృషి, విజన్, సమర్థవంతమైన పనితీరు లేకుండా అన్నింటికీ మించి వీరు నా ప్రజలు, నేను వీరికి ఇచ్చి తీరాలనే ప్రేమ లేకుండానే పరిపాలకుడికి ఇదంతా సాధ్యమయ్యేదా? ఒకవేళ ఇచ్చే అవకాశం మీకుంటే ఆనాడు ఎందుకు ఈవిధంగా అభివృద్ధి కాలేదు? గౌరవ సభ్యులు జీవన్ రెడ్డి గారు నిజంగానే ఇంకా ఆ ప్రేమను మర్చిపోలేకపోతున్నారు. వై.ఎస్. రాజశేఖర్ రెడ్డిగారు ముఖ్యమంత్రిగా పదవీ బాధ్యతలు చేపట్టగానే ఉచిత విద్యుత్ ఫైలుపై సంతకం మాత్రమే పెట్టారు కానీ ఆ విధంగా ఇవ్వలేదు. ఆ విధంగా ఉచిత విద్యుత్ ఇచ్చినట్లైతే, అన్ని వేల మంది రైతులు చనిపోయేవారు కాదు. చాలా పథకాలకు సంతకాలు పెట్టారు. ఒక నాయకుడు శంకుస్థాపన చేస్తే, ఇంకో నాయకుడు ఏదో పిండ ప్రధానాలు చేసుకుంటు వెళ్లారు.

ఇదీ మీ ప్రభుత్వం చేసిన అభివృద్ధి.

అభివృద్ధి స్పష్టంగా కళ్లకు కనబడుతున్నప్పటికీ, తెలంగాణ రాష్ట్రముఖ్యమంత్రి కేసీఆర్ గారు అభివృద్ధి చేశారని ఒప్పుకోవడానికి వారికి మనసు రావడం లేదు. నేడు, పైన పరిపాలకులు మాత్రమే మారారు తప్పా, క్రింది స్థాయిలో అదే ఉద్యోగస్తులు ఉన్నారు. ఆనాడు కనీసం 3,4 గంటలపాటు కూడా విద్యుత్ ఇవ్వలేని అదే ఉద్యోగస్తులు ఈనాడు 24 గంటలపాటు నాణ్యమైన విద్యుత్ ను ఇస్తున్నారు. అదే కేసీఆర్ గారి గొప్పతనం. కేసీఆర్ గారు గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగా 2014 జూన్ 2లో పరిపాలన పగ్గాలు చేతులోకి తీసుకుని, నవంబర్ నాటికే వ్యవసాయ రంగానికి తప్ప మిగతా అన్ని రంగాలకు 24 గంటల పాటు నాణ్యమైన కరెంటును అందించడం జరిగింది.

సోనియా గాంధీ గారికి తెలంగాణపై చాలా ప్రేమ ఉందని, అన్నింటిలో ఆంధ్రప్రదేశ్ కు 52 శాతం, మనకు 48 శాతంగా ఇచ్చినప్పటికీ విద్యుత్ విషయంలో మనకు అధికంగా కేటాయింపులు చేశారని గౌరవసభ్యులు జీవన్ రెడ్డి గారు అన్నారు. కానీ, మనపై ప్రేమతో మనకు వారు ఆవిధంగా ఇవ్వలేదు. అంతకు క్రితం ఐదు సంవత్సరాల యావరేజీ తీసి ఏ ప్రాంతంలో ఎంత విద్యుత్తును వాడుతున్నారో చూస్తే ఇక్కడ 52 శాతం, అక్కడ 48 శాతం విద్యుత్ వాడుతున్నట్లు ఉన్నందున మాత్రమే మనకు ఇచ్చారే తప్పా, తెలంగాణ ప్రజల మీద ప్రేమ ఎక్కువై ఇద్దామని ఇవ్వలేదు. వినియోగ అంచనాల ప్రకారం మిగతావన్నీ పంచిన విధంగా విద్యుత్ ను కూడా అదే రేషియోలో పంచారు. కానీ, అంతకుమించి వేరే ఏమీ లేదు.

గౌరవ సభ్యులు రామచంద్రరావు గారు నష్టపరిహారం గురించి మాట్లాడారు. ఇప్పటివరకు భారతదేశంలో విద్యుత్ రంగంలో జరిగిన ప్రమాదాల్లో కోటి రూపాయలకు పైగా నష్టపరిహారం అందజేస్తున్న ఏకైక రాష్ట్రం తెలంగాణ రాష్ట్రమని తెలుపుతున్నాను. మొన్న నైవేలిలో రెండు సార్లు ప్రమాదం జరిగిన సందర్భంలో 30 లక్షల రూపాయల చొప్పున నష్టపరిహారం ఇవ్వడం జరిగింది. ఇంకోచోట కూడా ప్రమాదం జరిగితే ఆ రాష్ట్ర ప్రభుత్వం 2 లక్షల రూపాయలు, కేంద్ర ప్రభుత్వం 20 లక్షల రూపాయలు నష్టపరిహారంగా

చెల్లించింది. ఇప్పటి వరకు ఎక్కువ నష్టపరిహారం మనమే చెల్లించడం జరుగుతోంది. ఉద్యోగం విషయంలో కూడా అదనంగా వెసులుబాటు ఇవ్వడం జరిగింది. కాంపెన్సేటరీ ఎంప్లాయిమెంట్ ఇచ్చినప్పటికీ కూడా తక్కువ స్థాయివాటిలో ఇస్తారు. అయితే మనం వారు ఈ రోజుకి ఏ పాజీషన్లో ఉన్నారో అదే పాజీషన్లో ఉండేటట్లుగా ప్రభుత్వ ఆదేశం మేరకు జెన్కో సంస్థ నిర్ణయం తీసుకోవడం జరిగింది. ప్రమాదం వస్తుందని తెలిసినప్పటికీ వారు మిగతా వారిలాగా వెళ్లిపోకుండా దానిని ధైర్యంతో సైనికునిగా ఎదుర్కొన్నారు. వారి కుటుంబాలకు వారు లేని లోటు తీర్చలేము కానీ వారి కుటుంబాలకు ధైర్యం ఇస్తూ అండగా ఉండాలని నష్టపరిహారం ఇవ్వడం జరిగింది. కాబట్టి, మిగతా సభ్యులు కూడా ఈ విషయంలో కామెంట్ చేయకుండా ఉంటే బాగుంటుందని వారికి విజ్ఞప్తి చేస్తున్నాను.

హర్యానా నుండి కరెంటును ఇచ్చామనే మాట కూడా వారు చెబుతున్నారు. మన దగ్గర ఐదు రూపాయల చొప్పున యూనిట్ విద్యుత్ని కొనుగోలు చేసుకుంటుంటే, యన్.టి.పి.సి ద్వారా వారు 6.90 పైసల చొప్పున విద్యుత్ ఇవ్వడం జరిగింది. మనకు అప్పుడప్పుడు అవసరమైనప్పుడు అడిగితే, పది రూపాయలకు ఒక యూనిట్ చొప్పున విద్యుత్ని అందిస్తోంది. తెలంగాణ రాష్ట్రం కొనుగోలు చేస్తున్న విద్యుత్తులో అత్యధిక ధర ఘనత మించిన కేంద్ర ప్రభుత్వ యన్.టి.పి.సి సంస్థ కు చెల్లిస్తోంది. పి.పి.ఎ. ఉన్నందునే ఆ విధంగా చెల్లించడం జరుగుతోంది. వారు సత్యదూరమైన విషయాలు మాట్లాడుతున్నారు.

కేంద్ర విద్యుత్ సవరణ చట్టానికి సంబంధించి ఈ చట్టం ద్వారా పారదర్శకత, ఇతరత్రా వస్తాయని వారు బుకాయించే ప్రయత్నం చేశారే కానీ, స్పష్టంగా ఏమీ చెప్పలేదు. తెలంగాణకే కాదు మిగతా అన్ని రాష్ట్రాలకు నష్టం చేసే విధంగా ఈ చట్టం ఉందని మిత్రులు సర్పిరెడ్డి గారు మిగతా గౌరవ సభ్యులందరికీ అర్థమయ్యేలా స్పష్టంగా చెప్పడం జరిగింది. వారు చెప్పిన ప్రతి అక్షరమూ వంద శాతం నిజమే. అందులో ఎటువంటి డౌట్ లేదు. అదే విషయాన్ని గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు పేర్కొంటు ప్రధానమంత్రి గారికి ఉత్తరం రాయడం జరిగింది.

ఆ చట్టాన్ని వ్యతిరేకిస్తున్నామని పెద్దలు జీవన్ రెడ్డి గారు చెప్పడానికి ఇంకా ఎందుకు మీమాంస పడుతున్నారనేది నాకు అర్థం కావడం లేదు. నిన్న శాసనసభలో వారి కొలీగ్ మన రిజల్యూషన్ను స్పష్టంగా సమర్థించారు. వారి పార్టీ ఏలుబడిలో ఉన్న రాష్ట్రాల ముఖ్యమంత్రులు కూడా ఈ చట్టాన్ని వ్యతిరేకిస్తూ తీర్మానాలు పంపడం జరిగింది. ఈ విషయంలో వారు పూర్తిగా అప్డేట్గా ఉన్నారని నేను భావిస్తాను.

మ. కానీ, ఎందుకో వారు పూర్తిగా చెప్పలేకపోతున్నారు.

ఇప్పుడైనా వారు తప్పకుండా సమర్థిస్తారని భావిస్తున్నాను. చట్ట సభలో ప్రభుత్వం ఎప్పుడూ కూడా ఒక్క అక్షరం కూడా అసత్యం మాట్లాడదని తెలియజేస్తున్నాను. కేంద్ర ప్రభుత్వం తెచ్చిన చట్టాన్ని వ్యతిరేకిస్తున్నప్పుడు అక్షరం అక్షరం ఉన్న విషయమే మాట్లాడుతాము తప్ప లేని విషయాన్ని చెప్పడం జరగదు. గౌరవ సభ్యులు ఒక సందేహాన్ని వ్యక్తీకరించారు. మీరు వ్యక్తపరిచిన సందేహానికి కేంద్ర ప్రభుత్వం ఇచ్చిన మెమో గురించి మీకు తెలియజేస్తాను. దీనిని కేంద్ర ప్రభుత్వం ఇంటర్నల్ గా మార్చి 8, 2019వ సంవత్సరంలో ఇవ్వడం జరిగింది. రెన్యూబుల్ ఎనర్జీకి సంబంధించి హైడల్ ఎనర్జీని తీసుకోవాలా, వద్దా అనే విషయాన్ని వారు చెబుతున్నారు. The HP shall cover all LHPs commissioned after the issue of this Office Memorandum as well as the united capacity without PPA of commissioned projects. ఇప్పటివరకు హైడల్ పవర్ను రెన్యూబుల్ గా తీసుకోవడం లేదు మిగతావన్నీ రెన్యూబుల్ గా తీసుకుంటున్నాము. అయితే ఈ చట్టంలో హైడల్ పవర్ను తీసుకుంటాము అని, ఇప్పటికే కమీషన్ చేయబడ్డ ప్రాజెక్టులను తీసుకోము అని తెలిపారు. ఈ మెమో ఇచ్చే లోపు కమీషన్ చేయబడిన ప్రాజెక్టులను మేము రెన్యూబుల్ ఎనర్జీ క్రింద తీసుకోమని తెలపడం జరిగింది. వంద శాతం మీరు అడిగింది వాస్తవం. లాజిక్ అందడం లేదు. ఇదేక్కడి న్యాయం ? ఇదైనా హైడల్ పవర్, అదైనా హైడల్ పవర్. దాని గురించి నిన్న మొదలు పెడితే ఎంటీ, ఈ రోజు మొదలు పెడితే ఏంటనీ సాధారణ ప్రజలు కూడా మాట్లాడుకుంటున్నారని తెలియజేస్తున్నాను.

కేంద్ర ప్రభుత్వం ప్రజలకు చైతన్యం ఉంటుందనీ, లాజిక్ ఉంటుందనీ, వారు అడుగుతారని అనుకోవడం లేదా? మేము ఏమి చేసినా చెల్లుతుంది, మమ్మల్ని పార్లమెంట్లో ప్రశ్నించే వారు ఎవరూ లేరూ అనే విధంగా చేస్తున్నారా అనే విషయం తెలియడం లేదు. సభ్యులు జీవన్ రెడ్డిగారన్నది వాస్తవం. మా అందరికీ కూడా ఇదే అనుమానం వచ్చింది. ముఖ్యమంత్రి గారు కూడా చూడగానే అట్లా ఎట్లా పెడతారు, మరొకసారి చదవమని అధికారులను కోరగా, వారు ఆ పత్రాలను గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారికి చూపించడం జరిగింది. వాటిని చూసి ఇంతకంటే మూర్ఖత్వం ఇంకొకటి ఉండదు, ఇదేం పద్ధతి, తప్పకుండా దీని గురించి ఫైట్ చేయవల్సిందేనని గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారన్నారు. జీవన్ రెడ్డి గారు, నేను చెప్పిన ప్రతి అక్షరం కూడా చట్టంలో ఉన్నదే తప్ప, ఇంకొక రకంగా చెప్ప లేదు. పార్లమెంట్లో ఈ బిల్లు పెడతారా, పెట్టారా అనే సందేహం వద్దు. దానిని అక్కడ ఈ రోజు చర్చకు తీసుకుంటున్నట్లుగా ఉంది. అధికారికంగా సియండికి, సంస్థలకు మరియు రాష్ట్ర ప్రభుత్వాలకు డ్రాఫ్ట్ కాపీలను పంపించడం జరిగింది. అది చదివిన తరువాతనే గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు గౌరవ ప్రధాన మంత్రి గారికి ప్రత్యుత్తరం రాయడం జరిగింది. ఇది ప్రభుత్వానికే కాదు, రాష్ట్రాలకు, ప్రజలకు సంబంధించిన అంశం కాబట్టి, తప్పకుండా అందరం కలిసి ఏకగ్రీవంగా ఒకే మాట మీద ఉందామనే ఉద్దేశంతో తమరికి ఈ విషయాన్ని కూడా తెలియజేయడం జరిగింది.

అదే విధంగా, సభ్యులు జీవన్ రెడ్డి గారు, ఎంపీటీసీల ఉద్యోగాలకు సంబంధించిన అన్మాస్ట్ లేబర్ విషయాన్ని ప్రస్తావించారు. అయితే వారిని ఆ రోజు వరకు మాత్రమే తాత్కాలిక లేబర్గానే నియామకం చేసుకున్నారు. దానికి సంబంధించి, కోర్టులో స్టే ఉన్నందున వారిని తాత్కాలికంగా నియమించడం జరిగింది. వారిని అర్.ఓ.ఆర్ నిబంధనలకు అనుగుణంగా తీసుకోలేదు అలాగే, వారికి పి.ఎఫ్ కూడా లేదు. కాబట్టి వారిని తీసుకోవడానికి సాధ్యం కావడం లేదని, క్లుప్తంగా ఉందనీ తెలియజేస్తున్నాను. ఈ చర్చలో పాల్గొన్న గౌరవసభ్యులందరికీకూడా ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను.

అధ్యక్షా, తమరి అనుమతి మేరకు గౌరవ ముఖ్యమంత్రి

గారి తరపున నేను ప్రభుత్వ తీర్మానాన్ని ప్రతిపాదిస్తున్నాను.

శ్రీ టి.జీవన్ రెడ్డి:- అధ్యక్షా, మేము తీర్మానాన్ని విభేదిస్తున్నామని చెప్పలేదు. జీవన్ రెడ్డిగారికి సందిగ్ధత ఉందనీ ఎదైతే గౌరవ మంత్రి గారు పేర్కొన్నారో, అలా కాకుండా మాకు ఇచ్చిన కాపీకి డ్రాఫ్ట్ బిల్లు జత చేస్తే బాగుంటుందని నేను అన్నాను. డ్రాఫ్ట్ బిల్లు మా దగ్గర అందుబాటులో లేదు. అది అందుబాటులో ఉంటే మాకు కూడా అవగాహన కలిగి చర్చించడానికి, బయట మాట్లాడటానికి అవకాశం ఉండేదని పేర్కొన్నాను. I have said on all issues very specifically. మీరు క్లారిటీ ఇచ్చిన అంశం కూడా నేనే లేవనెత్తడం జరిగింది. అంతేగానీ, మీరు తీర్మానాన్ని విభేదిస్తున్నామని ఏదైతే వ్యక్తం చేశారో అది కరెక్టు కాదు.

శ్రీ జి. జగదీష్ రెడ్డి:- అధ్యక్షా, వారు తీర్మానాన్ని వ్యతిరేకిస్తున్నారన్న మాట నేను అనలేదు. తీర్మానం పెట్టలేదు కాబట్టి వారు వ్యతిరేకిస్తున్నారని నేను ఎందుకంటాను. వారు కొన్ని సంశయాలు వ్యక్త పరిచారు కాబట్టి ఎందుకో సంశయపడుతున్నారు అనే మాటనే అన్నాను.

అధ్యక్షా, తమరి అనుమతితో ఈ తీర్మానాన్ని గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారి తరపున ప్రవేశపెడుతున్నాను.

ప్రభుత్వ తీర్మానం

SRI GUNTAKANDLA JAGADISH REDDY(MINISTER FOR ENERGY):-
Chairman Sir, Deputizing the Hon'ble Chief Minister, I beg to move:

“కేంద్ర ప్రభుత్వం ప్రతిపాదించిన విద్యుత్తు చట్టం - 2003 సవరణ బిల్లును తెలంగాణ శాసన పరిషత్తు తీవ్రంగా వ్యతిరేకిస్తున్నది. సమాఖ్య స్ఫూర్తికి విరుద్ధంగా, రాష్ట్రాల హక్కులను హరించే విధంగా, రైతులు-పేదల ప్రయోజనాలను దెబ్బతీసే విధంగా ఈ బిల్లు రూపకల్పన జరిగింది. దేశ ప్రజలపై ఈ చట్టాన్ని రుద్దవద్దని, కొత్త బిల్లును వెంటనే ఉపసంహరించుకోవాలని కేంద్ర ప్రభుత్వాన్ని డిమాండ్ చేస్తూ తెలంగాణ శాసన పరిషత్తు తీర్మానిస్తున్నది.”

MR.CHAIRMAN:- Resolution Moved. The

question is that:

“కేంద్ర ప్రభుత్వం ప్రతిపాదించిన విద్యుత్తు చట్టం - 2003 సవరణ బిల్లును తెలంగాణ శాసన పరిషత్తు ప్రీవగా వ్యతిరేకిస్తున్నది. సమాఖ్య స్ఫూర్తికి విరుద్ధంగా, రాష్ట్రాల హక్కులను హరించే విధంగా, రైతులు-పేదల ప్రయోజనాలను దెబ్బతీసే విధంగా ఈ బిల్లు రూపకల్పన జరిగింది. దేశ ప్రజలపై ఈ చట్టాన్ని రుద్దవద్దని, కొత్త బిల్లును వెంటనే ఉపసంహరించుకోవాలని కేంద్ర ప్రభుత్వాన్ని డిమాండ్ చేస్తూ తెలంగాణ శాసన పరిషత్తు తీర్మానిస్తున్నది.”

(Pause)

The Motion was carried and the Resolution was adopted.

మిస్టర్ చైర్మన్:- రాష్ట్ర శాసన పరిషత్తు సమావేశాలను అత్యంత సమర్థవంతంగా నిర్వహించాలన్న తలంపుతో మన రాష్ట్రంలో చేపట్టిన/చేపట్టబోయే అన్ని కార్యక్రమాలపై సమగ్రంగా చర్చించాలన్న సంకల్పంతో మనం సమావేశాలను 7.9.2020 నుండి ప్రారంభించుకొన్నాము. బిజినెస్ అడ్వైజరీ కమిటీ నిర్ణయం మేరకు 28.9.2020 వరకు సమావేశాలను నిర్వహించుకోవాలని నిర్ణయించుకొన్నాము. తదుపరిగా సమావేశాలను నేటి (16.9.2020) వరకు నిర్వహించుకొని కోట్లాది ప్రజలకు అతి ముఖ్యమైన రెవెన్యూ బిల్లుతోబాటు 12 బిల్లులపై చర్చించి ఆమోదించుకున్నాము. ప్రతి రోజూ క్వశ్చన్ అవర్, ప్రత్యేక ప్రస్తావనలతోబాటు ప్రజా సమస్యలైనటువంటి కరోనా, విద్యుత్తు వంటి ముఖ్యమైన అంశాలను చర్చించుకున్నాం. సభ సజావుగా జరగడానికి సహకరించిన అన్ని పక్షాల గౌరవ సభ్యులకు హృదయపూర్వక ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను. ఈ ప్రత్యేక పరిస్థితులలో సభ నిర్వహణకు సహకరించిన శాసన మండలి సభ్యులకు, పోలీసు సభ్యులకు, ఇతర సభ్యులకు, మీడియా సభ్యులకు నా ధన్యవాదములు.

సమావేశాల నిర్వహణలో భాగంగా విధులకు సభ్యులు, అధికారులు, సిబ్బంది, మీడియా ప్రతినిధులు రోజూ దాదాపు 1200 వుంది వరకు సమావేశాలకు

హాజరౌతుండడం వల్ల, ప్రభుత్వం సామాజిక దూరాన్ని పాటించజేస్తూ అనేక చర్యలను తీసుకొన్నప్పటికీ, ఎవరు ఏ విధంగా కరోనా మహమ్మారి బారిన పడి వ్యాప్తి చేస్తారో అన్న సంశయాన్ని సభ్యులు మరియు అధికారులు వ్యక్తం చేయడం జరుగుతోంది. అంతే కాకుండా, ఇతర దేశాలలో కూడా కరోనా తిరిగి వ్యాప్తి చెందుతోందన్న వార్తలు వస్తున్నాయి.

దేశంలోని వివిధ రాష్ట్రాల్లోని శాసన సభలు కరోనా మహమ్మారి దృష్ట్యా కేవలం రెండు, మూడు రోజులు మాత్రమే సమావేశాలను నిర్వహించుకోవాలని నిర్ణయించుకోవడం జరిగింది. ఈ పరిస్థితుల్లో మన శాసన పరిషత్తు సుధీర్ఘంగా నిర్వహించడం వల్ల, పక్కదండంగా అన్ని చర్యలు గైకొన్నప్పటికీ, కరోనా వ్యాప్తి చెందుతుందేమో అన్న సంశయాన్ని కొంత మంది సభ్యులు వ్యక్తం చేయడం జరిగింది.

శాసన పరిషత్తు సమావేశాలలో ప్రజోపయోగ్యమైన అన్ని అంశాలపై చర్చించి తెలంగాణ రాష్ట్రాన్ని భారత దేశంలోనే అత్యంత ప్రతిష్టాత్మకంగా తీర్చిదిద్దాలన్న సంకల్పంతో సభ్యులందరి సహకారంతో ముందుకు వెళుతున్న ఈ తరుణంలో, ఇటీవల నిర్వహించిన కోవిడ్ పరీక్షలలో ఇద్దరు సభ్యులకు, విధి నిర్వహణలో ఉన్న కొంత మంది పోలీసు మరియు శాసన మండలి సభ్యులకు కరోనా పాజిటివ్ గా నిర్ధారించబడింది. కావున సభ్యులందరి క్షేమం కాంక్షించే బాధ్యత నాపై ఉన్నందున, సభలోని పార్టీ నాయకులతో చర్చించిన మీదట సభా సమావేశాల తేదీలను కుదించాలని నేను భావిస్తున్నాను. గౌరవ సభ్యులందరూ ఈ నిర్ణయానికి మద్దతు ఇవ్వవలసినదిగా కోరుతున్నాను. సభా సమావేశాల అనంతరం కూడా సభ్యులు కోవిడ్ నిబంధనలు పాటిస్తూ ప్రజా క్షేత్రంలో తమ విధులు నిర్వహించుకోవాలని సూచిస్తున్నాను.

పరిస్థితులు చక్కబడిన తరువాత, తిరిగి సమావేశాలు ఏర్పాటు చేసుకోవడం జరుగుతుంది. మనందరి శ్రేయస్సు దృష్ట్యా, మూడో ఆఫ్ ది హౌస్ ని పరిగణలోకి తీసుకొని ఈ సభా సమావేశాలను నేటితో వుగించుకొందామని

సూచిస్తున్నాను.

ANNOUNCEMENT

MR.CHAIRMAN:- All the Members of the Telangana Legislative Council are informed that as per the provision to Rule-45 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Telangana Legislative Council, answers to 10 Starred Questions, which were not included in the lists till 16-09-2020 are placed on the Table of the House and they shall form part of the proceedings of the House.

The Members are also informed that in respect of the Starred, Un-starred and Short Notice Questions, which were admitted and communicated to the Departments for which answers have not been received, the Ministers concerned will furnish replies directly to the Members under intimation to the Legislature Secretariat.

(Annexure) PTO

MR.CHAIRMAN:- With the consent of the House, I adjourn the House *sine die*.

(Then, the House was adjourned sine die at 2-20 p.m.)



**"PUBLISHED UNDER RULE 316 OF THE RULES OF PROCEDURE AND CONDUCT OF
BUSINESS IN THE TELANGANA LEGISLATIVE COUNCIL AND PRINTED
AT ASSEMBLY PRESS, PUBLIC GARDENS, HYDERABAD."**